التماس

عرض مصنف بخدمت رؤسائے شرفایہ ایشیاٹک سوسائٹی گریٹ برٹن و آئرلینڈ

صاحبو مین اِس چھوتے رسالہ کو آپ کی نذر کرتا ہون اِس غرض سے کہ جو رائے
آپ کی سوسائٹی کے بعض اشخاص اور ملکے ہموطنون کی دربارہ مذہب لکھوکھا باشندگان
ممالک شرقی کے ہی جنکی بہتری آپکو اپنی خوش نیتی سے مد نظر ہے وہ رای مجکو غلط معلوم ہوتی
ہے مجکو تمنا ہے کہ اُسکی تصحیح کرون اور دوسری وجہ یہ کہ آپکو اُن لوگونکی بہتری کے لئے
اُنکا مذہب صحت کے ساتھ سمجھ لینا نہایت ضروری ہے اور مین اِس رسالہ کو بدون اسکے کہ سوسائٹی
یا اُسکا کوئی ممبر واقف ہو یا پسند کرے پیش کرتا ہون بایں لحاظ کہ کوئی ممبر میری راے کے الزام مین آجاے

آپکا تابع اور ترقیخواہ سوسائٹی کا
کوڈلی ہگنس ممبر ایشیاٹک سوسائٹی

مقام سکیلو گریج متصل ڈانکیسٹر
مورخہ جولائی سنہ ۱۸۲۹ع

معذرت وغیرہ

۱ شاید سلطنت فارس یعنے حصہ شرقی سلطنت روم کبہی پیشتر ایسی تباہ وخستہ
حالت مین نہوئی ہوگی جیسی ساتوین صدی کے آغاز مین ہوئی بوجہ ضعف حاکمان
...م کے انکی سلطنت کا کل ڈہانچہ نہایت لچر تہا اور پادریون کی درشتی اور خرابی کے
...ث عیسائی مذہب کو اسدرجہ کا تنزل ہوگیا تہا کہ آب بمشکل قیاس مین آسکتا ہے
حتے کہ اگر اسکا ثبوت کما ینبغی نہوتا تو اسکا مطلق اعتبار بھی نکیا جاتا بیشمار فرقون
کی نزاع اور عداوتین درجہ غایت کو پونہچ گئین اتفاق باہمی کا کل ڈہانچہ بگڑگیا قصبون
اور شہرون مین خون بہنے لگا۔ حضرت عیسیٰ مسیح نے خوب پیشین گوئی فرمائی کہ مین
اپنے ساتھ صلح نہین لایا بلکہ تلوار لایا ہون۔ بیوی کو خلاف خاوند کے اور والدین
کو فرزند سے ہوگیا ہر خاندان مین تفرقہ برپا ہوا سلہ رحم جاتا رہا اور منشا ان بے انتہا
نزاعون کا ایسے امور مذہبی تھے جو سفلانہ اور خفیف مگر دقیق اور غیر مفہوم تھے
اسوقت ایک دور دراز اور غیر معروف گوشہ عرب مین جو ... نزاعون سے
فاصلہ پر تہا جنسے سلطنت روم تہ و بالا ہوئی جاتی تھی دین محمدی پیدا ہوا جسکی
قسمت مین تہا کہ جیسے طوفان ہوا روی زمین کو صاف کردیتا ہے اوسیطرح وہ بھی
سلطنتون اور ریاستون اور رسوم کو اپنے آگے دہر لے اور انکو ایسا متفرق کردے
جیسے خاک باد صرصر کے آگے سے پہنچاتی ہے۔

۲ جسقدر عرب کے نامی پیغمبر یعنی محمدؐ کی نسبت رای دینی مشکل ہے اسقدر میری دانست
مین اور کسی شخص کی نسبت نہین۔ کیونکہ تعصب اور کینہ نے اس نرالے شخص کی تاریخ
کو ایسا مبہم کردیا ہے کہ آپکے بہت سے حالات کی اصل حقیقت دریافت کرنی بہت

کرنے مین بڑی احتیاط چاہیئے گو آپکے دوست و دشمن دونوان باتونکو مانتے ہین
مثلاً جب کہین کہ آپکو الہام غیبی کا دعوی تھا تو ظاہر ہے کہ گو یہہ دعوی حکما زمانہ
حال کے عندیہ مین آپکو نہایت مضر ہی تاہم آپکے پیرو بعد آپکے مذہب قائم ہوجانیکے
اس دعوی کو بدون آپکے کسی نقص کے آپ کیطرف منسوب کرتے ہین غیر مہذب
لوگ تو اسلئے کہ نئے دین اور سلطنت کو تقویت ہو اور ممتاز متعصب صرف بدینوجہ کہ محمدؐ
کی نیکنامی بڑہے مگر جبکہ محمدؐ کی خوش اطواری کی ترقی اونکی نظرونمین سمائی تو اوسکیے
ساتھہ اونکا اعتقاد کی درستی ہوگئی اور یہی بات اونکی نابینائی اور عقل کے دور کرنے
کی مدد ہوئی کیونکہ متعصبون کو کبھی دلیل عقلی سے سروکار نہین ہوتا عیسائیون اور یہودیون
کے مختلف فرقون نے اس امر مین متعصب مسلمانونکو شہ دی کیونکہ اسکی وجہ سے اونکو اس شخص پر
عیاری کی تہمت لگانیکا موقع ملا جس سے اونکو یہی عداوت تھی کہ وہ شخص اوس مذہب پر نہین
چلتا تہا جسکو اونہون نے اپنی راست بازی سے صحیح سمجہہ رکہا تھا افسوس کہ اوس زمانہ مین اگر کوئی
حکیم بھی تھا تو اوسنے ان اسباب مین کچہہ فکر کیا اور نہ اوسکو حیطہ تحریر مین لایا +
ہم ہمکو تجربہ سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ محمدؐ کو یہودیون اور عیسائیون نے ایسی بڑی بڑی
خطاؤن سے جنکو عوام کا تعصب ایجاد کر سکتا ہی متہم کیا ہے چنانچہ خطاب عیاری ہمیشہ
[illegible] گر اپنی دانست مین مین ثابت کر دونگا کہ آپ اس خطاب کے مستحق نہین ہین یا کم
تو اسقدر کہ آپ اس معنی کے مصداق نہین — کہتے ہین کہ آپکا دعوی یہہ تہا کہ اللہ تعالی
نے مجکو بطور رسالت بہیجا ہی یہہ دعوی میری دانست مین آپ بدون عیاری بہی کر سکتے
ہین اسلئے کہ کوئی بات ایسی عام نہین جیسی یہہ ہی کہ ہر شخص خیال کرلے کہ مین اسلئے دنیا
مین آیا ہون یا مجہہ سے یہہ مطلوب ہے کہ اپنی ہم جنسون کے اخلاق معاملہ ملکی یا مذہبی کو

پند و نصائح سے درست کرون اور اسمین مکر و فریب کی امیزش نہو جسکے بغیر آدمی عیار نہین ہوسکتا اور اسکو لفظ رسالت کا اسپر دال نہین کہ بشر کی طاقت سے فوقیت رکھے کیونکہ ہر شخص اسلئے بھیجا گیا ہی کہ اپنے اوس رتبہ کے موافق کہ اللہ نے اسکو دیا ہے فرائض ادا کرے اور اپنے قیاس کی رو سے یہ مین اسبات کو ثابت کرونگا کہ کوئی شہادت اِس امر کی نہین ہی کہ دعوی محمد کا کچھ اس سے زیادہ تھا ٭

۵ لیکن اگر یہہ کہین کہ آپکو زعم پیشین گوئی کا تہا تو مین خیال کرتا ہون کہ مین ثابت کرونگا کہ اسکا کوئی ثبوت نہین ناظرین سے التماس ہی کہ اسبات کو یاد رکہین کہ محمد کے عہد مین اور اُن سے پیشتر لفظ (پروفیٹ) یعنی پیشین گو سے یہہ معنی نہین لئے جاتے تھے کہ حیطہ انسانی سے زیادہ قدرت رکہتا ہو چنانچہ گیارہوین باب مین مکتوب سینٹ پولوس کے جو بنام اہل قرنطس ہے لفظ پروفیسائی سے بجز وعظ کے اور کچھہ مراد نہین اور میری دانست مین محمد کو بھی ابتدا رسالت مین اس سے زیادہ کچھہ اور دعوے نہتا کہ مجکو خدا تعالی نے مبعوث کیا ہی اور الہام و وحی فرمائی کہ اپنی ہموطنون کی بت پرستی کو وعظ سے درست کرون ٭

چونکہ جب کوئی کار نیک کیا چاہتا ہی تو کہتے ہین کہ اوسکو مدد غیبی ہوئی اور اگر فعل بد کا ارادہ کرتا ہی تو اوسکو اغوا شیطانی کہتے ہین اسلئے محمد کے ... ہونیکے معنی تائید غیبی کے ہوئے اور اونکی تصدیق اِسطرح ہی کہ آپکی پیرو ... کہ آپ نے کبھی پیشین گوئی کی یا پیشین گوئی کا دعوی کیا ٭

٦ دربارہ لفظ پروفیٹ اور دین اسلام کے یہہ کہا گیا ہی ... دریافت کرنا چاہئے کہ یہہ دین کیا چیز ہے اسکا پہلا رکن یہہ ہی کہ کوئی معبود ...

کے آمد دوسرا رکن یہہ ہی کہ محمدؐ ایک رسول ہین اللہ کے یہہ نہین کہ پیشین گو نہین
جیسا کہ بعض اوقات مراد لیتے ہین اور نہ یہہ کہ رسول معہود ہین اسلئے کہ لفظ رسول کے معنی
پیشین گو کے نہین اور حسب تعریف رسول پر خود محمدؐ کے بیانمین داخل نہین چنانچہ قرآن
سورہ چہارم آیت ۱۶۳ مین ہی کہ رسول بہت ہین اور اونکی تعداد معلوم نہین ٭
بموجب ویسٹ منسٹر ریویو نمبر ۹ صفحہ ۲۲۶
یہہ تقریر کل بحث آپکو علم غیب کی جیسا کہ عموماً مانی جاتی ہی یکلخت دور کردیتی ہی ٭
عیسائی پادریون نے جو محمدؐ کی رویہ کی نسبت واہیات لکھی ہی مین اسکو بیان کرنے
نقل کرنے سے احتراز کرونگا بعض اُن لکھنے والون مین سے عالم اور معزز لوگ ہین کہ اونکو در
حقیقت لغو گوئی زیبا نہین مثلاً پریڈو کس مگر بوجہ جوش مذہبی کے اسمعاملہ مین اُنکو صحیح اور
غلط کی تمیز نہ رہی اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اُنکی عقل پر پردہ پڑگیا — مین اگر اُس سختگوئی
کی مثالونکی تفصیل کرون تو ارباب فہم اور آزادطبعون کو محمد کے رویہ کا کچھہ حال معلوم نہوگا
عیسائی مذہب اور اسکے معتقدون کے اس کمینہ عادت سے ضرر پہونچیگا — اس حرکت بیجا
کی ڈاکٹر وہیٹ نے مقام ہیمپٹن کے مشہور وعظونمین تصدیق و تسلیم کیا ہی ٭
اگرچہ ڈاکٹر مذکور خالی از تعصب نہین کیونکہ عیسائی پادری تہا اور اکسفورڈ کی یونیورسٹی
کے چیدہ متدین لوگونکے سامنے وعظ کہتا تہا تو ایسے موقع پر ایسے شخص سے احتمال تعصب
کا ہے تاہم محمد کے پیرودن کے بہت سے بیانونکو اوسنے تسلیم کرلیا ہے جس سے کہ
صاحب طبع سلیم اور فہیم منکر نہین ہوسکتا اور یہہ پادری صاحب کی بڑی خوبی اور
نیکی ہے اور چونکہ یہہ شخص اول عیسائی شاہد ہی اس لحاظ سے مین اکثر اوسی کے اقوال
نقل کرونگا ٭

۹ یہہ صاف ظاہر ہے کہ اُس شخص کی گواہی اُس قسم کی تصور کیجائیگی جو بدون مرضی شاہد کے سرزد ہوتی ہے اسکا قول ہے کہ محمدؐ کا رویہ بہت سی پیروون کے مختلف بیانات میں سرتا سر عمدہ اور دلربا رنگون سی رنگین ہی یعنی آپکو کمالات جسمانی اور روحانی مین بیمثل قرار دیا ہے اور ہر ایک وصف اور خوبی کو جو انسانکی زینت اور فخر ہے آپکی ذات سے منسوب کیا ہے ایسا رویہ محمدؐ کا ڈاکٹر ویٹ کے قول کے بموجب آپکے پیروون سی ہمکو معلوم ہوا ہے جس مین شاید بوجہ تعصب کسیقدر مبالغہ ہو مگر پھر بھی بہت بعید ہی کہ پیرایہ راستی سی بالکل معرا ہو جیسا کہ ڈاکٹر مذکور کی چوتھی ہمپٹن لکچر کے مقولہ مندرجہ ذیل سے قطعاً ثابت ہی +

۱۰ وہ کہتا ہے کہ محمدؐ کی اوائل عمر کے کوائف یقیناً ایسی تھے جنسی اچھی امید جاہ و جلال اور اولو العزمی آیندہ نہین پائی جاتی تھی - گو عرب کے ایک نہایت معزز قوم اور نہایت خاندان مین تھے مگر مصیبت اور افلاس کے سوای آپکو کچھہ ترکہ نملا اور یہہ بھی ہنوا کہ والدین کی نازبرداری اور نگرانی سے یہہ مصیبت کچھہ کم ہوجاتی - تعلیم جو آپ نے مثل اپنے ہم وطنون کے پائی غیر مرتب اور ناملائم تھی یعنے نہ تو خوبی علم ادب سی معتدل اور نہ بدیہیات اولیہ کی واقفیت سی کامل بلکہ صرف اسقدر کہ قوای جسمانی کو مستحکم کرے ذہن کو روشنی اور ترقی بخشی - لیکن عمدہ عطایا اور انعامات جنسے کہ آپکو فیض منبع نے آراستہ کیا تہا اس بدقسمتی کے بدل بخوبی ہوگئی یعنی صورت میں شکیل اور اطوار رسیلے اور بےتکلف تھے اور بلند حوصلگی وہ عنایت ہوئی تہی جو طوفان مصیبت اور غیر معقول تعلیم کی قبائح کے مقابلہ مین فروغ پاوی غرضکہ آپ جامع اُن اوصاف کے تھے جو فی حد ذاتہا زیادہ عمدہ تھے اور جنسے زیادہ عمدہ نتائج حاصل ہونیکی نسبت اسکی کہ دولت کی کثرت یا وراثت سی حاصل ہوسکین انتہے" +

۱۱ ایسا کچھہ روید اس بڑی پیغمبر فتحیاب ور تہذیب کنندہ یا چالاک کا اکسفورڈ کی یونیورسٹی کے محقق زبان مشرقی نے بیان کیا ہی ۔ مین اب ایک عام خاکہ محمدؐ کی تاریخ کا ڈالتا ہون +

۱۲ سنہ ۱۲ع مین بحر قلزم کے مشرقی کنارہ پر شہر مکہ مین ایک مفلس بیوہ کے (جسکی خاوند کو وفات پائے ہوئے قریب دو مہینے کے ہو چکی تھے) ایک لڑکا پیدا ہوا اس لڑکے کے چچا ابوطالب ایک متمول آدمی نے اسپر ترس کہا کر پانچ یا چھہ میل کے فاصلہ پر بیرونجات مین پرورش کے لئے بہیجدیا بچہ دیکھنے مین تندرست اور خوبصورت تھا اور جسقدر عمر مین ترقی پاتا گیا اسیقدر مزاج کی حلاوت حسن جسمانی کی ہمسری کرتی گئی اوصاف جبلی سب اسمین موجود تھی مگر تقدیریاور نہی یعنی مفلس تھا اور گو اوسکی چچا نے صغیر سن مین اوسکو مرنے سی بچا لیا مگر اوسکی تعلیم کرنے یا اونے درجہ کی زندگی سے نکالنے مین کچھہ بھی صرف کرنا نچاہا جب وہ لڑکا سن شعور کو پونہچا تو بطور شتر سوار کے قوت بسری کرنے لگا اسی حیثیت مین بہت سال تک مختلف ملکوںمین مسافت کی جسکی وجہہ سی انسانوں اور اشیا سی وہ واقفیت حاصل ہوئی کہ غالباً اُن حروف سی بیش قیمت تہی جو ایک مُلّا کسی مکتب مین روک کر سکہاتا یہی لڑکا محمدؐ تہا آپنے چچا کی ملازمت مین بطور شتر سوار کے ۲۵ برس تک رہی بعدہ آپ نے ایکبیوہ خدیجہ کی نوکری کرلی جسکا خاوند ایک تاجر تہا اور اوسکو مری ہوئی تہوڑا ہی عرصہ ہوا تہا اور بہت کچھہ دولت اور تجارت کے پیچیدہ معاملات اپنی بی بی کے لئے چھوڑ گیا تہا کہتے ہین کہ ان بیبی کا کارخانہ بہت پھیلا ہوا تہا اور اُنکا خاوند اپنے وطن مکہ کے اول درجہ کے تاجروں مین سے تہا ۲۵ برس کی عمر سی قریب تین برس تک آپ بطور کارپرداز کے اس کارخانہ کے

[illegible]

الکس کی صحت مین بھی شک اور باتوں مشکوک محمد کے اخلاق ہی مگر میری ترتیب غالبا یہی ہو اور اس کے ... بھی تھوڑی ہی ...

مستنظم رہے اور اُس بیبی کیطرف سے دمشق اور بہت سی اور جگہون تک تجارت کرتی رہی
اب خدیجہ نے آپکے ساتھہ نکاح کرلیا جس سے آپ دفعتہً حالت ملازمی سے نکلکر اپنی ملک کے
رئیسون مین شامل ہوئے اور تنگدستی سی بہت کچھہ دولت پائی — اُن سخت گوئیون مین جو آپ
نسبت ہب کیوجہ سے حد سے زیادہ کی گئی ہین یہہ عجیب بات ہی کہ اس بیبی کیوجہ سے آپکی شان کے خلاف کوئی امر نہین
کہا گیا ۲۲ برس تک صرف یہی بیبی آپکی منکوحہ رہی اور اس بیبی کے مرنے تک آپنے بہت بیبیان بموجب
رسم اپنی ملک کے نہ کین مگر اُسکی وفات کے تہوڑی ہی عرصہ بعد آپ نے عائشہ بنت ابوبکر
اور سودہ بنت زمعہ اور کچھہ دنون کے بعد حفصہ بنت عمر سے نکاح کرلیا ان نکاحون سے
آپ اُن مین شخصون کے داماد ہوگئے جو آپکے بڑے معاون تھے +

۱۴۰ ڈاکٹر ویٹ اپنی وعظ نمبر ۲ مین کہتے ہین کہ وقت نکاح خدیجہ سے لیکر اُس زمانہ تک
آپ نے اپنی آپکو پیامبر اللہ تعالی کا ظاہر کیا تواریخ مین کچھہ حال آپکے افعال اور مجاہدونکا
نہین ہے آپکی زندگی کے ۱۵ برس نہایت گہری تاریکی مین ہین جسمین گذر محال ہی صرف
ایک مورخ بیان کرتا ہی کہ اللہ تعالی نے اپنے پیامبر کے دلمین شوق خلوت اور عزلت کا
ڈالا تہا لہذا غار خالی از اغیار یعنے جبل حرا کی کہوہ مین انسانون کی صحبت سے محترز ہوکر
جا بیٹھے پس اسی اکیلے بیابان مین ایک ایسا پرتو ہے کہ اس تاریک زمانہ کی ظلمت کے صاف
کرنیکو کافی ہے انتہے" +

۱۴۱ پہر ڈاکٹر مذکور کہتے ہین کہ بموجب قول مشرقی مورخون کے محمد کا رویہ اس زمانہ تک
بیداغ رہا آپکی خوش خلقیون اور دوسرے کمالات نے آپکو اہل شہر کی نظرون مین بڑہا دیا اور
بالتخصیص آپکی دیانتداری کی تعریف شہریون نے نہایت ادب اور زمانہ سازی سے کی آپ
اپنی وقت سی بہت کچھہ چلہ کشی اور پاک خیالات کے اندر لوگونکو دکہانیکو بسر کیا اور اپنی رویہ

سلہ ترجمہ غلطی ہے [illegible] نہین کیا ۱۲ مترجم

مین سنجیدہ تر اور سخاوت مین آندھی اور صبا سے بھی زیادہ جفاکش ہو گئی دو غرضون کے لئے اول یہہ کہ جن خاص غلطیون مین آپ خود بھی مبتلا تھے اونکی ترمیم جھٹ پٹ کی تغیر و تبدیل سے نہو جائے اور نیز وہ آپ دفعتہ اُس بت پرستی کے خلاف وعظ گوئی شروع نکرین جسکو بشرکت اپنے ہم وطنون کے خود کرتے تھے دوسرے یہہ کہ آپکو وہ جاہ تقدس لوگون مین حاصل ہو جو کسیقدر اُس معزز اور وسیع مرتبہ کے مناسب ہو جسکو آپ اختیار کرنیکو تھے انتہے؟ +

۱۵ باوجودیکہ اکسفورڈ کی پادری نے صرف اپنے ہی گمان پر بغیر کسی شہادت کے ان پیغمبر جدید کی شان مین عبارت صدر مین بُرائی کا ارادہ کیا مگر اوسکے بیان سے یہہ ظاہر ہے کہ ۴۰ برس کی عمر تک جس زمانہ مین کہ آپ نے اپنے ہموطنون کی تہذیب اول ہی اول اختیار کی اب کا رویہ قابل طنز نتھا بلکہ درحقیقت ایسا تھا کہ سبکو ویسا ہی اختیار کرنا چاہئے ـــ چونکہ اکسفورڈ کا عالم آپکے اُن سوانح سے جو اوروں کیلئے نظیر تھے منکر نہو سکا اور آپکی خوبی کو بوجہ عیسائی پادری ہونیکے نہ بے خدشہ تسلیم بھی نکر سکتا تھا تو اب بجز اسکے اور کچھہ نرہا کہ محمد کے رویہ کو ریاکاری اور نہایت فطرت اور گہری تکلف سے منسوب کیجے ـــ یہہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ۱۵ برس اپنی تعلیم آپ ہی کی پیشتر اسکے کہ اپنی بیبی یا یار غار ون پر مقصد اپنی گوشہ گیری یا زہد کا ظاہر کیا ہو اور اپنی جلیل القدر رسالت کا حال جو آپکے سپرد ہوئی تہی بتایا ہو +

اسطرحسے جو خوبیان آپکی کہ ڈاکٹر مذکور نے تسلیم کر لی ہین اُنمین کم سے کم ایک عمومی بڑی تحمل کی بھی اضافہ کر دینی چاہیئے +

۱۶ ناظرین سے التماس ہے کہ یہان ذرا توقف کر کے خوض کر لین کہ اگر ان پندرہ

نہ سکے۔ نہ یہ کہ بیان پیمبر کے پیرو کرین اور آپکے اور روتے اس عرصہ دراز کے خیال
کئے جاوین جو غالباً صحیح بھی ہین تو وہ بیان کسقدر مختلف ہوگا +
مین آسانی مسلمان مصنفون کے اقوال سے اسکو نقل کرونگا مگر بموجب اپنے قاعدہ کے
اوسکو بطور گواہی قابل تسلیم نہین سمجھتا +

۱۷ یہہ تعجب کی بات نہین ہے کہ جب آپ اپنے اعتقاد مین مخلص تھے تو آپکی بی بی
خدیجہ سب سے پہلے آپکی مرید ہوئین لیکن اگر آپ عیار ہوتے تو اسکے خلاف ظہور مین آتا
کیونکہ آپکو اپنی بیبی کو پندرہ سال تک دہوکے دہوکہ مین رکھنے کیلئے بڑی دانائی کام مین
لانی پڑتی اسلئے کہ یہہ مان لیا گیا ہے کہ وہ بیبی معتقد تھی اور سازش مین شریک اور
منافق تھی۔ خدیجہ کے بعد آپکا غلام زید دوسرا مرید ہوا اور اوسکے بعد آپکے چچا
زاد علی ابن ابی طالب۔ ڈین پریڈوکس نے تذکرہ محمد کے صفحہ بارہ مین جو آٹھ ورقے
قطع خورد پر طبع ہوا ہے کہا ہے کہ آپکے چوتھے مرید ابو بکر تھے جو مکہ کے ایک نہایت متمول
آدمی تھے جنہون نے غایت درجہ کی زیرکی اور تجربہ کی وجہ سے اس معاملہ مین بڑی مدد
اور شہرت دی تھوڑے ہی عرصہ بعد ابوبکر کے مثل پانچ اور شخص عثمان بن عفان اور زبیر
بن العوام اور سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمن بن عوف اور ابو عبیدۃ بن الجراح مرید
ہوئے جو کہ بعد کو آپکی فوج کے اعلے سردار اور خاص کارکن آپکے ماتحت ہوئے ان لوگون
کی مدد سے آپ نے اپنی سلطنت اور عیاری ممالک عرب مین قائم کی تھی ؟؟

۱۸ باوجودیکہ محمد اور عیسیٰ کے ابتدائی تاریخون مین ایسے حالات ہین جنمین عجیب
مشابہت پائی جاتی ہے لیکن بہت سی ایسی ہین جنمین بالکل اختلاف ہے مثلاً عیسیٰ کے
اول بارہ مرید انکو ناتربیت یافتہ اور کم رتبہ مانا گیا ہے بخلاف محمد کے اوسکے اول مرید

کہ بعجز آپکے غلام کے سب لوگ بڑے ذیعزت تھے اور جب یہ لوگ خلیفہ اور افسر افواج اسلام کے
ہوئے تو اس عہد مین جو کچھہ اُنھون نے اعمال کئے اُن سے ثابت ہوتا ہی کہ اُنمین اول درجہ
کی لیاقتین تھین اور غالباً ایسے تھے کہ بآسانی دہوکا کہا جاتے - عیسے کے اول مریدون
کے کم تبگی مین موشہم صاحب بن عیسائی کی خوبی سمجھتے ہین اور اگر ہم پوچھو تو مین مجبوری
مقر ہون کہ اگر انٹنی اور لاک اور نیوٹن سے اشخاص مذہب عیسوی کے اول محققین مین سے
ہوتے تو مجکو بھی اطمینان کامل ویسا ہی ہوتا پس اس سے ثابت ہی کہ ایک ہی شی مختلف
شخصونکو کیسی مختلف معلوم ہوتی ہی +

۴ [illegible]

۱۹ اپنی رسالت کے کئی برس بعد تک معلوم ہوتا ہی کہ محمدؐ نے کچھہ بہت ترقی نکی مگر اپنے
دشمنونکی طنز اور تضحیک اور دہمکی سے خوف نہ کہا کر چوتھے سال کے اخیر تک جبکہ عیسائیون کے
قول کے بموجب آپکے صرف اُنتالیس مرید معہ اشخاص مذکورہ بالا ہوئے تھے وعظ کہتے رہے منجملہ اُنکے
ایک عمر بن الخطاب تھے جنکا لحاظ آپکے دشمن بہت کچھہ کرتے تھے اور جو کہ اپنی لیاقتون کی رو سے
خلافت کے رتبہ کو بلکہ گویا کل ایشیا کی سلطنت کو پہونچ گئے +

آپکے دشمن یعنی حکام سلطنت اور حامیان رسم قدیم اور احبار اور کشیشون نے یہہ دیکھکر
کہ تمسخر (جو کہ اکثر بڑے کام کے مقابلہ مین ایک سلاح زبردست گنا جاتا تہا) اور استعمال القاب
ساحر اور کاذب اور عیار وغیرہ سے آپکی پیروون کی ترقی مسدود نہوئی اور نیز اپنے زرق
مین کچھہ دال مین کالا پاکر کسی تدبیر زیادہ مؤثر سے چارہ جوئی کرتی چاہی اور وہ یہہ تھی
کہ آپکے قتل پر متفق ہوئے +

اس سازش کو اگر آپکے چچا ابوطالب دریافت کر کے رفع نکر دیتے تو اگر مذہب کا خاتمہ نہوتا
تب بھی آپ کا کام غالباً تمام ہو جاتا +

ابو طالب نے جو ایک رکن سلطنت تھے گو آپکی رسالت کے معتقد نہ تھے مگر آپ کو دشمنوں سے بچانے
مین بنسبت اپنے بت پرست بھائی ابوطالب کے ایسے موقع پر زیادہ کامیابی اور شاید زیادہ
گرمجوشی ظاہر کی +

۲۰ ڈین آف نارچ کی کرتا تسلیم سے ظاہر ہے کہ پیمبر نے اپنے ہموطنوں کی طعن و تشنیع کو
علم اور نہایت دلچسپ گفتگو اور اطوار سے گوارا کیا اونے اور اعلے سے با مروت اور خوش
خلق اور غریبوں پر مہربان آدمی تھے (منقول از تذکرہ محمد تالیف پریڈوکس صفحہ ۱۹)
کہتے ہین کہ وعظ کیوقت آپ حاضر طبع تھے اور میری دانست مین اسمین شک نہین کہ
شیرین کلامی آپ مین بہت کچھہ تھی اور انہین اوصاف کیوجہہ سے میری رای مین آپ کو
ابوطالب سے وہ پناہ ملی جو آپکے حق مین ایسی مفید ہوئی اور اُس منصف اور فیاض شخص
کے حق مین اوسکی عزت کا باعث ہوئی +

۲۱ ان حالات کو جنکا یہان ذکر ہے گو پریڈوکس نے تسلیم کیا ہے مگر اوسکی لئے یہہ حالات
تلخ اور زہر ہین اسلئے کہ اوسکو ان حالات مین بجز کمینگی اور رسوائی کی بات کے اور کچھہ
نہین سوجھتا مجکو یقین ہے کہ پریڈوکس ایک نہایت نیک آدمی تھا لیکن تعصب مذہب
عمدہ سے عمدہ آدمیونکو بھی اندھا کر دیتا ہے ۔ پروفیسر ویٹ نے خوب لکھا ہے
کہ عیسائیون نے محمدؐ کیصورت حال لکھنے مین جنہون نے اپنے آپکو ایک ادنے مرتبہ سے بڑی
سلطنت پر پہونچایا بارہا آپکو کامل بدی مجسم اور قوای خلقی اور طبعی سے بے بہرہ لکھا ہے
اور یہہ کہ جیسا آپ بوجہ سخت بیوقوفی کے قابل حقارت تھے ویسا ہی بوجہ بڑی برائیون
کے لائق نفرت تھے پس اگر ان لوگونکی باتون پر یقین کیا جائے تو بجز اسکی کہ آپکی کامیابی نتیجہ
طلسم اور دیجائے سم اور کچھہ نہ کہہ سکینگے ۔ اور اونہون نے اس کامیابی کو ایسا کردیا

ہے جسکا حاصل ہونا طاقت بشری سے اگر غیر ممکن نہین تو مشکل جب بھی ہے"۔ مگر اس شکل ہر دینپاہو عیسائی کو تردد کرنے کی ضرورت نہین کیونکہ وہ محض بے اصل ہے چنانچہ پادری ویٹ نے اس بے اصل دروغ اور عیسائیان سلف کی بہتان بندی کو تسلیم کر لیا ہے حقیقت مین یہہ باتین اعتبار سے بمراحل دور ہین +

۲۲ جب اس سازش سے محمدؐ کی جان بچی تو آپنے کہنا بخوف و خطر جاری رکھا اور وعظ ہمیشہ نئے مرید پیدا کرتے رہے یہانتک کہ وعظ گوئی کے آٹھوین سال مین حکام مکہ نے ایک قانون جاری کر دیا جسکی رو سے ممانعت ہوئی کہ اب زیادہ اشخاص آپکے شریک نہون مگر آپ نے اسطرف التفات نکیا اور نہ آپکو ابو طالب کی حین حیات کچھہ ضرر پہنچا لیکن ابو طالب نے بعد دو برس کے وفات پائی پھر حکومت شہر کی صرف ابو سفیان کے متعلق ہوئی جو خاندان امیہ سے اور آپکا سخت دشمن تھا۔ وفات ابو طالب کے بعد دو برس جسطرح آپنے بمقابلہ اپنے دشمنون کے بسر کئے عیسائی مصنفون سے صاف معلوم نہین ہوتا کیونکہ اونکی پوچ روایتین بطور شہادت نہین لیجا سکتین مگر میری دانست مین پریڈو کس کا قول معتبر ہو سکتا ہے کہ وہ بیان کرتا ہے کہ اون دو برس مین آپ کچھہ عرصہ تک ایک مقام طائف نام کو چلے گئے جو حجاز کا ایک شہر مکہ سے مشرق کیطرف قریب ساٹھہ میل کے واقع ہے اور جہان آپکے چچا عباس اکثر سکونت پذیر رہتے تھے۔ آپ وہان بارادہ مرید کرنے اور شہر پر قابض ہونیکے گئے تھے مگر مقصد اول مین بالکل ناکامیاب ہو کر مکہ کو واپس آئے غالباً آپ اپنے دشمنون کے غضب سے بچنے کے لئے چلے گئے تھے اور جب انکا جوش کسیقدر فرو ہو گیا خواہ آپکی جماعت کو کچھہ فروغ ہوا تو واپس آئے انتہے"۔ ممکن ہے کہ جب آپ طائف مین تھے تو آپ نے مرید کرنے مین کوشش کی ہوگی اور ناکامیاب ہوئے ہونگے۔ اور نیز

پرڈیوس کا قول ہو کہ آپکی رسالت کے بارہویں سال مین بعض آپکے پیرو تعداد مین قریب
ایک سو کے سرکار کے خلاف ایسی حرکات کے مرتکب ہوئی جنسی سرکار کو بہت کچھ ضرر
پونہچا اسلئے اونکو مکہ سے نجاشی بادشاہ حبشہ کے پاس بھاگ جانا پڑا اور بذریعہ آپکے
خطوط کے جو اپنے ساتھ لیگئی تھی بادشاہ کے پاس پناہ گیر ہوئی گو کہ باشندگان مکہ نے اپنے
اعلے رئیسون مین سے دو کو بطور ایلچی کے اُنکے پیچھے بھی شاہ موصوف کے پاس بھیجا کہ وہ اونکو حوالہ
کر دی مگر یہ تدبیر سود مند نہوئی - اب محمد کو معہ باقیماندہ پیرو ون کے مکہ مین زیادہ ٹھہرنا مشکل
معلوم ہوا کہ اتنے بہت سے رفقا کامل الوفا کی جلاوطنی کے بعد تعداد مریدون کی کم
ہو گئی اور اسیوجہ سے آپ اُن طعن و تشنون کو متحمل نہو سکے جو آپکے دشمن ہر موقع پر کیا کرتی
تھے مگر جسقدر نقصان آپکا مکہ مین ہوا اوسیقدر فائدہ مدینہ مین ہوا جو اوسوقت یثرب کہلاتا
تھا یہ شہر حجاز کے شمالی کنارہ پر مکہ سے ۲۷۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہی اور اوسکے
ایک حصہ مین یہودی اور دوسرے مین گمراہ عیسائی آباد تھے جنمین باہم نفاق ہونے سے
جھگڑے اور قضئے برپا ہوئے اور ایک جماعت محمد کے ساتھ آملی اور آپکی رسالت
مزعوم کے تیرہوین سال مین وہان سے تہتر مرد اور دو عورتون نے آپکے پاس آکر
آپکی تزویر اختیار کی اور فرمانبرداری پر بیعت کی اسپر آپنے اونمین سے بارہ کو چن کر
مکہ مین تھوڑے عرصہ تک اپنے پاس رکھا تاکہ اونکو مذہب جدید کی تعلیم کرین اور بعد تعلیم
کے جانب یثرب اپنا خلیفہ کرکے واپس بھیجدیا کہ اُس شہر مین مذہب محمد کو پھیلاوین ان
اصحاب نے مدینہ مین ایسی کامیابی سے محنت کی کہ عرصہ قلیل مین بہت سی باشندون نے
اس مذہب کو اختیار کیا جسکی خبر محمد نے پاکر وہان جانیکا ارادہ کیا کیونکہ مکہ مین آپ کو
تکلیف تھی اسلئے کہ وہ سارا شہر نے یہ دیکھکر کہ محمد کی سخت محنت اور فطرت سے آپ کی

[illegible]

جماعت اِسپر بھی قائم رہی حتے الامکان اُس جماعت کے رفع کرنے کی کوشش کی اور قصد کیا کہ بلا توقف اوسکی بیخکنی کرین اور اس ضرر کے زیادہ پھیلنے کا انسداد اوسکے اصل موجد کی قتل کرنے سی کردین - اِس تدبیر کی خبر آپکو اوسیوقت ملگئی اور اُس سے بچنے کی سبیل سوای ہجرت کے ندیکھکر اپنی جماعت مین سے جنکو فہمایش کارگر ہوئی اُنسے کہدیا کہ ہجرت مین ہمارا ساتھہ دو اور شام کیوقت خفیہ شہر سے نکلکر یثرب کو چلے جاؤ اور جب آپ نے دیکھا کہ وہ سب چلے گئی تو آپ اور ابوبکر بھی پیچھے چلدیئے صرف علی چند معاملات کو طی کرنیکی وجہ سے پیچھے رہ گئی تیسرے دن اور اوسی فراغت پاکر آپ سے آملے جب آپکے چلدینے کا حال خاص و عام پر ظاہر ہوا گروہ کے گروہ آپکے تعاقب مین روانہ کیے گئی جن سے آپ دقت سے بچی اور جبتک کہ گرمی تعاقب کی سرد نہو لی کچھہ عرصہ تک غار مین چھپے رہے (منقول از تذکرہ محمد مؤلفہ پریڈوکس صفحہ ۵۵)

۲۴ پادری ڈین کے اِس بیان مین ہم وہ باتکلف اور ظاہری دینداری کا طریق پاتے مین جو ایسے مواقع پر پادری اور حکام اکثر ایسے شخصون کے خلاف مین کیا کرتے ہین جو برائیون کی ترمیم کے لئی وعظ کہتے ہون اس نمایش کے وسیلہ سی اور بعد و محنت اپنے ہم جنسو کیجے یہہ لوگ آرام اور عشرت سی بسر کرتے ہین ایسے ہیچ کو نہین پادریصاحب کے داخل ہین کیونکہ معلوم ہوتا ہی کہ پادری صاحب حکام مکہ کے اور محمد اور آپکے پیرو ون کے حالات خانگی سے بخوبی واقفت تھی کہ کچھہ بھی شک نہ تھا مگر حکام نے جو ایسے واعظ صلح کل کے قتل کا قصد کیا تو پادریصاحب کو اِس قصد سے اونے صدمہ بھی نہین معلوم ہوتا بجز اسکو صحیح سمجھنا چاہیئے کہ بہت سی آپکے پیرو نجاشی بادشاہ حبشہ کے پاس چلے گئی اور کچھہ عرصہ بعد جب یثرب یعنی مدینہ سی آپ کا بلاوا ہوا تو آپ معہ سب یا اکثر

اپنے پیرو ون کے وہانکو ہجرت کر گئے یہہ سب جب امکان اور تجربہ معاملات بنی آدم کے
مقتضای طبع انسانی ہے ایسا ہی کچہہ ایسے حالات مین سقراط اور فیثاغورث اور کرشن جی
اور لوتہر اور بہت سے اور ونکو اور خود عیسی مسیح کو بھی واقع ہوا۔ اسباب کا انکار نہین
ہو سکتا کہ مدینہ کے بہت سے آدمیون نے آپکا مذہب اختیار کر لیا تھا مگر پادری صاحب امروا قعے
کے چہپانیکے لئی بیان کرتے ہین کہ یہودیون اور عیسائیون کے مابین کے نزاع کا یہہ نتیجہ تہا
جس سے ایک فرقہ کو آپکی پناہ لینی پڑی حالانکہ معلوم نہین ہوتا کہ مدینہ مین آپکے پہنچنے
کسیطرحکی ابتری یا خونریزی ہوئی ہو آپکی جماعت یہودیون یا عیسائیون کے فرقہ سے
اسقدر زیادہ تھی کہ آپ کا مقابلہ کسی نے نکیا اور فوراً جا کر سلطنت پر قابض ہو گئی +

۲۴ مکہ سے مدینہ کو ہجرت کرنیکا حال جو اوسوقت مین بوجہ ترقی علم کے مدینۃ الکتب کہلاتا
تھا گبن صاحب کی تاریخ کے غیر محرف ترجمہ کے پچاسوین باب مین درج ہے +

۲۵ محمدؐ کی اس ہجرت کو خفیف جاننا نچاہیئے کیونکہ اوسکی نتائج نے بہت سے آدمیون
کی قسمت مین فوائد بے شمار کر دئی مثلاً اس ہجرت کے دن یعنی ۱۶ جولائی سنہ ۶۲۲ء سے سنہ محمدی
ہجری لیا جاتا ہے اس تاریخ سے سب قومین محمدؐ کے پیرو ون کی جہان کہین منتشر ہو کر آباد ہوئی
ہین وقت کا حساب بالاتفاق اسی سے کرتے ہین یہہ ایک عجیب اور مفید بات ہے مگر بعضی اور
باتین جو بعد کو ہوئین اور اسکی نتیجے ہین انسے اسکو مفید ہونے مین کچہہ بھی نسبت نہین اس مین
شک نہین کہ اس ہجرت تک محمدؐ نے اپنی مسائل پہیلانیکے لئی وسائل صلح آمیز یعنی شیرین
کلامی اور ترغیب کو استعمال کیا اور مین یہہ نہین کہہ سکتا کہ یہہ امر بموجب قاعدہ مذہبی تہا
یا دانائی کی اور اس بحث مین یہہ ضروری بھی نہین لیکن وطن چہوڑنے کے ظلم سے آپکو
جبراً اپنی حفاظت کے لئی تلوار پکڑنی پڑی اور اسطرح وعظ سے آپ ایک سپاہی بہادر

دیکھو [illegible] باب [illegible]

منتجاب ہوگئی اُس سنہ سی صرف سال ہجری ہی نہین شروع ہوا بلکہ اُن انقلابات کی
ابتدا ہوئی جنسے لکہو کہا بنی آدم کی جانین گئین بہت سی ریاستین اور سلطنتین تاخت و
تاراج ہوگئین اور بعضی ایسی عظیم الشان سلطنتونکی بنا پڑی جو چشم فلک نے نہ دیکہی ہون
القصہ اسمعاملہ سی جو بظاہر خفیف تہا کل روی زمین متغیر و متبدل ہوگئی ❊

۲۶ باوجودیکہ پریڈوکس اور دوسرے عیسائی مصنفون نے ظاہرداری اور خلاف بیانی
کو کام فرمایا پہر بہی صاف ظاہر ہے کہ ہجرت تک محمدؐ کا رویہ بدرجہ غایت صحیح رہا جس
ارادہ سی کہ آپکے افعال ظہور مین آئے خواہ نیک ہون یا نہون اُسکی سوا اور کوئی الزام
آپ پر عائد نہین ہوسکتا۔ ہجرت کے بعد مین ایسا ہمین اسقدر قطعی نہین کہہ سکتا۔ اگر یکہ
کے بیوقوف اور متعصب لوگ محمد کی مانند قانع ہوتے اور اپنی بت پرستی کے دفعیہ کیواسطے
صرف سلاح عقل اور بحث کو کام مین لاتے تو آجکل دنیا کی حالت کیسی مختلف ہوتی۔ ایک
حقیر مذہب کے چند پریشان پادریون کی بیوقوفی سے کیا عجیب نتیجہ نکلا اِس مضر فرقہ کی وجہ
سے دنیا مین کسقدر خرابی چہاگئی۔ سب بانون اور سب قومونمین ایسی فرقہ کے لوگ
انسانون کی خوشی کے دشمن ہوئے ہین اونہین کی وجہ سی دنیا مین اکثر بڑے انقلاب ہوئے
ہین وہ لوگ بحیثیت مجموعی جہانتک اونکا بس چلتا ہے ویسے ہی ہین جیسے تہے اور جیسے سابق
مین تہے ویسے ہی آیندہ کو رہین گے اپنی طبیعت اور بناوٹ سی وہ کچہہ اور نہین ہوسکتے
بادشاہون کے دلونپر اختیار حاصل کرنے سی اُنکی رعیت کی فریاد سننی اور مصلحت
وقت کی ترمیم کرنے سی مانع ہوئے جنکی وجہ سی دنیا مین اکثر انقلابات واقع ہوئے اور
سب اُنہین کے نامہ اعمال مین مندرج ہونے چاہئین فرانس اور ہسپانیہ کے انقلابات
گذشتہ حکما اور کاربونری کی وجہ سے نہین ہوئی بلکہ کلاشیس کے خاندان کے قاتلون

۲۴ [illegible]

۲۵ [illegible] جو دو بہت سی [illegible] مشہور ہین ۱۲ مترجم

اور بعوہ کے سر غنون کے باعث سے۔ اور نہ ہسپانیا و پورتگال کی خرابیان فرڈینینڈ بادشاہ
ہسپانیہ اور مائی گوئل شاہ پورتگال کے ذمہ ہوسکتی ہین کیونکہ وہ دونو پادریون کو تابع
تھے اور اتنے ہی نہی جتنا پادریون نے اونکو بنا رکھا تہا اونکے ہر فعل کی بہلائی اور برائی
سب پادریون کی بدولت ہی۔ جو امامت معین ہوتی ہے اوسمین اوصاف خطرناک اوسی
جیسے مجمع کے ہوا کرتے ہین سب امامتین ابتدا مین پادریون کی نیک اطواری سی برتری
کو پونہچی ہین یہہ لوگ مساکین صلحا کی دانائی سی دولت و قدرت حاصل کرتے ہین جب
دولت و قدرت ایکبار حاصل ہوئی تو شریر آدمی اختیار پاکر کل فرقہ کو دنیا کے حق مین مصیبت
کر دیتے ہین +

۲۷ ڈاکٹر پریڈوکس کا بیان ہی کہ مدینہ مین محمدؐ کے انصار خاصکر نصاری تھے اور آپکا
استقبال اونہون نے بڑی خوشی سی کیا اور جو وجہ اسکی اونسی بیان کی ہے بہی غالباً
معلوم ہوتی ہے آپکے پونہچنے پر جسقدر جلد ہونیکے وقت ہوا سکے آپ نے ایکمکان بنوایا
جسمین کہ آپ وقت مرگ تک سکونت پذیر رہے اور اوسکے ملحق ایک مسجد واسطے رسوم
مذہبی کے لئے تعمیر کرائی۔ یہہ رسمین کیا تہین ہمکو اطلاع نہین اگر ہم اونکو دریافت کرینگے
تو بے شک عجیب ہونگی اس سی ثابت ہی کہ فرمانروایان مدینہ خواہ یہودی ہون یا
عیسائی آپکے مسائل کے حامی تھے اور بموجب پریڈوکس کے قول کے فرمانروا انہین دو
فرقون سی کوئی تہا یہی پہلا شہر تہا جسکے کل باشندون نے آپکا مذہب اختیار کیا پس
خواہی نخواہی یہہ سوال ہوتا ہی کہ اس مذہب مین کیا بات تھی جسکا اثر ایسا ہوا بجز خوش
اور شیرین کلامی کے اور کوئی سلاح مستعمل نہین ہوا پس عیسائی پادری اس تبدیل مذہب
کو بخوف شمشیر نہین کہہ سکتے۔ یہہ بھی یاد رکھنا چاہئیے کہ اگر پریڈوکس کے قول پر اعتبار

کرین تو بیشہ شہر مثل مکہ کی بت پرستو نکا نہ تہا بلکہ یہودیون اور عیسائیونکا تھا جو آپکے اول مرید ہوئے علاوہ اسکو آپ مدینہ کو مرید کرنے نگئے تھے بلکہ مدینہ والون نے خود آکر آپ سے التجا کی +

۲۸ اب جنگ و جدال حقیقت مین دو فرقونمین شروع ہوئی ایک فرقہ محمد اور اہل مدینہ اور دوسرا فرمانروایانِ مکہ اسپر محمد نے اوّل ہی اوّل اپنے پیرودون کو مسیح ہونیکا حکم دیا اور اسوقت یہی بات متوقع تھی اور جہاد کے لئے اونکی بہرتی اور گنتی کرکے جیسا کہ پریڈوکس نے لکہا ہی آپنے اپنا چچا حمزہ کو اس لشکر کا افسر کیا جس سے امیر حمزہ آپکے علمدار ہوئے کچھہ عرصہ کے بعد خبر پاکر کہ اہل مکہ کا قافلہ راستہ مین ہے امیر حمزہ کو معہ تیس آدمیون کے (پریڈوکس کے قول کے بموجب) اوسپر حملہ کرنیکو روانہ کیا (کیا ہی بڑی بہرتی ہوئی ہوگی) مگر یہہ دریافت کرکے کہ قافلہ مذکور کے محافظ تین سو ہین اونہون نے حملہ نکیا دوسری سال ہجری مین کاروانِ مکہ کے پونہچنے پر جسکی حفاظت کے لئے ایکہزار آدمی بسرکردگی ابوسفیان کے تھے خود محمد نے ۳۱۹ آدمیون کے افسر ہوکر کوچ کیا اور ہرچند کاروان مذکور کے محافظون کی تعداد زیادہ تھی لیکن ایک سخت لڑائی کے بعد اسکو شکست دی اور فتح کلی حاصل کی اور گو کاروان مذکور مین سے بہت کچھہ ابوسفیان کی حسن تدبیر سے بچکر مکہ کو واپس پونہچگیا تاہم محمد کو بہت بڑی غنیمت ملی +

۲۹ درحقیقت اتنی بڑی تعداد پر ایسی فتح سے آپ کے اصحاب کا حوصلہ بہت کچھہ بڑہ گیا ہوگا +

۳۰ سنہ آیندہ یعنی تیسری سال ہجری مین آپکو بعض یہودی یا عرب کی اقوام یہود سے جسکا افسر ایک شخص کعب نامی تھا جنگ و جدال کرنا پڑا کہتے ہین کہ اس لڑائی کا باعث

چند اشعار ہجو کے تھی جو کعب نے محمدؐ کی شان مین لکہی تھی اسکا دریافت کرنا مشکل ہی کہ اُسکی
اصل کسقدر ہی لیکن اسکا نتیجہ آپکو مفید ہوا کہ کعب نے صرف صلح پر اکتفا کیا بلکہ آپکا مرید اور
نہایت معتمد علیہ ہوگیا اس سال کے اخیر پر آپ ایک لڑائی ابو سفیان اور اہل مکہ سی لڑی جسمین
آپکو شکست ہوئی اور زخمی بھی ہوئی آپکے علمدار حمزہ کام آئی کہتے ہین کہ اگر ابو بکر آپکی مدد کو
نہ آجاتے تو آپ بھی مارے جاتے مگر معلوم ہوتا ہی کہ اس لڑائی کا کچھہ برا نتیجہ نہوا کیونکہ دوسرے
سال یعنے سنہ چہارم ہجری مین آپکے سپہ سالار عمر نے یہودیون کی ایک قوم بنی نضیر سی
لڑائی مین فتح حاصل کرکے اُن سبکو تہ تیغ کر دیا۔ ہجرت کا پانچوان سال غزوہ خندق
کی وجہ سی مشہور ہی ابو سفیان اور اہل مکہ نے بعض اور قومون سی متفق ہوکر دس ہزار آدمی
سے مدینہ پر چڑہائی کی اُس سی محمد کو میدان جنگ مین آنا پڑا مگر بوقت مقابلہ کے اپنے
آپکو کمزور پاکر خیمہ زن ہوئی اور سامنے کو ایک خندق کہود کر قلعہ بندی سی کرلی آپکے
دشمن بہت دنون تک آپکا محاصرہ کئی رہی مگر کامیاب نہوئے اور آخر اونکو مجبور ہوکر
پس پا ہونا پڑا کہتے ہین کہ وجہ مجبوری یہہ تہی کہ بعض لوگ جو محمد کی فوج مین مکہ کی تھی
اونہون نے اپنے ہموطنونکو بہکا دیا پس اس باعث سی افواج مکہ مین نزاع ہوا اور گہر کو
لوٹ گئی اسطرح اس سال کی لڑائی بھی حسب مراد تمام ہوئی۔ چہٹی سال مین محمدؐ نے کئی
ایک عرب کی قومونکو زیر کرکے اپنے آپکو بہت کچھہ طاقتور پاکر تدبیر جنگ کو تبدیل کر دیا یعنی
خود حملہ آور ہوکر شہر مکہ پر چڑہائی کی دو نو فوجین شہر کے قریب مقابل ہوئین اور ایک
لڑائی واقع ہوئی جسمین فریقین سی کسیکو فتح حاصل نہوتے سی دس برس کے لئی صلحنامہ
ہوگیا اس صلح سی آپکو بہت بڑا فائدہ ہوا کیونکہ آپکے رفقا کو جب کبہی مناسب سمجہین مکہ
مین آنے جانیکی اجازت ملگئی اس شرط سی کہ غیر مسلح جائین اور فساد نکرین۔ کہتے ہین کہ

اسی سال مین آپکی فوج کے افسرون نے مکہ کے متصل ایک درخت کے نیچے آپ سے بیعت کی اور آپکو بادشاہ کروانا اور آپنے علامتین سلطانی اختیار کین اور آپکی ساتھ ہی آپکو مذہب کا امام بیان کیا یہہ غالباً صحیح بھی ہوگا کیونکہ خلافت مین آپکے خلیفون نے بھی ایسا ہی کچہہ کیا ہی یعنے امیر لشکر اور امام مذہب ایک ہی شخص ہوا جیسا کہ انگلستان کے بادشاہونکا اس زمانہ تک دستور ہی کہتے ہین کہ اس سنہ یعنی ساتوین سال مین آپکو عرب کے شہر خیبر کے ایک یہودی نے زہر دیا تہا اس شہر کو آپ نے فتح کرلیا اور اس زہر کے اثر سے آپکو شفا کلی کبہی حاصل نہوئی٭

۳۱ ہجرت کی آٹھوین سال مین محمدؐ نے طاقت مین زیادہ ہوکر اس اظہار سے کہ حاکمان مکہ نے صلح توڑ دی اور اب اونپر چڑہائی بجا ہی مکہ پر حملہ کیا مگر مین نہین کہہ سکتا کہ اس اظہار مین کتنا سچ ہے اور تہوڑے ہی عرصہ مین باشندگان شہر مذکور کو اسبات پر مجبور کردیا کہ جسطرح انکی مرضی ہو اوسطرح اطاعت کرین — اول ہی اول آپکا سب سے بڑا دشمن ابوسفیان معہ آپکے چچا عباس کے آپکے پاس آیا اور آپ شہر پر قابض ہوکر فوراً پرستش بت کی دفع کرنے اور اوسکے بجا ہی ایک معبود کی پرستش قائم کرنے مین مصروف ہوئی جو آجتک باقی ہی مکہ کی فتح کے تہوڑے ہی عرصہ بعد عرب کے گرد نواح کی چند قومین آپکی طاقت روزافزون سے خائف ہوکر اسبات پر متفق ہوگئین کہ پہلے اس سے کہ آپ سے ہمکو مجال مقاومت نرہی ہم سب آپ پر حملہ کرکے آپکو زیر کرین ابتدا مین اونکو چند فتحین حاصل ہوئین مگر آخر کار شکست فاش پائی اس سے تہوڑے ہی عرصہ بعد عرب کے کل باقی مختلف قومون نے آپکی اطاعت اختیار کی اور اس طرح سے ہجرت کی گیارہوین سال مین آپ عرب کی کسیع اور طاقت ور سلطنت کی جسکو حجاز کہتے ہین اکیلے سلطان ہوگئی — اس اعلے رتبہ کا آپ نے بہت دنون حظ اوٹھایا بلکہ ہجرت کی بارہوین سال مین آپ بتدریج ضعیف ہوتے گئی اور قریب ۶۳ سال کے ہوکر وفات پائی٭

۴۲ کہتے ہین کہ اپنی موت کا حال آپکو معلوم تھا اور اوس جسم اور حکمت سے جو مرتے وقت
اپنے معاملات طے کرنے مین آپ نے برتی کچھ شک نہین ہے تھا کہ آپکا دل اسوقت نازک ہین
پچھتاوہ کی وحشت سے مضطرب تھا اگر یہہ کہین کہ آپنے زندگی بہادرانہ بسر کی اور آپکی موت
حکیمانہ ہوئی تو بجا ہے ۔

۴۳ وہ بیان جو مین اسمقام پر محمد کے وقت نزع کا لکھتا ہون اوسکو کوئی نمانیگا ۔
عیسائی زاہدون کا اکثر دستور ہی کہ وہ اپنے دشمنون کے حالات وقت نزع کے مشتہر
کرتے ہین اور وہ وقت ایسا ہوتا ہی کہ اگر حالات مذکورہ صحیح بھی ہون تو بوجہ نادرستی عقل
کے اُنسے کوئی عمدہ نتیجہ نہین نکل سکتا مگر محمد کا رویہ تا ثبات عقل بہادرانہ اور حکیمانہ رہا
۔ بخار کے بعد جب غشی آپکو طاری ہوئی تو اُسوقت کا حال مجھکو کچھ معلوم نہین ۔

۴۴ محمد کے تذکرہ کے اس مختصر بیان کو ختم کر کے جسمین مین نے صرف اُن امور کا
بیان کیا ہے جو تسلیم کر لئے گئی ہین اور جنسے نہ آپکے دوست منکر ہو سکتے ہین نہ دشمن اور
فن چینی کے قاعدہ سے بھی قابل تسلیم ہین مین اُن مسائل کو بیان کرتا ہون جو آپنے
تعلیم کئے اور یہہ حصہ میری تالیف کا بہ نسبت اور حصون کے زیادہ ضروری ہی جس مین
بحث سے مین نے ابتک بڑی احتیاط سے احتراز کیا ہے ۔

۴۵ مضمون کے اس حصہ کو خیال کر کے یہہ دریافت کرنا بہت مشکل ہی کہ کونسی
شہادت لائق تسلیم ہی اور کونسی سزاوار انکار ۔ اُن خاص حالات کیوجہ سے جنمین محمد
تھے جیساکہ مین پہلے لکھہ چکا ہون آپکے معاونون کی گواہی بھی ہمیشہ اُن امور مین قابل
تسلیم نہین ہو سکتی جنکو ہم آپکے مضر سمجھتے ہین کیونکہ وہ اکثر اُن باتونکو آپکے لئے مفید سمجھتے
ہین جنکو ہم برعکس سمجھتے ہین مثلاً آپکے مرنیکے بہت عرصہ بعد بعض آپکے پیرودن نے یہہ

یقین کرکے کہ آپ نے معجزے دکھلائی بیانکیا کہ آپ نے معجزہ دکھلا سکنے کا اقرار کیب
حالانکہ آپکو یقیناً یہہ دعوی کبھی نہین ہوا۔

۲۶ بڑی شہادت جسپر اکثر مصنفونکا اعتماد ہی قرآن ہی جسکے ہر لفظ و حرف کو آپ
اہل اسلام وحی آسمانی سے لکہا ہوا سمجھتی ہین اور اسکی غلطی سی مبرا جیسا کہ بہت سے عیسائی
آجتک انجیل کو سمجھتے ہین مگر باوجود ان بڑے بڑے دعوون کے اس کتاب مین بہت سے
اور بڑی بڑی مشکلات ہین۔

۲۷ کہتے ہین کہ یہہ کتاب بذریعہ فرشتہ جبرئیل کے محمدؐ پر جیسی ضرورت ہوتی گئی ۲۰
برس سی زیادہ مین سورہ سورہ نازل ہوئی ہی اور آپکا بیان بھی اسکے بابمین ایسا ہی ہے
اب آیا یہہ امر صحیح ہے کہ نہین یا یہہ کہ آپکا بیان اسیطرح تھا کہ نہین اگر ہم اسبات کو بغور خیال
کرین تو یہہ غالب نہین معلوم ہوتا کہ جب آپ نے ایسا بیانکیا تو کسی نے اسکا یقین کیا
ہوا ور اس مشکل کے رفع کرنیکے لئی آپکے عیسائی مورخون نے بیان کیا ہی کہ یہہ نزول
وحی اکثر یقین نہین کیا جاتا تہا اور حقیر سمجھا جاتا تہا گو کہ مورخین مذکورین کو کرنا یہہ امر
تسلیم کرنا پڑا کہ آخرکار اوسپر یقین کیا گیا مگر یہان ایک نیا سوال پیدا ہوتا ہی کہ اگر اپنے
اوراق کتاب مذکور مشتہر کرائی تو کیا اصلی نوشتجات اسوقت ہماری پاس موجود ہین یا نہین
- ہمنی سنا ہی کہ جب آپکو وحی ہوتی تہی تو آپ اُسکو اپنی کاتب وحی سی کہدیتی تھی جو اوسکو
قلم بند کرلیتا تہا کیونکہ آپ خود لکہنا پڑہنا نجانتے تھی اور بعد اسکی یہہ آیات آپ کے
پیرو ون کو یہانتک سنائی جاتی تہین کہ وہ اونکو دوبارہ یا د پڑہ سکین اسکی بعد وہ ایک
صندوق مین مقفل کرکے آپکی ایک بیبی کے پاس رہین جو اونکی حفاظت آپکی وفات تک کرتی
رہین آن اوراق کے بابمین ڈین پریڈوکس کا یہہ قول ہی کہ محمدؐ کی وفات کے تہوڑی ہی

عمر بعدہ ابوبکر نے اُنکا مشتہر کرنا ضروری سمجہکر اس مقصد کے لئی صندوق کہولا اور کچہہ
اُن اوراق سی جو اوسمین پائی اور کچہہ اُن لوگونکی یاد سی جنہون نے آیات کو حفظ کرلیا تہا
قرآن کو جمع کیا چونکہ ان اوراق مین سی کئی ایک گم ہوگئی تہے اور کئی ایسے بگڑ گئی تہی کہ
پڑہے نجاتے تہے اسیلئے اوسکی تکمیل کے لئی اُن اشخاص کی مدد لینی پڑی جنکو دعوے یہہ تہا
کہ ہمکو محمد کا سکہایا ہوا یاد ہی اور اس حیلہ سی اپنی لئی نہایت مفید مطلب سمجہکر کتاب جمع کرنے
مین انکی صلاح لی اُنتہے۔ یہہ عجیب بیان اِس نئے عیب کتاب کا ہی مگر داخل امکان ہی اور اسی کتاب
سے محمد کے افعال اور رایون کا امتحان منظور ہی۔ اب مین کسی وکیل سے پوچہا چاہتا ہون کہ
محمد کے امتحان کے مقدمہ کو صرف اس شہادت پر پنچایت مین جانی دیگا یا نہین میری دانست
مین وہ نہین جانے دیگا علاوہ ازین یہی نہین ہی کہ یہہ کتاب اول ہی کا مجموعہ ہی بلکہ محمد کی وفات
کو بیس برس سی زیادہ ہوئی تہے کہ عثمان نے یہہ دیکہکر کہ مجموعہ مذکور مین تحریفین اور غلطیان
ہین یا یون کہو کہ اُنکے لئی مفید مطلب تہا سب جلدین جمع کرکے جلوا دین اور نیا مصحف مشتہر
کیا جواب ہی اور جو کہ اونکی رای مین صحیح اور درست ہی پس اگر وکیل پہلے مصحف کی شہادت
قبول نکریگا تو دوسری کو لیکر کیا کریگا۔ اِن باتون مین جنکا یہان بیان ہوا کمتر شک
ہوسکتا ہی کیونکہ بظاہر اُنکو پریڈوکس نے عیسائیون اور مسلمانون دونونکی کتابون سے
لیا ہی مگر چونکہ ہم محمد کے بعض پیروون کی جہالت اور تعصب اور بعض کے فریب سی واقف
ہین اور اسپر نادانی اور تعصب عیسائیون کی اضافہ کی گئی اِسلئی یقینا اِس کتاب کا کوئی
حصہ آپکے خلاف مین بطور شہادت تسلیم نہین کیا جاسکتا بجز اسکی کہ نہایت احتیاط کیجاوے

۲۸ در باب اُن آیات قرانی کے جو صندوق مین تہین جو اشکالات ہین وہ اس امر
کے خیال کرنے سی زیادہ ہوتی ہین جسکو کہ عیسائی اور مسلمان دونو فریق تسلیم کرتے

ہین یعنی یہہ کہ آپ لکھہ پڑہ نہین سکتی تھی مختلف روایات ہین اور مختلف کاتب اونکی بیان کئی گئے ہین وہ اشخاص جنکو آپنے اپنے عوض لکھنی کے لئی خفیہ بہم پونہچایا کبھی یہودی ہوتا اور کبھی فارسی — یہہ تسلیم کرلیا گیا ہے کہ یہہ کتاب یکسان طرز اور نہایت فصیح زبان عرب مین لکھی گئی ہے یہہ کئی شخصونکی تالیف معلوم نہین ہوتی گو خلفا تہوڑی عرصہ کے بعد بہت مہذب ہوگئے تاہم وہ جو محمد کے ہمعصر تھے نہایت جاہل اور بیعلم تھے اگرچہ ظاہر مین بڑی لیاقت کے شخص تھے — کہتے ہین کہ محمد کے وطن یعنی مکہ کے باشندے جہالت مین ضرب المثل تھے — یہہ بات یقین کلی کے قابل نہین کہ وہ لوگ ایسی بیعلم ہون جنکے شہر پناہ کے اندر ایک معبد ہو مثل یونانیون کے ڈیلفائی کی جہان مختلف قومین عرب کی ادا، قربانی کے لئی آمد و رفت رکھتی ہون اور وہانکے علما کو یہہ طاقت ہو کہ اُن سبکے ہتہیار رکہوالین اور ہر سال دو مہینے تک کسیطرحکی جنگ جدل نہونے دین کسیصورت مین قران کو دیکھو بڑی بڑے مشکلات سی خالی نہین تاہم اسکا مجکو یقین ہی کہ گو کتاب مذکور سی بہت کچھہ محمد کی تحریر یا املا سی ہو تاہم آپ ایک بھی فقرہ کے جو آپکے خلاف اسمین مندرج ہے ذمہ دار نہین ہو سکتے +

۳۹ اگر قرآن بالکل جعل نہین ہی تاہم یہہ امر کہ اوسمین کسی کسی وجہ سی تغیر و تبدل ہوگیا ہی اسبات سی ظاہر ہی کہ اُسکا نام قرآن ہی جسکے معنی مجموعہ ہین یعنی سورتین یا جدی جدی اوراق جنسے وہ مرکب ہی +

۴۰ فرض کرو کہ یہان بحث قرآن سی بالکل قطع نظر کیجائی تو آپکی نسبت کونسی شہادت باقی رہیگی درحقیقت بجز اسکی کہ عیسائی متعصب ایکطرف اور مسلمان متعصب دوسری جانب اور کچھہ نرہیگا اور مجکو بجز اسکے اور کوئی طریق نظر نہین آتا کہ ایکجماعت کے بیانات

ہو دو سری جماعت کے خلاف ہوون اور پہر اونکو اُس امر سی نسبت کرون جو تجربۂ انسانی سی خلاف معلوم ہوتا ہی اور اسطرح حتی الوسع نتیجہ پیدا کرون یہہ سرہم بدیہی ہی کہ طرفین کے مورخ ایسے شخص تہو جو شہادت کی قول چہان نکر سکتی تہی - ہرایک بیہودہ روایت جو آناً فاناً منتشر ہوگئی اونہون نے غالباً اپنی سریع الاعتقادی سی اوسکو قلم بند کرلیا - جو کچہہ ہمارے مورخون سی ہمکو ملا ہی اوسمین سی بہت کچہہ اُس کتاب سی لیا گیا ہی جسکو ایک شخص مسمی جانیز اندریز نے لکہا ہی جو فقیہ یعنی شریعت اسلامی کا فاضل تہا اور سنہ ۱۴۸۷ ء میں اوسکی ترغیب بمقام طلیطلہ واقع ہسپانیہ مین عیسائی ہوگیا تہا - مین قبول کرتا ہون کہ مین اِس قماش کے آدمی کی شہادت کو بڑی حسد اور اتہام کے ساتہہ مانتا ہون ماورا اِسکے اوسکی کتاب کے ہرایک صفحہ سی سخت عداوت ظاہر ہوتی ہے وہ اہل اسلام کے حق مین بعینہ ایسا ہی تہا جیسا کہ سینٹ آگسٹن[1] منشیا والون کے لئی تہا اور غالباً اوسنی اہل اسلام کی بدنامی کے لئی جہوٹ بولنے مین اوسیقدر پس و پیش کم کیا ہوگا جتنا اُس دوسرے نے کیا اور جسکے نے سر و پا جہوٹ ایسی مشہور ہین جیسا اوسکا نفاق قابل نفرت ہی اور اسپر بہی لارڈ نرصاحب[2] نے اُسکو فخر افریقیہ گردانا ہی ۴۱ اسباب کے جان لینے کے بعد کہ گروشیش نے عیسائیون کی نظرون سی محمد کے گرانے کے لئی جہوٹ بولنے مین تامل نکیا جیسا کہ مسٹر گبن کی ذیل کی عبارت سی ثابت ہی تو شاید یہہ امر عجیب متصور نہوگا کہ ایسی صورتون مین اینڈرز جیسی شخص پر مین کذب کا شبہہ کرون عیسائیون نے نے سوچے سمجہی یہہ بیان کیا ہی کہ ایک پلاؤ کبوتر آسمان سی اُترکر اُسکے کان مین کچہہ کہہ جاتا تہا چنانچہ اِس معجزہ فرضی کا ذکر گروشیس نے اپنی کتاب یعنی رسالہ درباب صداقت دین عیسوی مین کئی جگہہ کیا ہی اوسی کتاب کے مترجم عربی پادری پوکاک نے اصل مؤلف سی دریافت کیا کہ اِس معجزہ کو کسنی لکہا ہی تو گروشیس مقر ہوا کہ اوسکی لکہنی والے

یار غار یعنے فخر افریقہ کا کیا ہی نمونہ ہے۔

کا نام مسلمانونکو بھی معلوم نہین - مبادا کہین مسلمانون کے نزدیک شعلہ تضحیک و تحقیر دامن
نہو ترجمۂ عربی مین اُسکا ذکر مبہم اور مخفی کردیا ہی لیکن اصل لاطنی زبان کی بہت سی
زبانون مین بدستور مشرح موجود ہی - اگر کروشیس ایسی کمینگی کیطرف مائل ہوا تو اینڈرز
کی حیثیت پر احتمال کذب کیسی نہوگا ❊

۴۲ محمد کے رویہ کے جانچنے مین جیسا تم یہہ کہہ سکتے ہو کہ آپ پکے شریر اور مکار
اور جہوٹے اور مفسد ناشائستہ تھے ویسا ہی ہم یہہ کہتے ہین کہ آپ سقراط زمانہ تھے - جب
ہم آپکو قبایح متعدد کے ساتھ متصف سنتے ہین تو فوراً آپکے اُس عام رویہ کیطرف نظر کرتے
ہین چونکہ فریقین کے قول کے بموجب ابتدای عمر اور ایام شباب مین رہا ہی تو اوسکو
سزاوار ملامت نہین پاتے تو کیا دفعۃً یقین کرلیا جای کہ یہہ صرف مکر تھا - کہتے ہین
کہ برابر چودہ یا پندرہ برس تک یعنی ۲۵ برس کی عمر سے ۴۰ برس تک آپ بھی سانگ کرتے
رہے اور یہہ کہ ۴۰ برس کی عمر تک آپ نے محنت قابل تحسین کی اور آپکی دیانت مین کچھ
شبہہ نتہا اور اوسوقت پر آپکی دیانت اور محنت کا ثمرہ یہہ ہوا کہ آپکی قسمت مین
بڑی دولت ہوئی اور یہہ کہ اس خوش قسمتی نے اس معزز اور دیانت دار آدمی کو پختہ
شریر کردیا ؟؟ - اب ہم یہہ پوچھتے ہین کہ اس عجیب رو سے آپنے کیا مقصد سوچا تہا اسکا
جواب یہہ دیتے ہین کہ آپکا مقصد دو حظ نفسانی تھے اول نسوان سے عشرت کرنا دوم
استیعاب بلند حوصلگی جس سے یہہ غرض ہے کہ ایک شہر کے تاجر بنکر اپنے آپکو بادشاہ
دنیا بنادین نہ سپاہی بنکر اسی کی تیاری کے لئی آپ نے چودہ برس خلق سے کنارہ کیا اور
اپنا طور نیک رکھا اب یہہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اونہون نے عیب رویہ کو اس لحاظ سے
کہ بناء اوسکی نمود پرستی او باشی قرار دیا ہی اب ہم پوچھتے ہین کہ دنیا کی تواریخ مین

یہی بات اسکی مثل اور بھی پائی جاتی ہی دوسرے مقصد سے بہرہ مند ہونے یعنی عشرت
نسوان کے ساتھہ ایک عجیب غریب معاملہ متعلق ہے صرف آپ ۲۵ برسکی عمر کے تھے
جو وقت کہ خاص جوش جوانی کا خیال کیا جاتا ہی آپ نے خدیجہ سے نکاح کیا جو آپ سے
پندرہ برس بڑی تھی اور گو بموجب قواعد اپنے ملک کے آپ بہت سے نکاح کرسکتے تھے آپ اس
قاعدہ سے متمتع نہوئے تا مدت حیات اُس بیبی کے اوسیکے ساتھہ ۲۲ برس مع عیال
کثیر کے نباہ کیا۔ مجکو خوف ہی کہ آپکے دوستونکو اس امر کے عذر مین بجز اسکے اور کچھہ
نسوجھیگا کہ یہہ نباہ صرف شکرگذاری ایسی محبوب کی تھی جسکی وجہ سے آپ متمول ہوگئے تھے
بشرطیکہ اونکو یقین ہو کہ ایک جوان شخص جسمین سب خوبیان جسمانی ہون ۴۰ برسکی عورت
سے رغبت رکھہ سکتا ہی۔ اگر یہہ بات مشہور نہوتی کہ آپ نے اپنی بیبی کے مرنیکے بعد
ہی فوراً تین یا چار نہایت حسین اور کمعمر عورتون سے نکاح کرلیا تو آپکے دشمن باوجود
آپکی اولاد کثیر ہونیکے بیشک یہی کہتے کہ آپ مین قوت باہ نتھی۔ آپکے دشمنونکا قول
ہے کہ اپنی جماعت کے بڑہانیکے لئے آپ نے ایسا کیا تھا مگر یہہ بات عجیب غریب ہے
کیونکہ ہم کہتے ہین کہ اپنی رسالت کی بارہوین سال سے پیشتر جب خدیجہ مرگئین اُسوقت
آپ نے اسکا خیال کیون نہین کیا +

۴۴ اگر محمد کا مقصد صرف بلند حوصلگی ہی تھی تو بذریعہ سازش کے کوشش کرکے
اپنے آپکو محافظ کعبہ یعنی مشہور معبد مکہ کا کیون نکرالیا اوس عہدہ پر پہلے سے آپکے آبا
واجداد مامور تھے اور جس شخص کے نام یہہ عہدہ ہوتا تہا وہ کل ریاست بلکہ واقع
مین تمام عرب کے اندر اول درجہ کا رئیس گنا جاتا تہا۔ یہہ معبد بہت بڑا مشہور عبادتگاہ
ہی اور معبد ڈیلفائی کے لگبہگ ہی اور خاصکر متبرک تصور کیا جاتا ہی۔ کل عربستان سے

غول کے غول حاجیون کے وہان آتے تھے اور جیسا کہ مین نے پہلے کہا ہی سال مین دو مہینے
تک یعنی جب تک کہ حج ہو جاے کل قومین ہر ایک قسم کی جنگ و جدل سے محترز رہتی تہین پس
کیسی ہی بڑی اور ناقص وہانکی بت پرستی کی رسمین ہون لیکن ارنین یہہ ایک بڑی بہاری خوبی
تھی اور سیل صاحب نے ثابت کیا ہی کہ رسوم مذکورہ واقع مین خراب ہی نہین۔ بعض مصنفون نے
کہا ہی کہ اس عبادت گاہ کو حضرت اسمعیل نے بنایا تہا جو کہ مین رہتے تھے اور حضرت ابراہیم
کی مورت اوسمین سب سے زیادہ مشہور تھی اور وہان حضرت نوح اور حضرت موسی کی بھی مورتین موجود
تہین اسی سی معلوم ہوتا ہی کہ بنا ان تصاویر کا مذہب یہود تہا اور یہہ بھی کہتے ہین کہ آپ
کے زمانہ سی پیشتر باوجود اہل عرب کے بت پرستون کے خدا کی توحید یعنی آپکے مذہب کا
اول جز لا الہ الا اللہ سب مین مروج تہا +

۴۴ اگر محمد کا مقصد صرف بلند حوصلگی ہوتا تو یہہ امر کہ اپنے آپکو یہودیون کا مسیح
بیان کرتے بہتر تہا بہ نسبت اس طریق کے کہ آپ نے اختیار کیا یعنی اپنے آپکو پیرو مسیح
کا ظاہر کیا اسمین شک نہین کہ اگر آپ اور آپکے جانشین اس رویہ کو اختیار کرتے اور
بیت المقدس کو اپنا مسکن بناتے تو کل کمبخت یہودی آپکے زمرہ مین داخل ہو جاتے اور
عیسائیون سی بھی کم سے کم اسقدر آملتے جسقدر کہ دوسری صورت کے اختیار کرنے سے شامل
ہوئے کیونکہ مجکو معلوم ہوتا ہی کہ بہت وجوہات سی دریار ہردوم کے کنارے اُس بادشاہ
کی سکونت اور پایہ تخت کے لئے نہایت موزون ہین جسکا تصرف مصر اور مغربی ایشیا پر ہو
اسلئے کہ اسطرف رود نیل تک اوسکی دسترس ہی اور اسطرف فرات تک +

۴۵ محمد کا اصل رویہ دریافت کرنے مین جو کوششین کیجائین تو میری راے مین
اسباب کا دریافت کرنا نہایت اہم ہی کہ وہ مسائل کس قسم کے ہین جنکو بلا اتفاق آپنے سکھلایا

یہہ مان لیا گیا ہے کہ آپکا خلق نہایت عمدہ تہا عیسائی مذہب مین اخلاق کا کوئی ایسا مسئلہ
نہین ہی کہ مسلمانون کی تعلیم مین نہ پایا جاتا ہو بلکہ بعض صورتونمین عرب کے شاعرونکی ذہانت
سے اونکو خوب جلا ہوگئی ہی۔ گبن صاحب نے ایک عمدہ قصہ لکہا ہی وہ یہہ ہی کہ حسن بن علی
کے غلام سے اتفاقیہ گرم شوربا کی رکابی امام حسن پر گرگئی اُس کمبخت غافل نے امام کے
قدمونپر گرکر عفو تقصیر کے لئے التجا کی اور قرآن کی آیت پڑہی وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ امام نے فرمایا
کہ مین خفا نہین ہون غلام نے کہا وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ امام نے کہا کہ مین نے تیرا قصور
معاف کیا اوسنے پہر پڑہا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ امام نے فرمایا کہ مین نے تجکو آزاد کیا اور
چارسو درم عطا کئے۔ اِس سے چندان غرض نہین کہ یہہ قصہ صحیح ہی یا غلط مگر اصل مقصود
یہہ ہی کہ مسائل غصہ پینے اور برائی کی عوض بہلائی کرنے کی بخوبی تعلیم کیگئی ہے +

۴۶ جب بہت سے طول طویل اور عسیر الفہم عیسائی مذہبون پر خیال کیا جاتا ہے
تو شاید ایک حکیم دین اسلام کی خوبی اور سادگی اور سریع الفہم ہونے اور بے تکلفی پر آہ
کرکے پچہتاوے کہ میرا مذہب ایسا کیون نہوا کہ مین ایمان لایا ایک اللہ پر اور اوسکے رسول محمد
پر یا یون کہو کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا یہہ کہ مین اللہ پر ایمان لاتا ہون اور ان
مسائل پر جو خدا تعالی کے باب مین محمد نے تعلیم فرمائے لیکن گو اس قسم کا سادہ اجمال
زمانہ حال کے حکما یا دغا باز اور عیار اہل عرب کے پسند ہو اگر پادریون کے قول پر اعتقاد
کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ قدرتی دانائی نے مذہب عیسوی کیواسطے ایک زیادہ پیچیدہ
سلسلہ متعین کیا ہی اس قدرتی دانائی کا منکر ہونا ظاہر گستاخی ہی گو اوسکی اصل ہونے
مین شک ہو اور اوسکی بحث اس مضمون سے علاقہ نہین رکہتی +

۴۷ منجملہ فرائض اہم مذہبی کے جنکے لئے محمد نے تاکید فرمائی نماز اور روزہ اور

صدقہ ہی ہر ایک ہندار مسلمانکو ضرور ہی کہ رات دن مین پانچ مرتبہ شہر متبرک مکہ کیطرف منہہ
کرکے نماز ادا کرے — اور زمانہ حال مین کہ جوش دینی زوال پر ہی ترکیون اور ایرانیون
کی نہایت انکسار اور توجہ سی انگریزی سیاح بہرہ مند ہوتے ہین پاکیزگی اور صفائی کلیسیہ
نماز سے ہاتھہ اور منہہ اور جسم کے باربار دہونے کی قرآن مین تاکید ہی جو اہل عرب مین
زمانہ سلف سی چلا آتا ہی نماز خواہ کہڑے ہوکر ادا کیجاتی یا بیٹھکر یا لیٹ کر اوسکی الفاظ اور
اوضاع بموجب اہم یا حکم کے مقرر ہین مگر مختصر اور اخلاص کی دعاؤن سی وہ پڑھی جاتی ہی اور
اگر طویل پڑھی جائی تب بھی جوش طبیعت سی خالی نہین ہوتی اور ہر ایک مسلمان اپنے لئے بطور
خود امام ہی خدا کی بندگی کیواسطی ہر ایک جگہہ یکسان پاک ہی مثلا اہل اسلام گہر مین یا راستہ
مین نہ تا اہل نماز پڑہ لیتے ہین ہر ہفتہ مین جمعہ کا روز عبادت کے لئی مخصوص کیا گیا
ہے آدمی مسجد مین جمع ہوتے ہین اور امام یعنی کوئی معزز اور بزرگ شخص منبر پر کہڑا ہوکر
خطبہ پڑہتا ہی اور نماز شروع کرتا ہی مگر دین اسلام امامت موروثی اور بہیئت سی خالی
ہے اسوجہہ سی کہ مسلمانونکو مذہب کی پابندی مین آزادی حاصل ہی اور پادریون کو اوس
وہم کے بندونکو نظر حقارت سی دیکھتی ہین — فرنگستان کے لئی کیا ہی اچھا ہوتا اگر دین
عیسوی مین بھی اسیطور پر پادریون کے یا اونکے عہدہ کے دستور کی ممانعت ہوجاتی اس
دستور کے جاری رہنی کی کوئی عمدہ دلیل بجز اسکے نہین کہ وہ ضروری ہی مگر اہل مریتو
اور جملہ اصحاب یعنی کویکرس اور اہل اسلام ثابت کرتے ہین کہ اسکی کچھہ اصل نہین اور یہہ
کہ مذہب بدون پادریون کے بھی سرسبز ہوسکتا ہی کیونکہ یقینا یہہ نہین کہہ سکتے کہ
محمد کا مذہب سرسبز نہین ہوا — دین محمدی کو یہہ الزام لگایا ہی کہ اخلاق کی نقل انجیل سے
کی ہی کوئی حکیم شاید یہہ گمان کرسکتا ہی کہ جب محمد عمدہ مسائل اخلاقیہ دین عیسوی سے

مستفید ہو رہے تھے تو آپ نے دانائی سے معترف اوسکی خوبی ہی کو اخذ نہین کیا بلکہ برائی کو چھوڑکر اخلاق کو اختیار کیا اور اُس کرایہ کی امامت سے محترز رہے جسنے آپکے عہد مین دنیا کو خونریزی اور خرابی سے پر کیا تہا اور اوسکا تنزل جلد نہایت ذلیل حالت مین کئے دیتی تھی +

۴۸ جسوجہ سے کہ اہل عرب جنکا لقب جہوٹے اور دغاباز رکہا ہی اس عہدہ سے خالی ہین اور سچا اور پختہ مذہب عیسوی کے پادری اس عہدہ کو اپنے مذہب کے بقا کی لئی نہین تو اسکی بہتری کے لئی ضروری سمجھتی ہین اُسوجہ کو لوگ سوچ لین اور واقع مین اسباب مین مختلف رائین ہونگی مگر اپنا تو یہہ حال ہی کہ مین محمد کے رویہ مین کوئی ایسی بات نہین دیکھتا جو اس خیال کرنے مین مانع ہو کہ اُن امور کے تجربہ نے جو آپنے اپنے آس پاس ہوتی دیکھی اس امر اہم مین آپکے رویہ کو مستحکم کر دیا +

۴۹ محمد کے زمانہ مین اور آپ سے چند صدی پیشتر تجرد اور رہبانیت کل روئی زمین پر چہار ہی تھی ایک ایک وقت مین ہزارون راہبون کی جماعتون کا حال ہمنے پڑہا ہی گو آپ نے خواہش نفسانی کے معتدل کرنے اور تصدیعہ جسمانی سے تزکیۂ روحانی حاصل کرنیکے لئی بہت روزے مقرر کیئ مگر باوجود اسکے جو فرقہ اسیٹک کے لوگ زہد کرتے ہین اور اپنی جسمونکو تکلیفین دیتے ہین اور زندگی مین اپنی مدح کے خواہان ہین اُنکی یہہ باتین آپکو ناپسند تہین کا تم اندازفرض محمد کے نزدیک مکروہ تھے اور اسلیئے اپنے اصحاب کو ایسے عہد بیہودہ کرنے سے کہ گوشت نکھاوینگے اور صحبت نسوان اور خواب شب سے احتراز کرینگے منع کرتے تہے اور موکد بیان کیا کہ دین اسلام مین راہب نہونگے ـ گبن صاحب نے ثابت کیا ہی کہ فقیر اور درویش وغیرہ کے غول جو کہ آپکے مذہب کو اوسیقدر رسوا کرتی

ہین جیسا کہ دین عیسوی کو راہب کرتے ہین دین اسلام کے قریب تین سو برس بعد تک معلوم نہین ہوتے +

۵۰ رہبانیت جس سے زیادہ کاہل آجتک کوئی انجمن نہین ہوئی اور جسکی نتیجون سے زیادہ مضر انسان کے لئے کوئی چیز دنیا مین کبھی نہین ہوئی سمجھو اور مثال مذہب کا مورچہ اور زمرہ رہبان اسکی فوج تصور کی گئی ہے محمد کے قلب جری نے اس قسم کی مدد کو حقیر سمجھا اور دین اسلام بغیر اوسکی بلکہ خلاف اوسکی ہوکر سرسبز ہوا +

۵۱ انجیلون کے پڑہنے مین اکثر اسباب پر غور کرنے سے مجھکو تعجب ہوا ہے کہ دین عیسوی مین تمام روی زمین پر سب مذہبون سے زیادہ پادری ہوئے ہین حالانکہ غالباً ہر ایک صفحہ انجیل مین پادریون اور ائمہ پادریون اور اونکے معاون فاریسیون کو حضرت عیسیٰ نے بہت لعن طعن کیا ہے اور وہ ایسے کاہل اور نیک تہے کہ کبھی ایسا شخص نہوا ہوگا بلکہ اگر روایت کا اعتبار کیا جاے تو اونکو فائقون کا فائق کہنا چاہیئے جنکے رو کے خلاف دنیا مین ایک شمہ بھی معتبر گواہی کا موجود نہین مگر جہانتک مجھکو علم ہے انجیل مین کوئی ایسا لفظ نہین پایا جاتا جس سے ہماری سلطنت دینی اور امامت موروثی جائز ہو – عمدہ اور لائق اور معزز پادری جیسے کہ اونمین سے بہت سے بحیثیت مجموعی ہین ہمیشہ خفیہ یا علانیہ انسان کی ترقی کے دشمن رہے ہین اور آیندہ کو رہین گے جس طریق سے کہ ابھی چند روز ہوئے پادری ٹیلر صاحب اور مسٹر سِیر بلیسٹ کارلائل جو زمانہ حال مین بمنزلہ ولی اس کے تصور کئے جاتے ہین نیوگیٹ اور ڈارچسٹر کے جیلخانون مین محبوس ہوئے تھے اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کمیٹی کی تجویزون کا رعب اونپر نہوتا تو نہ معلوم وہ لوگ کیا کرتے +

۵۲ چونکہ محمد نے بہ تتبع موسیٰ کے جو کہ سب سے پرانے اور باتکلف مذہب واقع ملک غربی دریاے فرات کے اور بموجب قول عیسائیوں کے ممالک مغربی تمام دنیا کے شارع ہین اپنے پیرو ون کو کثرت ازواج کی اجازت دی اور کہتے ہین کہ یہہ پیرو نسل سے اسمعیل پسر موجد ملت حنیفی کے تھے اور غالبا یہی صحیح ہے آپ کو عیسائیون نے ہمیشہ برا کہا ہے یعنی یہہ الفاظ کہتے ہین کہ اپنے پیرو ون کی شہوت رانی کے ذریعہ ہوئے ہین مین نہین جانتا کہ کثرت ازواج کی اجازت پر ایسے سخت طعن کیون ہوتے ہین جبکہ یقینا نظیر حضرت سلیمان اور داؤد کی ہے جو خداتعالے کے خلیفہ تھے اسی نظیر کے تتبع سے محمد نے آئین کثرت ازواج کو جاری کیا پس کسیقدر رحم کی موجب ہونی چاہئے خصوصا اُس صورت مین کہ عیسیٰ نے بیسون انجیل مین ظاہرا اسکی ممانعت نہین کی جنکو آپکے احکامات کی یادداشت کے لئے آپکے پیرو ون کے بعض فریق نے بہت سی فرقون مین سی تحریر کیا تہا واقفان ترکیب اجسام اور حکما رحکمت طبیعی نے اور وجہین دریافت کی ہین جو اِس اجازت کی معذرت ہو سکتی ہین اور جو ہم ہیں سرد مزاج مینڈک کیطرح کے لوگون ساکنین ممالک شمالی کے مناسب نہین اگرچہ اسمعیل کی اولاد کے مناسب ہون جو ریگستان کے باشندے ہین یا اُس خطہ عرب کے کہ خدا کی عنایت سی شاداب ہے یعنی وہ ملک جو اُس جوان، عنا کی قسمت مین لکہا تہا جو اپنے باپ کے گہر سے ایکعورت تیز مزاج کے تیر غضب کا ہدف ہو کر نکالا گیا اور معہ اپنی بیقصور والدہ کے ایکدرخت کے نیچے پھینکدیا گیا — اگر کلام برحق الہی مین مجکو کچھہ اور تعلیم نہوئی ہوتی تو مین اکثر یہی خیال کرتا کہ انصاف کے ساتھہ مکافات صرف اہل عرب ہی کی قسمت مین ہوئی جو اولاد حضرت اسمعیل کی ہین اور قسمت مین یہودیون سی بمراتب اچھے ہین کیونکہ یقینا کوئی ترجیح نہ تہا اُن لوگونکی تقدیر

و نیا دہی کو جنپر ابتک خدا کی مہر رہی قسمت پر جنگلی اور خود مختار اور بلند حوصلہ اور مہمان پرور قوموں ملک عرب کی جو کبہی مفتوح نہین ہوا اسمعیل کی اولاد ون کے نام سے کل دنیا کو لرزہ آتا تہا اور اونکے ہتہیار ونکو سجدہ کرتے تھے مگر اونہون نے نہ کبہی سجدہ کیا نہ لرزے اور مجکو امید ہی کہ وہ کبہی نکرینگے ۔ ان خارج کئی ہوئی اسمعیل کی تاریخ اور معاملات تقدیری ہمیشہ بالتخصیص مجکو دلچسپ معلوم ہوتے ہین خدا میرے کام کو معاف کرے اگر وہ برا ہو مگر اب دونو کی تقدیر اور اونکے خاندان کا حال جانکر مین خارج کیا ہوا اسمعیل ہوا چاہتا ہون نہ ناز پرورده اسحاق جو مورث اعلے اُن لوگونکی ہین جنپر خدا کی مہر ہی +

۴۳ ۵ اگر مین بنی اسمعیل کو پہر اصلی حالت تہذیب اور اُس رتبہ پر دنیا مین دیکہون جو اونکو اپنے نامی خلیفون کے عہد مین حاصل تہا تو اس سے بڑہکر مجکو اور کوئی خوشی کا مقام نہین اور مجکو صدق دل سے امید ہی کہ فرنگیون کی شمشیر کے زور سے وہ ہرگز مہذب نہونگے +

۴۴ ۵ جبکہ محمد نے اپنے ہموطنونکے قوانین کو دیکہا تو آپ نے بہت سے ملکی یا دینی محکمے موجود پائے جنکا باعث دریافت کرنا شاید مشکل ہو پس جنہین بشر بنائی گئی یا تندرستی کے لئے مفید متصور ہوئے آپ نے وہ تو جاری رکہے اور جو مضر تھے حتی الامکان اونکو دور کر دیا اور جنکو دفع نکر سکے انکی اصلاح کر دی منجملہ امور مفیدہ کے ایک ختنہ ہے جو بموجب قول حکیم مشہور جو فائلو کی تندرستی کی بنا ہی اور ضرر دہندہ امور کی مثال یہہ ہے کہ سُوئر کے گوشت کی ممانعت آپ نے بدستور رکہی کہ اُن ملکون مین مضر سمجہا جاتا تہا چنانچہ ملک روم مین گرمی کے موسم مین ابتک یہی دستور جاری ہی اور کثرت ازواج اور حرمونکی ممانعت چونکہ نکر سکے تو اُن کے باب مین نہایت سخت

مین دیکھا نہ انجیلون مین مگر چونکہ موسیٰ اور عیسیٰ دونو کی رسالت کو آپنے تسلیم کیا تھا
اور اقرار کیا تھا کہ اوسی بنا پر اپنا مذہب قائم کرون گا تو اگر آپنے اِن دونو مذہبون سے
وہ حصے اختیار کئی جو آپکو صاف اور غیر مغشوش مسائل معلوم ہوئی تو آپنے کچھ بیجا اور بیفائدہ
نہین کیا اور درحقیقت جبکہ آپ عیسیٰ کے قائل تھے تو مجکو نہین معلوم کہ پھر آپ اور کیا کرتی

۶۱ مورخون نے بیان کیا ہی کہ محمد کے زمانہ کے پیشتر اہل عرب میخواری اور
قمار بازی کے نہایت عادی تھی مگر آپکے دو حکمونکی وجہ سی شراب اور قمار بازی کا
رواج قطعی موقوف ہو گیا گو آپکو ذریعہ شہوت رانی اپنی رفقا کا الزام لگایا گیا ہی
چنانچہ اوپر مذکور ہوا تقوی اور پرہیزگاری برای نام ہی نہین معلوم ہوتی بلکہ می نوشی اور
قمار ایسی کبائر جرم قرار دئی گئی ہین جو معافی کے لائق نہین اور جنکی بیخکنی ایکدم سی کر دی
گئی۔ آپکے پیرون کی کل شہوات نفسانی اور تعصب اور عادات کی بندش کر دی گئی
ہے ضرور ہی کہ سب کو ترک کرین ورنہ آپکے تابع نہین ہو سکتی درماندہ حاجی کے لئی کوئی
مقام آرام کا مقرر نہین ہی کہ آدمی دور جا کر ٹھہر رہی بلکہ کل سفر طے کرنا چاہیی ورنہ کوچ
کرنے کی ضرورت نہین گبن صاحب درست کہتی ہین کہ جس عیش و عشرت سی دل للچاوے
اوسکی قید مین تکلیف دہندہ کو بلاشبہ رندون اور منافقون نے اوٹھا دیا ہی مگر اوس
واضع قانون پر جسنی کہ انکو بنایا یقینا انصاف کی روسی اسبات کی تہمت نہین ہو سکتی
کہ اوسنی اپنی مریدون کو اونکی شہوات نفسانی کی اجازت دینی سی فریب دیا۔
فی الحقیقت میری قیاس مین انگلستان کی کیا خوش قسمتی ہوتی اگر بموجب حکم الہی
دین عیسوی مین بھی اونکی ممانعت ہو جاتی +

۶۲ عیسائی ہمیشہ کہتی ہین کہ گو شراب کی ممانعت ہی مگر افیون کی نہین

حالانکہ افیون کی برائی بھی مثل اور مسکرات کی برائی کے ہی خواہ نتیجہ ہون یا بھکے مین
کبھی ہوئی یہہ سب صحیح ہے لیکن شاید عرب کے پیغمبر کی نسبت جب اس امر پر لحاظ کیا جاے تو
عذر کی گنجایش ہی کہ آپکے عہد مین افیون غالباً معروف نتھی اور اوسکی برائیان قطعاً
معلوم نتھین اور آپکو کبھی دعوی علم غیب یا پیش گوئی کا نہین ہوا۔ دین عیسوی مین
جو ویسی ہی تنبیہ ہی ترمیم کرنے سی مجکو عذر کرنا چاہیے کیونکہ یہہ امر داخل بے ادبی ہی
یا ادنے مرتبہ یہہ کہ اوس سے لوگ بدظن ہوکر مجکو گستاخ اور بے ادب ٹھہراوین ورنہ مین
یہہ کہتا کہ میری راے ناقص اور خیالات محدود کی بموجب اگر شراب قماربازی وغیرہ کی
ممانعت انجیلون مین پائی جاتی تو انسان کی خوشی کچھہ کم نہو جاتی اور اگر حضرت عیسیٰؑ
اپنے علم غیب سے بزعم لوگون کے انکو حاصل تہا اور جسکا محمد کو دعوی نتہا منشی چیزونکی ممانعت
کردیتے بجز اون صورتون کے جنمین وہ دوا کے طور پر ضروری ہون تو اوس سے کچھہ برائی پیدا
نہو جاتی +

۶۳ جو لوگ محمد کے خلاف ہین شاید آپ پر بوجہ بہشت حسی کے طنز کرین مگر درحقیقت کوئی بہشت
خیال مین نہین آسکتی جس سے حواس متمتع نہون کیونکہ (جیسا لاک صاحب نے ثابت کیا ہی)
انسان کے دلمین کوئی خیال بلا وساطت حواس کے نہین آسکتا پس ضرور ہوا کہ اگر
آدمی کو خیال بہشت کا آوے تو وہ حسی ہی ہو +

۶۴ لیکن اگر ہم تسلیم بھی کرلین کہ محمد نے تعلیم کیا ہی کہ آخرت کی خوشی حظ حسی پر مشتمل
ہی تو جب یہہ لحاظ کیا جاے کہ آپ سینٹ پولس کے اوس بیان سی جس سے پیکر جسمانی اور پیکر
روحانی مین تمیز ہوسکتی ہی مستفید نہوئے تہی اسوجہ سے کہ سینٹ موصوف کی رسالتی آپ نے
تسلیم نکی تہی اگر آپ نے یہہ یقین کیا جو ضروری ہی کہ اگر جسم مادی اصلی آخرت کی خوشی

سکے لئی مشہور ہوگا تو اوسکی لذت وہی خوشیان ہونگی جو انسان کے تجربہ سے ہمکو
حاصل ہوئی ہین یعنی صرف جسم ہی اُس سے حظ اوٹھا سکتا ہی تو یہہ یقین کرنا کچھہ گناہ کبیرہ
نتھا اور اِس سے کیا اور حظ حاصل ہو سکتی ہین ہم نہین جانتی ۔ بذریعہ اپنی خواہش اور تجربہ
کے جنکے وسیلہ سے خیالات آ سکتے ہین ہمکو کچھہ اطلاع نہین ملسکتی سینٹ پولوس کا قول ہے
ہمارا پیکر جسمانی مرجاتا ہی اور پیکر روحانی پہر اوٹھتا ہی یہہ سب سینٹ پولوس کے منہہ ہی مین
اچہا معلوم ہوتا ہی جسکو کہتی مین کہ اوس کے سمجہنی مین غیبی رشد تفسیری حاصل تھی اور انکو
کو اچہا ہی جنہون نے سینٹ پولوس کے الہام سے فائدہ اوٹھایا مگر چونکہ محمد کو یہہ مدد حاصل
نہتی تو کچھہ تعجب کی بات نہین کہ آپ اوس بات کو نہ سمجہی جسکو روزمرہ عوام مین اجتماع
ضدین کہتی ہین روزمرہ عام مین بلا مدد رشد تفسیری قدرتی کے جیسے یہہ کہہ سکتی ہین کہ
مربع مستدیر اور شور ساکت اسیطرح یہہ بھی کہہ سکتی ہین کہ پیکر روحانی یہہ مرکبات اگر
نوشتجات الہامی کے سوا جنمین بہت سی اسرار ہین اور بموجب سینٹ پیٹر کے قول کے
عسیر الفہم ہین اور کہین پائی جاتے تو اجتماع ضدین کہلاتے +

۶۵ لیکن محمد اِس امر سے بر اصل واقف تھی کہ حظ اخروی صرف حظ پیکر جسمانی مین
منحصر کرین اسلئی کہ سب سے بڑا اجر اور حظ اہل اسلام کا دیدار الہی ہی جس سے کہتی ہین
کہ ایسی بڑی خوشی حاصل ہوگی کہ اوسکے مقابل مین بہشت کی اور خوشیان ہیچ اور نسیا
منسیا ہو جائینگی تاہم مین خیال کرتا ہون کہ کوئی منصف جو روی ورعایت نکریگا یہہ نہین
کہیگا کہ اسکی تحریر جسی ہونگی سبب سے زیادہ کیجائی نسبت اُس بیان کے جسمین انکی
مسکنون کا ذکر ہی جو جنیر خدا کی مہر ہے کہ بڑا عظیم الشان شہر سونے اور قیمتی پتھرون کا
بارہ دروازون کا جسکے کوچون مین دریای آب حیات روان درخت ایسی جنمین بارہ قسم کے

پہلی اور نیز اسکے اخیر خاتمہ کے اور نیز بنسبت اُس بیان کے کہ دوسرے مقام پر ذکر ہے
کہ اشخاص منعم علیہم اپنے مسیح کے ساتھہ منبر پر کہاتے اور پیتے ہین ناظرین براہ عنایت
سمجھہ لین کہ میری مراد ان نمائشی بیانون پر حرف گیری کی نہین مگر صرف یہی کہا چاہتا ہون
کہ یہہ نہایت بُری اور بے انصافی کی بات ہی کہ دین عیسوی پسند کرنا اور دین محمدی کی
حقارت کرنی- اگر ناظرین یہہ جاننا چاہین کہ گرجا کے پہلے اکابر نے ان کیفیتون کو کیا
خیال کیا ہی تو وہ اربنیاس کے بیان کیطرف رجوع کرین جو لکہتا ہی کہ ملینیم کیوقت مین
انگورون کی خوشی ایمانداروں کو بُلائین گے اور کہین گے کہ آؤ اور ہمین کہاو +

۶۶ گو محمد مسلمانون کے ساتھہ اونکی بیبیون اور خاندان کا بہشت مین جانا تسلیم
کرتے ہین مگر اونکی عورتون کا ذکر ہے کہ نہایت پاکدامن اور نیک اور ان شہوات نفسانی
سے مبرا ہونگی جو رہبانیت کے حامیون کو اسقدر باعث غضب ہوئی ہین القصہ بہشت
حسی کے باب مین جسکی نسبت عیسائیون نے اسقدر طنز کیا ہی جتنی عبارتین ہین اہل اسلام تسلیم
کرتے ہین کہ وہ صرف نمائشی یعنی بطور تمثیل و تفہیم ہین +

۶۷ ویسٹ منسٹر ریویو مین ایک متین اور عالی حوصلہ مصنف نے محمد مشرقی
کی ایسی عمدہ حمایت کی ہی کہ مؤلف اوسکی نوشتہ سی بدون بڑا انتخاب کئے ہوئے باز نہین
رہ سکتا- کل بُرائیون کے بعد جو محمد کی شان مین درباب بہشت کی کی گئی ہین اور جو کہ ہر
ایک شخص کی طنز کی بحث کیلئے جزو اعظم ہے اصل کیفیت اسقدر ہی کہ آپ نے یہہ وعدہ کیا
تہا کہ انسان بعد حشر ہونیکے عدن آراستہ مین جائیگا جہان اگر بہت سی آدم ہین تو
بالضرور اتنی ہی حوا بھی ہونی چاہئین اسبات کو شاید وہ رتبہ نہو جسکو کہا جائے کہ نہ انکہون
نے دیکہا نہ کانون نے سنا مگر بہرحال اُسقدر مرتبہ ہی جس سے کہ الہیات عیسائیونکی غلطی

ہے آپکے الفاظ ہمیشہ یہہ ہین اُولٰئِکَ لَھُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ اسکے بعد آپ دریاؤن اور درختون اور سیبون کا اور سب سے زیادہ ملنا حوران عدن کا شان وشوکت کے ساتھ ذکر کرتے ہین۔ یہہ امر کہ آپ نے عورتونکو بہشت سے مستثنیٰ کیا ہے دروغ حماقت آمیز ہے جو کہ آپکے دشمنون نے آپ پر باندہا ہے کیونکہ آپ نے مکرر فرمایا ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ جہان کہ قدر وعظمت دونونکے لئے یکسان ہوئی ہے۔ اور مباداآسمین شک ہو کہ اہل اسلام کی بیبیان اونکے ہمراہ نجائینگے آپنے مسلمانون کو معہ اپنے آبا اور ازواج اور اولاد کے باغ عدن مین داخل ہونا صاف بیان کیا ہے ایک اور جگہہ پر آپ کا قول ہے کہ وہ اور اونکی عورتین سایہ دار باغون مین آرام کرتی ہین مگر ملٹن کی بہشت بہ نسبت اہل عرب کے عدن کے زیادہ عفیف نہین اور بدرجہا کم حیاسے اور جیسا کچھہ اختلاف مابین آپکے بیانات اور عبرانی نظم کی خیال بندی کے جسکی نظیر شاید ملٹن نے لی ہو واقع ہے اس سے بڑھکر اور نہو گا چنانچہ فردوس کی مستورات کے بابمین محمد کے بیانمین کوئی چیز ایسی نہین جس سے عیاشی کے خیالات اوبہرین اونکو کہا ہے کہ ایسی باکرہ ہونگی جیسی باکرہ عورتین بنی اسرائیل ساکن بیت اللحم کی اور مثل اوہوؤن کے اونکا حسن عالم شباب گذشتہ کا سا ہو جائیگا جسمین کہ آدمی صانع کے ہاتہون سے ابھی آیا ہوا متصور ہو سکتا ہے مگر نہ تو اُنکی گردنین مثل ہاتھی دانت کے برجون کی ہین اور نہ منہہ ایسے کہ سونے آدمیونکے لبونکو گویا کردین نہ سینے مثل خوشہ انگورون کے اور نہ پستان مثل دو توام ہرن کے بچون کے سوسن مین چرتے ہوئے نہ اونکی رانون کے جوڑ مثل جواہر کے ہوشیار کاریگر کی صنعت کے نہ وہ اپنے بہشتی خاوند کو بلاتی ہین کہ اُنکا منہہ چومے اور نہ مثل گوندکے ڈبلی کی تمام شب اُنکی چھاتیونپر چمٹا رہے اور نہ فجر تک مثل چھوٹے

ہرن کے مصالحہ کے پہاڑون پر رہی اور نہ جبتک کہ تاریکی شب دور ہوا وسکو گزند
اور لوبان کے پہاڑ پر لیجاوین اور نہ اُسکو اسلئے بلائین کہ اپنے تاکستان سے ایکہزار سکہ لاوے
جبکہ پہلون کا مالک اُسکی عوضمین دوسوکا دعوی رکہتا ہی اور نہ اُسکو کہیتون مین اس شرط
سے طمع دیکر لیجائین کہ اُنکی چہاتیونکو جو چاہی سو کریگا یہہ اور نہ مہبونکی عیش وعشرت ہی جنکو
فرنگستان کی قومین مذہبی اور دینی امیدین اُبہارنیکے لئی زیبا سمجہتی ہین اہل عرب کی
بیبیان اپنی سیاہ پتلیان نیچے ڈالے ہوئی اپنی خاوندون کے روبرو حیا سی بیٹھی ہین
جیسے موتی سیپ کے اندر چہپا رہتا ہی بلکہ قدیمی کثرت ازواج بھی بھلا دیگئی کہ وہ اس
دنیا کے لئی اچہی ہے مگر بہشت کی لئی زیبا نہین خوبصورت جوڑے عدن کے نئے زوال
نہرون کے کنارے آرام کرتے ہین عیش بیضرر مہیا ہین جو کہ مشرقی زیب وزینت یا
خانگی آسائش تصور کیجاتی ہی اگر گاہ گاہ اس جام عشرت کو زیادہ پیجاتے ہین تو اُسکے
خمار سے نہ دل مکدر ہو نہ دماغ منتشر اُونکی گفتگو پاک وصاف ہی نہ دنیا کی سی بلکہ اون
روحونکی دلچسپ صحبت سی مالامال ہوتی ہے جو دنیا سی مفارقت کرکے بہشت کو گئی ہین
لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا +

۶۸ اہل عرب جنکو ایسا بُرا کہا ہی اُنکی الفاظ حرف بحرف ایسی ہین مگر اسپر بھی کیا
قران تونے قید ہوا اور مسائل فرنگستان کے واقفان الہیات کے محکم اور بے عیب اور
ربانی گنی جائین اگر ظاہر کے شور وغوغا سی نتیجہ نکالین تو یہہ خیال کیا جائیگا کہ کل قران
مین اظہار عیاشون کی سی خوشی کا ہی لیکن اصل یہہ ہے کہ چونکہ زن عفیفہ بیگناہ وشرمگین
کو اپنی خاوند کے پہلو مین اہل اسلام کے بہشت مین بیٹہا پاتے ہین اسلئی یہہ مت اُٹھانا جوش
وخروش ہوتا ہی اور راہب لوگ اپنی بہشت کی عفت کی حمایت کی لئی مستعد بجنگ ہوتے

ہین لکر عبرانی کتب مقدسہ کا کوئی ترجمہ مشتہر کیا جاے جسمین ہر لفظ قابل تبدیل قلیل الاستعمال
اور شکستہ صورت سے بدلکر مبتذل اور ناشائستہ ہوگیا ہو اور جہان کہنے قید حاشیہ ہر ایک
عبارت پر چڑہا یا گیا ہو اور جہان کہ مضمون کسی تغیر کے باعث ذریعہ مقصود بنا یا گیا ہو اور بلا
وجہ ترجمہ کی غلطیان اور غلط فہمیان مصنف پر برائی لگانے کو اوسپر اضافہ کیجائین تو ایسی
ترجمہ پر لحاظ کرنے سے اوس طرز کا حال کسقدر معلوم ہوگا جس سے کہ قرآن فرنگستان مین جاری
ہوا ہی اصطلح شبیدہ • بازراہب بیہ حقیر ذریعے برروی کار لائی کیونکہ انہون نے مذہب اور
تخت کی سرسبزی اسمین سمجھی کہ نصف بنی آدم کو باقی نصف کے ساتہہ عداوت اور جانی
دشمنی کرادین انتہے +

۶۹ گو اُس بڑی عیسائی اور دیندار بادشاہ سعدی سوس ہنے متقدمین کے خوبصورت
مندروں کے توڑ دانیکا حکم کیا مگر پادریونکو اپنی حقوق ورسوم مین وہی مزاحمت رہی۔
فرنگستان کے ہر ایک حصہ مین رومیون اور یونانیون کے نازیبا اور غلیظ اور قابل التنفر
گرجے اور اونکی تصویرین اور مورتین اور تہوار اور تقریبین اور رسوم جنکی بنا اُن خرابات تو نہر
تھی جنکو بت پرستی کا فضلہ کہنا چاہیئے ثابت کرتے ہین کہ مذہب پاک کی پادری اپنے
مریدون کے بہکانے یا اونکی تعداد بڑہانے کے لئی نہایت بری موقعون کیطرف متوجہ
ہو جاتے تھی اور بہت سی عیسائی تسلیم کرتے ہین کہ ایسی حرکت با غواے اُس شخص کے
ہوتی تھی جو مذہب کا سرغنہ تہا۔ محمد کو اپنے پیرون کی شہوت رانی کا ذریعہ کہتے
ہین بتائین تو محمد کے مذہب مین اس قسم کی بات کہان پائی جاتی ہی البتہ بت پرستون
یعنے عیسائیونکے تعصبات سی برابر مقابلہ ہی نہ پاک پانی نہ تبرک نہ مورت نہ تصویر نہ
سینٹ نہ خدا کی ماسی آپکے مذہب پر داغ لگتا ہی ایسی مسائل دین محمدی مین نہین کہ

ایمان بدون عمل کے موثر ہو اور توبہ وقت نزع کے کام آوی اور غایت درجہ
کی عنایات اور مغفرت اور خفیہ اقرار بکار آمد ہون جنکا نتیجہ یہہ ہے کہ اول آپ کے
پیرودن کو بگاڑین اور پھر مقتداؤن کے حوالہ کرین جو واقع مین اُن مسائل سی بھی
بدتر اور ناچیز بات ہی حقیقت مین یہہ امور اُس دین مین نہین بلکہ عرب کے موحد کے
مسائل مذہبی سیدھی سادی ہین کہ ایک خدا کی عبادت بغیر مان کے اور بدون
کسی راز اور بدون معجزہ مزعوم کے ہی اور اسبابات کا اقبال کہ آپ صرف بحیثیت انسانی
ایک پروردگار کی عبادت کے لئی وعظ کہنے کو مبعوث ہوئی ہین ●

۷۰ انجیل عیسوی کی طرح قرآن بھی غریب کا دوست ہے یعنی بڑی اور متمول آدمیون
کی ناحق شناسی پر ہر جگہہ ملامت وطعن ہی اوسکو کسیکی تعظیم سی سروکار نہین اور یہہ
اُس کتاب کے مؤلف کے لئی عزت دائمی کی بات ہی خواہ وہ عرب کے نامی پیغمبر محمد ہون یا
آپکے خلیفہ سوم عثمان جیسا کہ میرا یقین ہے اُس کتاب مین کوئی مسئلہ ایسا نہین پایا
جاتا جسکا میل کچھہ بھی خوشامد دنیاوی کیطرف ہو اور جیسا کہ ولیسٹ منسٹر ریویو مین
بجا لکھا ہی کہ اگر کوئی چیز بالغرض شرقی جبّارون کو اونکے کردار سی روکے رکھی تو وہ
بجز قرآن کی بے تکلف آیات کی نہین جو کسی جری واعظ کے مُنہہ سی اونکی گوش زد ہون

۷۱ بعض باتو مین دین محمدی مرور زمان اور عیوب انسانی کی وجہہ سی بگڑ گیا ہی
جیسا کچھہ دین عیسوی کا حال ہوا ہی مگر چونکہ دین محمدی پر اتفاقیہ امور عارض ہوگئی ہین
جیسا کہ دنیا کی ہر ایک چیز پر ہو جاتے ہین تو جب یہہ خیال کیا جاوی کہ دین عیسوی
جو صداقت اور پاکیزگی کا مذہب کہلاتا ہی اور جسکو دین محمدی کی بنا کہتے ہین سراسر
ذلیل توہمات اور وساوس سی رسوا ہو رہا ہی چنانچہ مین پیشتر بیان کر چکا ہون تو اِس

امر کے خیال کرنے سے کسی قدر عذر کی گنجائش دین محمدی کے لئے ہو سکتی ہے +

۲ ۔ محمد پر یہہ الزام ہے کہ مزاج کے بیرحم اور خون کے پیاسے تھے مگر یہہ تعجب کی بات ہے کہ باوجود اسکے آپ وحشیون مین سخاوت کے کام کرتے رہے اور قرآن مین تکرار لکھا ہے کہ مفلسون اور کم بختون کی امداد خوبی ہی نہین بلکہ موکد اور فرض عین ہے شاید محمد ہی وہ واضع قانون ہین جنہون نے صدقہ کی حد قائم کی ہے ۔ حد مذکور مختلف ہوتی ہے مال کی مقدار اور قسم کے اختلاف سے خواہ زر نقد ہو یا غلہ یا مویشی یا پھل یا اشیاء تجارت مگر تاوقتیکہ ایک مسلمان اپنی پیداوار کا دسوان حصہ خیرات نکردے تو وہ پورا متشرع نہین اور اگر اُسکا دل جانتا ہے کہ مین نے دغا یا جبر سے حاصل کیا ہے تو بلحاظ بازدہی کے دسوین حصہ کو بڑھاکر پانچوان کر دے +

۳ ۔ بجز دین محمدی کے اور کسی مذہب مین یہہ بات نہین پائی جاتی یہہ تعجب کی بات نہین کہ عیسائی پادری لوگونکو تو نصیحت کرین کہ دسوان حصہ ہمکو دینا چاہئیے جسکا ذکر اناجیل مین نہین اور غریبونکو بھولین جنکا ذکر انجیلون مین ہے محمد نے ایسا نہین کیا آپنے غریبون کو یاد رکھا ہے مگر امامونکو فراموش کیا ہے +

۴ ۔ یہہ صحیح ہے کہ قرآن مین کافرون سے لڑنے کو فرض اور خوبی لکھی ہے اور واقع مین ایسا ہی جیسی توقع ہونی چاہیئے مگر محمد عثمان کی تحریر کے اسیقدر ذمہ دار ہو سکتے ہین جسقدر عیسی سیو جارم کی اس تعلیم ملکے ہین کہ عیسائی کل کافرون اور پاک مذہب کے دشمنون سے جہاد کرین جسکی نظیر یالٹا کی جہادون مین بخوبی ہے مگر لڑائی کے خاتمہ کے بعد تلوار میان مین کرلیگئی اور ایک خفیف سا جزیہ عوض محافظت اور چشم پوشی کے کر دیا گیا جس سے کہ محمد کے پیرو کبھی منکر نہوئی +

۷۵ مسلمانون پر الزام ہی کہ وہ اپنی دینداری غسل اور طہارت پر حصر کرتی ہین مگر وہ لوگ ملعون ہین جو بوجہ توہمات کے ظاہری طہارت کے آرزومند ہین اور اُن لوگون سے نفرت کرتے ہین جو مثل اونکے نکتہ سنج نہین اور اسکی ساتھہ یہہ ہی کہ اونکے دل خراب اور غرور اور جہالت اور نفاق کے مغلوب ہین اور گو بہت سی نماز کی تاکید ہی تاہم ظاہری رسمون کے درستی کے ساتھہ ادا ہونے سی تھوڑا فائدہ متصور ہوتا ہی اگر اُس توجہ تعظیم دلی ہی اور اُمید سے نکیجائین جو واجب ہی — پس یہہ خیال نہین کیا جاتا ہی کہ اہل اسلام صرف اعمال ظاہری پر قانع ہون یا اپنا کل مذہب انہین تصور کرین +

۷۶ مگر سیل صاحب تسلیم کرتے ہین کہ قرآن کا مسئلہ دائمی ہی کہ ہر ایک شخص کی خوشی بمقدار اوسکی نیکیون کے ہوگی اور وہان مختلف درجہ کی خوشیون کے مسکن ہونگے سب صوفیون مین غریبونکو زیادہ ترجیح دیجائیگی +

۷۷ یہہ امر کتنا مختلف ہی اُس وہم سے جو بالفعل مروج ہی کہ تاثیر ایمان کی بذات اعمال کے ہوتی ہی جسکو لاک صاحب نے عمدہ طور پر رد کیا ہی یہہ بات ثابت کر لے تھی کہ ایمان ایک ضرورت کی چیز ہے نہ اختیار کی +

۷۸ قرآن مین لکھا ہی إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ حَتّٰى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْاٰنَ +

۷۹ صرف اسی آیت سے ثابت ہی کہ اکثر اسلامی قومون کا اخلاق عیسائی قومون کے اخلاق پر فوقیت رکھتا ہی جسکی صداقت ہر ایک غیر متعصب سیاح انگریزی کو تسلیم کرنی پڑی ہی بڑے افسوس کی بات ہی — جہان کہین ایمان زبانی کو اعمال پر

ترجیح دیجاتی ہے اور یہہ مسئلہ کافرانہ جاری ہی کہ وقت نزع کے توبہ سی تمام گناہ معاف
ہو جاتے ہین تو وہان بجز برائی اور گناہ کے اور کیا امید ہو سکتی ہی +

۸۰ مگر اُن لوگون سی اور کیا بہتر توقع ہو سکتی ہے جو انجیل کو جاہلون سی بیان کراتے
ہین اور جسکا سمجھنا بغیر بہت سی علم لاطنی اور یونانی اور عبرانی کے غیر ممکن ہی اور جسکے
درست ترجمہ کی نسبت دو فاضلونکا کبھی اتفاق نہوا +

۸۱ معلوم ہوتا ہی کہ گبن صاحب نے ایسا خیال کرنے مین غلطی کی کہ نیک
اعمالون سی محمد کی مراد اُن اعمال سی ہی جو اہل اسلام سی سرزد ہون بیشک جیسی کہ توقع
ہو سکتی ہے قرآن کے بموجب اسلام لانیوالون کو جنت مین ترجیح ہی مگر دوسرون کے لئے
بھی اونکے نیک اعمالون کے مطابق اُس سی کم رتبہی مقرر ہین کیونکہ نیک اعمال کرنیوالون
کی بڑی خوبی مذکور ہے بخلاف اُس معتقد قاعدہ لکہو کہا عیسائیون کے جنکا یہہ عقیدہ ہی
جسکا نتیجہ مین نے بارہا منبر پر سُنا ہی کہ خوبیونکو نجات سی کچھہ علاقہ نہین +

۸۲ قرآن مین مذکور ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِئِیْنَ
مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ

۸۳ میری دانست مین اگر اِس مسئلہ کی مثل انجیل مین ایک بھی صاف اور ملائم
حجت عبارت ہوتی تو ہماری نظر سی ایسی انجمنین مثل مالٹہ کے امرا اور زمرہ شرفا اور باشندہ
شہرون کے گذرتین جنہون نے تمام مذہب توہونکو رسوا کر دیا اور یہہ لوگ ایسی ہین کہ ترکی
جہان اونکو پکڑ پائین ضرور پھانسی دیدین کیونکہ اُنہون نے عہد کر لیا ہی کہ اُن سے
کسی شرط پر کبھی صلح نکرینگے اُن پاک رفقائی اکمرتبہ خواہش کی کہ اپنی نفرت انگیز مناقشون
اور متعصبون کے فرقہ کو از سر نو قائم کرین مگر خوبی قسمت سی عوام کی تجویز اور برطانیہ کے

مطلبوں نے اُسکا انسداد کر دیا +

۸۴ اسپینہم ایک بڑا نامی آدمی تھا جسکی دینداری اور علم کی نسبت میری
دانست مین کسیکو شک نہوگا اور جسکی تعریف سیلصاحب کے قول مندرجہ ذیل سے بخوبی معلوم
ہوتی ہے کہ گو اوسنے محمد کو ایک بڑا ریاکار مانا ہے تاہم اوسنے تسلیم کیا ہے کہ آپ مین اوصاف
جمیلہ بہت کثرت سے تھی یعنی جسم مین شکیل تیز فہم خوش اطوار غربا نواز با مروت مقابلہ
اعدا مین شجاع اور سب سے زیادہ یہہ کہ اللہ تعالیٰ کے نام کی بڑی تعظیم کرنیوالے تھے اور
حلف دروغون اور زناکارون اور قاتلون اور غیبت گویون اور مسرفون اور حریصون
اور جہوٹے گواہون کے سخت دشمن تھے اور قناعت اور سخاوت اور رحم اور فیاضی اور
شکر گذاری اور والدین اور بزرگون کی توقیر کے بڑے واعظ تھے اور حمد الٰہی سے اکثر
رطب اللسان رہتے تھے + منقول از دیباچہ سیلصاحب صفحہ ۹

۸۵ ۔ عیسائی پادریون نے جو محمد کے خلاف نوشتجات لکھی ہین اُنہین
ہمیشہ آپ پر خوف دلاکر مرید کرنیکا الزام لگایا ہے یعنی یہہ کہ جو کوئی آپکا مذہب اختیار نکریگا
جہنم رسید ہوکر عذاب جاودانی مین رہینگے قرآن کی بعض آیات کی بموجب یہہ امر صحیح ہے
اور بعض اسکی بالکل برعکس ہین جنمین یہہ مضمون ہے کہ عیسائی اور یہودی اور صابئین اگر نیک
اعمال کرینگے تو انکو کچھہ خوف نہوگا لیکن فرض کرو کہ یہہ مسئلہ محمدی ہی ہے تو یہہ تعجب کی
بات معلوم ہوتی ہے کہ اوسکو آپکے خلاف وہ لوگ بطور الزام کے پیش کرین جو اناجیل
اور دوسرے صحیفون پر عقیدہ رکہتے ہون کیونکہ انمین تو خوب توضیح کے ساتھہ مندرج ہے کہ جو
کوئی ایمان لاوے اور بپتسمہ پاوے تو اوسکی نجات ہوگی اور جو ایمان نلاوے وہ ملعون ہوگا

۸۶ اگر مسئلہ قسمت و تقدیر کا الزام اسوجہ سے آپ پر لگاوین کہ آپنے ان مسائل کو کام

اپنے پیرو ون کے بڑہانے یا ترغیب مذہب کیلئے اختیار کیا تھا تو یہہ الزام کسیقدر زیادہ سہیم ہوگا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ مسائل جنکا فقرہ اخیرہ مین ذکر ہی گو یا کہ کل مذاہب مین لازم ضروری ہین مگر خواہ بجا ہون یا بیجا یا قصدا ہوں یا بیقصد یہہ بات کے یقین کرنے سی کہ زندگی مالک حقیقی کے قبضہ مین ہی اور کثرت احتیاط سی آدمی کی اجل معین ٹل سکتی ہے نہ کم و بیش ہو سکتی آپکے پیرو ون کو نہایت دلیری سی لڑنے کی ترغیب ہوئی اور ہمسر مقابلہ مین اونکو فتح نصیب ہوئی*

۸۷ قرآن مین ایک سفر کا بیان ہی جو محمد نے جبرئیل فرشتہ کے ساتھہ سات آسمانون مین عرش تک کیا یہہ ظاہرا بجز خواب کے اور کچھہ نہین (اور مثل اوس سفر کے ہی جو عیسی نے شیطان کے ساتھہ معبد کی چوٹی تک کیا جسکے باب مین اب عیسائیون کا یہہ عذر ہی کہ بجز خواب و خیال کے اور کچھہ نتھا) اور مثل اکثر خوابون کے مجموعہ بیمعنی ہی عیسائی پادری جو کہ اپنے مذہب کی ہنسی سی اوسیقدر خائف ہین جیسا کہ اور مذہبونکی ہنسی کے شائق ہین براق کی سواری پر مضحکہ کرتے ہین جسپر آپ سوار ہو کر چند لمحہ مین مکہ سی بیت المقدس پہونچے وہ پوچھتے ہین کہ یہہ کس قسم کا گھوڑا ہوگا حقیقت یہہ ہی کہ زبان شرقی مین اس لفظ کے معنی بجلی کی چمک ہین اور ایسا ہی ہونا چاہیئے — واقع مین ایسی گھوڑی پر سوار ہونا بجز خواب اور خیال کے خطرناک ہی — فرشتہ جبرئیل نے آپکو آپکی بی بی عائشہ کے پہلو سی سوتے مین علحدہ کر لیا اور آپ نے وہ عجیب سفر قبل اونکے جاگنے کے کر لیا اسطرح کہ اونکو یہہ خبر بھی نہوئی کہ آپ بستر پر سی علحدہ ہوئے تھی سب فقہا اسکو خواب تصور کرتے ہین — ایک مسلمان جسسے کہ پولس حواری کی زیادہ توقیر کی توقع نہین ہو سکتی شاید کہیگا کہ جس سفر کا بیان پولس نے اپنے دوسرے نامہ بنام اہل قرنتس کے بارہوین باب مین کیا ہی وہ سفر

عرب کے پیغمبر کے سفر کی مثل ہے +

۸۸ انسانونکی بدقسمتی ہے کہ نہ عیسے نے اور نہ محمد نے انسداد غلامی کو مناسب سمجھا اگر شاید یہہ کہا جا ہی کہ جب انہون نے اپنے مریدونکو یہہ ہدایت کی کہ اورون سے اسیطرح پیش آؤ جسطرح کہ تم چاہتے ہو کہ وہ تم سے پیش آوین تو اس حکم سی گویا انہون نے غلامی کو منسوخ کردیا تو یہہ تعریف کے لائق ہی مگر بدقسمتی سی تجربہ مین صحیح نہین قانون غلامی اہل اسلام کے یہان نے شک ایسی ہی کہ اوسمین عذر کی گنجایش نہین مگر ان برائیون سی جو باعث افریقہ کی تجارت غلامی اور ویسٹ انڈیز کی نئی آبادیون مین ہوتی ہین اسکو کیا نسبت ہے - ہمنی روم کے پوپ کینٹربری کے پادریون اور انجمنون اور پوپ کے فرمانون اور مسئلون اور مذہبی قانون وغیرہ کا تذکرہ خوب سنا ہی مگر یہہ کبھی نہین سنا کہ ان شخصون نے اس مہیب تجارت کے خلاف کوئی کام علانیہ کیا ہو بتلاؤ کوئی فرمان ہو یا قانون یا کام انجمن کا - خود روم اور کنٹربری کے پادری اس خطاب یعنی اپنی پیروون کی شہوت پرستی کے ذریعہ بننے کے مستحق ہین جسکو محمد کیطرف منسوب کرتے ہین اسلئے کہ تجارت مذکور کی بیرحمی کے صاف ثابت ہونیکے بعد بھی انہون نے ان لوگون کو اپنے فرقہ سے علحدہ نکیا جو اوس مین مصروف تھے جیسا کہ فرقہ کویکرس نے کردیا تھا +

۸۹ مجکو معلوم ہی کہ وہ چرب زبانی سے یہہ جواب دینگے کہ ایک آدمی کو صرف غلامون کے مالک ہونے کیوجہ سی ہم خارج نہین کرسکتے کیونکہ غلامی کا جائز ہونا غالباً انجیلون اور صحیفون کے ہر صفحہ مین پایا جاتا ہی اسلئے کہ جہان کہین لفظ سرونٹ کا پایا گیا ہی اور ترجمہ اسکا خادم ہوا ہی وہان غلام کے لفظ کا استعمال ہونا چاہئے تھا

کیونکہ لفظ سروس کے لفظی معنی اُس شخص کے ہین جو بازار مین خریدا گیا ہو یا فروخت
ہوا ہو مگر چونکہ لفظ معتق یعنی غلام ازادشدہ بمنزلہ کرایہ کے خادم کے ہی اسلیئے
غلام کی جگہہ خادم بولا گیا لیکن خانہ زاد غلامی اگر بدقسمتی سے عیسائیون مین جائز سمجھی
جاوی تو یہہ کسیطرح سی نتیجہ نہین نکلتا کہ افریقہ کی تجارت غلامی کی اجازت دیدی گئی ہو
جسکی قباحتون کا معتقد مین کبھی گمان نکر سکونگے اور جو ہر بات مین عیسائیونکی خانہزاد
غلامی سی مختلف ہے +

۹۰ گو کہ محمد نے اِس رسم قبیح کو منسوخ نہین کیا جیسا کہ آپکو کرنا مناسب تھا
تاہم آپ نے اُسکو بالکل فروگذاشت بھی نہین کیا کیونکہ یہہ بیان فرمادیا کہ سب مسلمان بھائی
ہین اور کسی شخص کو اپنا بھائی غلامی مین رکھنا نہین چاہیئے آپ نے اسی کہنے سی گویا
بہت سی آدمیونکو آزاد کردیا تو اسمعاملہ مین محمد نے اُسقدر نہین کیا جسقدر کہ آپکو کرنا
چاہیئے تھا مگر آپ نے کچھہ تو کیا اور کچھہ کرنا نکرنے سی بہتر ہے اور ہرچند اِس سے
غالبا بعضونکو ترغیب ہوتی ہوگی کہ اپنے تئین بلاعقیدت مرید بناوین جسکی وجہ سی ایک
دیندار عیسائی جو دہہ کے جلتی کوئیلے کی حرارت سی بھڑکا ہوا ہی اسپر لعن طعن کریگا
اور اسکو بری محمل پر حمل کریگا تاہم اسکے ذریعہ سی لاکھوکہا آدمی خواری سی بچگئے -
- دوسری ترمیم غلامی کی یا دفیہ اوسکی برائیون کا شرع مین یہہ پایا جاتا ہی کہ غلامون
کی فروخت مین والدہ بچون سی کسیطرح جدا نکیجاوی اور یہہ جرم ویسٹ انڈیا والے ہرروز
کرتے ہین - اِس قسم کا قاعدہ مین نے انجیلون مین نہین دیکھا ہی اسلیئے محمد نے اس
قاعدہ کی نقل انجیل سی نہین کی +

۹۱ بیچارہ حبشیون کے مذہب بدلنی کی خاطر ہم انکی خاطرخواہ بہت سی اقرار کرلیتی

ہین مین اپنی پادریون کی جماعتونکو یہہ نصیحت کرتا ہون کہ حبشیون کو تبدیل مذہب کے بعد ہی آزاد کرنے مین اپنا زر کثیر صرف کرین یعنی مسلمانونکی طرح ہو کر اونکو اپنا بھائی قرار دین اور یقین جانین کہ بنسبت انکو دغلون کی اس فعل سے اُنکے مرید زیادہ ہونگے +

۹۲ ولیسٹ منسٹر ریویو مین لکھا ہی محمد کا قاعدہ غلام کرنے کا یہہ ہی اگر غلام تمھارے پاس آوین تو تم اونکو قید کرکے علے رؤس الاشہاد فروخت نکرو گو کوئی دعویدار پیدا نہو جیسا کہ نوین صدی مین عیسائی انگلستان کے صوبونمین قاعدہ رہا ہے بلکہ انکو آزاد کردو اور یہہ ممنوع ہی کہ اونکو دوسرونکے حوالہ کردو اور آپ عرب کے ویرانون مین ساتوین صدی مین تھے +

۹۳ قران مین ارشاد ہی وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ یہہ بات مین نے انجیلونمین نہین پائی +

۹۴ ہسپانیہ کے لالچی لوگون نے بہی کیو با مین اپنی غلامونکی نسبت ایسی ہی تدبیر پر عمل کیا ہے جس سے وہ اپنی آپکو رفتہ رفتہ آزاد کرلین +

۹۵ یہہ ابھی بیان ہو چکا ہی کہ محمد نے کبھی دعوی نہین کیا کہ آپ معجزہ دکھانے کی طاقت رکھتے ہین بلکہ ابتدا سے اس قسم کی صفت فوق الانسانیت سے محض انکار رہا آپکے صرف معجزہ پسند پیرو کہتے ہین کہ آپکو آسمان سے الہام ہوتا تھا اور قران مین معجزہ دکہلانیکا چند جا انکار ہے +

۹۶ جب عجائب و غرائب باتون کیطرف انسان کی رغبت جبلی پر لحاظ کیا جاے تو یہہ کسیطرح جیر تعجب کی بات نہین کہ مسلمان زاہدون کی تمنا اپنی پیغمبر کے افعال مین معجزہ

(حاشیہ:) ہر چند ... اور جو لوگ تمھارے غلامون مین سے چاہین کتابت کی تحریر کرکے آزاد ہوجائین تو تم اونکو لکھدو اگر انمین بہتری سمجھو اور دو اونکو اللہ کے مال سے جو اسنے تمکو دیا ہے

دریافت کرنیکی ہوئی ہو اس لحاظ سے کہ جیسے انہون نے خیال کیا انسان کی نظرون
مین آپکو بڑہا وین مثلاً آپکی سفر کو براق پر جو خواب مین تہا انہوننے اصلی سفر خیال کر لیا
مگر عموماً معجزہ مزعوم اُس قسم کے تھے جن سے زاہدون کا صدق اور اصلی وقوع ثابت
ہوتا ہی مثلاً جب آپ تین روز تک غار مین چھپ رہے تو ایک فاختہ نے اُس درخت پر
جو غار مذکور کے مُنہ پر تھا دو انڈے دیئے بعد اوسکے ایک مکڑی نے اُسکی منہ پر جالا
پور دیا تو ان باتون کے دیکھنے سے آپکے تعاقب کرنیوالون نے جانا کہ آپ غار مین
نہین ہین اور اسطرح سے آپ سالم رہے مجکو گمان ہی کہ اگر کوئی رومن کا ولی اسطرح بچتا تو
دین عیسوی کے لوگ بعض کرامتین اس سے زیادہ قائم کرتے مگر شاید مکڑی کی جالا پورنے
اور فاختہ کے انڈے دینے کا معجزہ حکما کو زیادہ پسند ہو +

۹۷ کیمبرج کے ڈاکٹر لی نے اپنی کتاب مین جسکو دین عیسائی اور اسلام کے
سوال و جواب کہتے ہین مسلمانون کی ایک ایسی بحث بیان کی ہی جو نہایت عجیب اور خوض
کرنیکے لائق ہی مین نے اوسکو پیشتر ایک ریاضی سوال کی ہیئت مین دیکھا ہی مین اوسکے
حل کرنیکا مدعی نہین اور اوسکو ڈاکٹر موصوف کے مدرسہ کے ریاضی دانون پر چھوڑتا ہون
وہ ایک ایسی بحث ہی جسمین نہایت خوض درکار ہی +

۹۸ مسلمانون کا قول ہی چونکہ عیسائی کرامتونکی شہادت مین روز بروز
ضعف آتا جاتا ہی تو آخر کار وہ دن آویگا کہ کسیکو مطلق یقین نہوگا کہ وہ کرامتین تھین
اور پہر دوسرے پیغمبر اور دوسرے معجزون کی ضرورت ہوگی - تو اُن آدمیون کے حقیر سمجھنے
مین جنہون نے ایسی دلیل نکالی ہماری عقلمندی ثابت نہین ہوتی +

۹۹ ہم اکثر سنتے ہین کہ عیسائی پادری دین محمدی مین تعصب کی برائی بیان کرتے

ہین مگر یہہ عجیب یقین اور کینہ ہی یہہ تو بتائین کہ کسنی مرسکوز کو ہسپانیہ سی اسلئی نکالدیا
تہا کہ وہ عیسائی نہین ہوئی تہی اور کسنی میکسیکو اور پیرو کے لکہوکہا آدمیونکو بوجہ
عیسائی نہونیکے قتل کیا تہا اور بطور غلامون کے ڈنڈا لا تہا حالانکہ مسلمانون نے
ملک یونان مین اسکے برعکس ظاہر کیا یعنی بہت سی صدیون تک عیسائیون کو اجازت
تھی کہ معہ اپنی مال و اسباب مذہب اور پادریون اور اعلی پادریون اور گرجون کے
سلامت رہین — یونانیون اور ترکیون کے مابین حال کی لڑائی مذہب کیوجہ سے
نہتی جسطرح کہ ڈمرارہ کے حبشیون اور انگریزون مین اس سی پہلے ہو چکی تہی لیکن
چونکہ یونانی اور حبشی اپنی فتحیابون کی اطاعت سی منحرف ہوا چاہتی تھی اسلئی اگر انکی
دونو طرفشانی نے انکے ساتھہ کوئی ایسا معاملہ کیا تو بیجا کیا — جہان کہین خلیفون
نے فتح کی تو اگر باشندی مسلمان ہوگئی تو فوراً انکو رتبہ ہمسر کا اپنی فتحیابون کے
ساتھہ ہوگیا — ملک حجاز کے ذکر مین ایک ہین عالم منکر کا قول ہی کہ اُنہون نے
کسی پر ظلم نہین کیا ستب دی اور عیسائی اُنمین خوش و خرم رہتی رہتی +

۱۰۰ اگرچہ ہمنے سُنا ہی کہ مرسکوز بوجہ عیسائی نہونیکی جلا وطن کردی گئی تھی مگر
مجکو شبہہ ہی کہ ایک دوسرا سبب بھی تھا یعنی وہ لوگ اپنی دلیلون سی عیسائیون
پر ایسی غالب آگئی تھی کہ جاہل راہبونے خیال کیا کہ اُنکی دلیلون کا جواب بجز عدالت
مذہبی یا تلوار کے اور کچہہ نہین ہو سکتا اور مجکو شک نہین کہ اُن بیچارونے جہانتک
اداسی بن سکا اُنکا جواب دیا — اُن ملکونمین جو خلیفون نے فتح کئی جن باشندونے
صلح چاہی خواہ یونانی ہون یا فارسی یا صابئین یا ہندو تہہ تیغ نہین کئی گئی جیسا کہ
عیسائیون کا بیان ہی مگر فتح کے آخر پر اونکو مال و اسباب در مذہب بخطر قبضہ ہین

چھوڑ دیا گیا جسکے واسطی وہ ایسا خفیف جزیہ دیتے تھی جو کسی پر جبر معلوم نہوتا تھا
کل خلیفون کی تاریخ مین کوئی امر نصف رسوائی کا بھی نہوا نسبت اس عدالت
مذہبی کے - ایک بھی مثال ایسی نہوئی جسمین کوئی شخص اپنی رائی دینی کیوجہ سے
جلا دیا گیا ہوا ورنہ مجکو یقین ہے کہ زمانہ صلح مین صرف اسوجہ سی مار ڈالا گیا ہو
کہ دین اسلام قبول نکیا اسمین شک نہین کہ خلفا کے بعد کے مسلمان فتحیاب بڑی
بڑی بیرحمیون کے مرتکب ہوئی جنکا الزام عیسائی مورخون نے اُنکے مذہب پر زور
وشور سی لگایا ہی مگر یہہ انصاف کی بات نہین واقعی تعصب مذہب جنگ کی برائیان
بڑھ گئین مگر اسمین مسلمان فتحیاب کچھہ عیسائیون سی بدتر نہین - تلوار کے میان مین
ہوتے ہی مصیبت کی انتہا ہو جاتی تہی قرآن مین ہی وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ
كُلُّهُمْ جَمِيعًا أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا
بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ +

۱۰۱ پھر فرمایا لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ +

۱۰۲ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَ
اقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ - فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

۱۰۳ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ کیا یہہ ایسا مذہب ہے جو تعصب
کا موکہ ہو موسی اور کینی نائٹ اور شموئیل اور اگاگ اور جیسو نائٹ کے بیان
پڑھو اور دونوں مین نسبت کرو +

۱۰۴ بیدردی در حالت ناظرین سی (اگر کوئی ایسا ہو) میری التجا ہی کہ عیسائی
فرقون کے جہادون پر غور کرین جو اٹھارہ سو برس سی برابر موقوف نہین ہوئی اور

اون جھگڑون کی نسبت جو ... جو ... اسے ... تو مسلمانون
مین دو بڑے فرقے ہین ... اونکو جھگڑے ... کبہی حقیقی جنگ بعد آنک
نہین پہونچے اور ... الطبیعی ... جا ... سمجہین ... اس
مین منکر نہین کہ دشمنی اور تعصب کی حرارت مسلمانونمین موجود ہی مگر اسکا الزام
محمد پر اوسیقدر ہوسکتا ہی جسقدر عیسیٰ پر اُس عداوت کیوجہ سے عائد ہوسکتا ہے جو
آئرش برنک دالون کو پے لیسٹ کے ساتہہ تہی +

۱۰۵ یہہ خیال کرنا ایک بہت بڑی غلطی ہی کہ دین محمدی صرف بزور شمشیر پھیلا
اکثرون کی رای ہی کہ سیل صاحب اسباب مین بخوبی واقفیت رکہتے تھے اور یہہ نہین
خیال کیا جاسکتا کہ اونکو مسلمانونکی کچہہ حمایت بیجا ہو کیونکہ وہ شخص پکا عیسائی تثلیث
کا معتقد تہا اور کیا اُسکا قول ہی مین اُن وجوہات کو اسمقام پر نہین دریافت کیا
جنسے دین محمدی کو دنیا مین قبولیت نے مثل حاصل ہوئی ہے (کیونکہ وہ لوگ نہایت
دہوکہا کہاتے ہین جو خیال کرتے ہین کہ وہ صرف بزور شمشیر پھیلا ہے) ایکس ذریعہ
سے دین مذکور کو اُن قومون نے قبول کیا جنپر مسلمانون نے کبہی فوجکشی نکی تھی
اور نیز اُن لوگون نے کیون قبول کیا جنھون نے اہل عرب کو اُنکی فتوحات سے محروم
کردیا اور اُنکی سلطنت بلکہ اُنکے خلیفونکا خاتمہ کردیا باینہمہ یہہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی
بات اُس سے بڑہکر تھی جو ایکمذہب مین عموماً خیال کیجاتی ہی اور جس سے کہ ایسی عجیب
ترقی ہوئی پہر وہ یہہ کہتا ہی کہ عیاری کے ثابت کرنیکے لئے ضرور ہی کہ قرآن کا ترجمہ
صحیح صحیح ہو لفظ عیاری سے ثابت ہوتا ہی کہ یہہ شہادت دین محمدی کی مفید اُس شخص کی
ہی جسکو شہادت دینی منظور نہین +

١٠٦ گبن صاحب کا یہہ قول ہی افریقیہ اور ایشیا کے لکھوکہا نہ مسلم جنہون نے عرب
کے مسلمانون کی تعداد بڑہا دی ایک خدا اور اوسکے رسول پر ایمان لانے مین فریفتہ ہو گئی تعجب
یہہ نہین کہ اونپر کچھہ دباؤ تہا کلمہ کے پڑہنے یا ختنہ ہو جانے سے رعیت یا غلام قیدی یا مجرم ایک
ایک لمحہ مین اپنی فتحیاب مسلم کا ہمسر اور آزاد ساتھی ہوگیا ہر ایک گناہ دور ہوا اور ہر عہد
سابق ٹوٹ گیا۔ نکاح نکرنیکا عہد قدرتی عنایت سے جاتا رہا قوای شہوانی جو سوموئین پڑی
سوتی تہین حجازیون کے ڈہول سے چونک پڑین اور معاملات دنیا مین نئے مجمع کا ہر شخص اپنی
لیاقت اور حوصلہ کے موافق اصل سرشت پر پہونچگیا ٭

١٠٧ حجازیون پر ترکیون کا پہلا حملہ آٹھوین صدی کے اخیر پر ہوا وہ لوگ ملک شمال
سے جو مابین بحیرہ خزر اور بحیرہ اسود کے واقع ہی آئی اور یہہ لوگ اوسوقت دین محمدی کو بُرا سمجھتے
تھے مگر اونہون نے تہوڑے ہی عرصہ کے بعد ان مغلوب حجازیونکا مذہب اختیار کر لیا ٭

١٠٨ اُن فتحیابون کو اس تبدیل مذہب سے وہ الزام جو چند بار مذکور ہوا کہ دین
اسلام کی کامیابی بزور شمشیر ہوئی ہی نہایت عجیب غریب طرح پر باطل ہوتا ہی کیونکہ یہان
سے خوب ثابت ہوتا ہی کہ دین اسلام مین صرف وہی لوگ نہین داخل ہوئی جو اوسکے زیر تیغ ہوئی
بلکہ وہ لوگ بھی داخل ہوئی جنہون نے مسلمانونکو فتح کیا ٭

١٠٩ حال کے مسلمانونکو جو تعصب زیادہ ہی تو بہت کچھہ اُن حملون کیوجہ سے
ہوسکتا ہی جو اونپر عیسائی فرقون نائٹ ہوڈ اور کروسیڈرز نے کئی تہی اور مسلمانون کے
تعصب کیوجہ سے پختہ عیسائی حملہ آور اپنی نوبت مین اور بھی متعصب ہو گئی چنانچہ مسلمانون
کو پختہ عیسائیون کی بہشت مین جگہہ ملنی سے انکار نہین مگر عیسائی کل مسلمانونکو بدون
استثنا کے اور بیدریغ جہنمی کہتے ہین اور یہہ مسئلہ تو مرقس کا ہی اور نہ عیسی کا بلکہ کچھہ وہ

مسئلہ ہی جو ہماری سپاہیون اور جہاز رانون کو سکھلایا جاتا ہی جنکے ہاتھون مین ہماری ناقص ترجمی دی دئے جاتے ہین اور جو اُس سادہ زبان انگریزی کو جو اونمین ہوتی ہے یقین کر لیتے ہین اور نیز یہی مسئلہ رومی اور پروٹسٹنٹ پادریون کے دس حصونمین نو حصون کا ہے +

۱۱۰ مین بخوبی جانتا ہون کہ عیسائی لوگ مسلمانون پر اور اونکے مذہب اور ہر ایک شی پر شاہانہ حقارت سی نظر ڈالنے پر مائل ہین مگر وہ تحقیق کرین تو معلوم ہوجائے کہ اہل اسلام اپنی مذہب کے تقرر کے تھوڑی ہی عرصہ بعد کل روی زمین پر سب سی زیادہ فیاض اور باعلم قوم ہوگئی اور یہہ کہ علوم مفیدہ متقدمین کی نسبت بھی اُنکے ذریعہ سی ہمکو زیادہ پونہچی ہین اور اونکے مذہب مین فیاضی اور اخلاق کامل کے مسائل کثرت سی ہین اور اونکے مذہب کو جاہل متعصبون کے جرمون سی الزام لگانا جس سی کہ وہ اس زمانہ مین رسوا ہی ویسا ہی بیجا ہی جیسا کہ دین عیسوی کو بعض اوسکے پادریہا ور محققون کے جرمون سے ہے +

۱۱۱ فرنگی اپنی حال کی فوقیت پر جو اونکو علوم اور فنون اور فوج مین مسلمانون پر حاصل ہی بڑی نازان ہین اور اگر کوئی شخص اُنکی گفتگو سُنی تو یہہ گمان کری کہ زمانہ سابق مین کوئی قوم اس عمدہ اور مفید تحصیل مین کبھی فائق نہین ہوئی لیکن اسمین سامع کو بہت دہوکا ہوگا کیونکہ شاید بجز بعض فروع اُس حکمت کی جو تجربہ سی متعلق ہی اور سوای کارخانون کے کوئی ایسی فن اور علم کی شاخ نہتی جو خلیفون کی رعایا مین اُس کمال کو نہ پونہچی ہو جو اوسکو اب گریٹ برلٹین مین حاصل ہے +

۱۱۲ رچرڈسن صاحب جنکی شہادت پر اسبابمین کسیکو شک نہوگا یہہ کہتی ہین

"آٹھوین اور نوین اور اوسکی بعد کی صدیون مین جب فرنگستان مین جہالت اور بےعلمی چہا رہی تھی اور شاہزادی اور بڑی بڑی تعلقہ دار نوشت و خواند سی عاری تھے تو اہل عرب علم اور ذہانت مین ہمسر اُن رومیون کے تھے جو اغوسطس بادشاہ کے عہد مین تھے بلکہ بوجہ وسعت سلطنت کے وہ رومیونکی نسبت شان و شوکت اور عمدہ رونق اور راحت زندگی مین اُن سی بڑہکر تھے۔ خلیفہ مہدی اور رشید اور مامون الرشید نامی خاندان بنی عباس کے اور بادشاہ عالم اور ذہین اور خلیق تھے اور چونکہ علم اور ذہن بادشاہی عنایت حاصل کرنیکے وسائل یقینی تھی اسیوجہ سی سب لوگ انکو حاصل کرتی تھے شاہزادی اور سپہ سالار اور وزیر لیاقت علمی کے صرف بڑی حامی ھی نتھی بلکہ خود نامی منشیون مین بڑا رتبہ رکھتی تھے" اسپر ہارس صاحب لکھتے ہین کہ "علم کی ترقی کا شوق جس سی کہ عرب کے شاہزادونکو ترغیب ہوئی اوسی جوش و خروش کے ساتھہ اُنکی فتحیاب اور جانشین تاتاری بادشاہونکے دلونمین رہا تھا" +

۱۱۳ بہت سی عیسائیونکو یہہ جانی سی تعجب ہوگا کہ قرآن کو غالبا اُتنے ھی منصفون نے بھلا یا برا کہا ہی جتنون نے انجیل کو اور یہہ امر ہزارہا مفسرانکے نام حال سی ثابت ہوتا ہی جو تیس ہزار سی زیادہ خیال کئی گئی ہین +

۱۱۴ سر ولیم جونس نے اپنی دوسری رسالہ مین جو ایشیا کے علم ادب کے بیان مین ھی یہہ لکھتے ہین کہ "محمدیون کو اونکی شارع کا یہہ حکم صاف تھا کہ علم کو دنیا کی دور دراز حصونمین بھی تلاش کرو" میری دانست مین محمد نے اسکو انجیل سی نقل نہین کیا اور نہ روم کے قانونون سی جنکے بموجب مخالفونکے علم کا سیکھنا ممنوع ہی +

۱۱۵ محمد کے پیرو اسبات کے یقین کرنے سی کہ آپ نے علم کی ممانعت کی ہی

یا خود اپنی خواہش سی تحصیل علم کرنے سی اسقدر دور ہین کہ ایک روایت آپ سے متواتر
منقول چلی آتی ہے کہ (خدا [illegible]) ایسی اچھی ہی جیسی شہیدون کا خون اور وہ
مسلمانون کے لڑکونکو بطور تعلیم دیکہاتی ہی جیسی انگریزی خوشنویس یہہ جملہ لکہتے ہین

اندسٹری از پریزڈ یعنی محنت امر محمود ہی[1] +

١١٦ عیسائیون نے محمد کے کل پیروون پر بڑا شور و غل کیا ہی کہ انہون نے اسکندریہ کے کتب خانہ
کو غارت کر دیا حالانکہ یہہ کام ایک حبشی شخص کا تہا اگر واقع مین اوسی کتب خانہ پہونکدیا
ہو کیونکہ اس کام سے خود اوسکے مذہب اور اوسکے ہموطن اہل عرب پر داغ لگتا ہی
لیکن عیسائی اس معاملہ کو خوب چہپاتے ہین کہ ٹالمیز کے مشہور کتب خانہ کا ایک حصہ
قیصر کی لڑائیون مین جلا دیا گیا اور باقی ماندہ یا دوسرا حصہ عیسائی سعد سی سوس کے حکم
سے اوس زمانہ مین جلا دیا گیا جبکہ اوسنے کل اپنی مملکت مین مخالفون کے عبادت خانے
خدا کی عظمت کے لئے جلا دئے اور تباہ کر دئے +

١١٧ اسمین شک نہین کہ عیسائیون اور محمدیون کے یہہ دینی اور شرعی کام یورپ کو
تاریکی پیدا کرنے مین بڑی ذریعی ہوئی مگر علاوہ انکے دو باتین اور باعث تہی جو ان
سی زیادہ موثر ہوئی عمر کے افعال صرف ایک ہی شہر مین عرصۂ قلیل مین ہوئی مگر روم
کے عیسائی بادشاہون کے متواتر احکام مخالفون اور حکما کی کتابون کی غارتگری کی
نسبت اور کونسل اور روم کے پوپون کے قوانین اور گرجاؤن کے متولیون کی تہدید
جنکی بموجب مخالفونکی کتابون کا مطالعہ عیب تہا میری دانست مین بلاشبہہ زیادہ موثر
ہوئی کہ تمام دنیا مین منتشر ہو گئی۔ اگر پادریون اور راہبون کے ہزارون برس کے
اس دستور عام کو اوسپر اضافہ کرو کہ وہ دستی تحریرونکو اپنی خانقاہون مین باین ارادہ

جمع کرتے تھے کہ اُن سبی بڑی مخالفونکی تصنیفات کو خارج کرکے اپنی حقیر اوراد و روایات
کو لکھیں تو قلت تحریر دستی کی اور کوئی وجہ تلاش کرنیکی ضرورت نہو گی کئی صدیون
تک بہت سی ملکونمین وصلی یا دفتی یا جھلی کے بنانیکا کارخانہ جاتا رہا تہا اور اسیلئے
اُسکی قیمت بہت گران ہو گئی تھی عیسائی لوگ اپنی خانقاہونمین تحریرات دستی کے
محفوظ رکہنے پر بڑے نازان ہین مگر وہ یہہ کبہی نہین کہتے کہ اُنہون نے کس اراد
سے اونکو محفوظ رکہا یہہ یقین کرنا کیسا خلاف ہی کہ جاہل اور متعصب راہبون نے
اپنے گرجا کے قوانین کے صریح خلاف مخالفون کے علم کا محفوظ رکہنا چاہا جس کے
پڑہنی کی اونکو ممانعت تھی - اِسمین شک نہین کہ علم کی سرسبزی پر بہت سی عالم اور یون
نے متقدمین کے علم کے محفوظ رکہنی مین جو اونکی خانقاہونمین ودیعت تہا کوشش
کی یہانتک محافظت علم کی موجب خوش قسمتی کا معلوم ہوتی ہی مگر یہہ امر دعی علم
اشخاص نے خلاف احکامات شاہان اور اُن قوانین کونسل کے کیا تہا جنکی موجودگی
مین ذرا سا بھی شک نہین حالانکہ عمر کا کتب خانہ کو جلا دینا جسکو گبن صاحب نے بڑی قوی
دلیلون سے ثابت کیا ہی نہایت مشکوک ہی مین اُنہین دلیلون پر جو گبن صاحب نے لکہی
ہین اپنی رای کی بنا کرکے کہہ سکتا ہون کہ مجکو اُس خبر پر یقین نہین اور صرف دین محمدی
پر داغ لگانیکے لئے ایک عیسائی بہتان ہے +

۱۱۸ اُسوقت مین جبکہ فرنگستان جہالت اور تاریکی مین مبتلا تہی جیسا کہ مین ابہی
بیان کرچکا ہون خلیفون کی سلطنت اسلامیہ شائستگی اور تہذیب مین خوب سرسبز تھی
فنون اور علم کو نہایت کمال حاصل تہا اور بہت صدیون تک ایسا ہی کچہہ رہا یہانتک کہ
اُس زمانہ کے بےعلم اور جاہل گروہ ترکیون نے اُسکو تہ و بالا کردیا جو کہ کسی باتمین مہذب

اور با علم اہل عرب کے مثل تھے انہین ترکیون نے یونانیون اور خلیفون دونو کے قدیمی یادگارون
کو غارت کردیا اور دنیا کے عمدہ عمدہ حصونکو ویرانہ بنا دیا اس بنا پر یہہ خیال کرنا ضرور
نہین ہی کہ تاریکی اور جہالت دین اسلام کی ضروری لوازم ہین بلکہ ترکیون کے لوازم ہین
خلیفون کی تاریخ سے ثابت ہوتا ہی کہ وہ لوازم دین محمدی کے نہین مگر گو ترکی خراب ہین
لیکن یونانی قوم کے بقیہ سی ثابت ہوتا ہی کہ وہ ان عیسائی وحوش کی نسبت جنہون نے کم
مرسکوز کی بیخکنی ہسپانیہ سی کردی زیادہ رحمدل ہین +

۱۱۹ یہہ ایک مشہور حال ہی کہ اکبر بادشاہ اورنگزیب کے پردادا نے سنہ ۱۵۹۵ع مین
پورتگال کے بادشاہ کے پاس ایک ایلچی باین درخواست بھیجا کہ ہمکو دین عیسوی کی تعلیم کے
لئی کچھہ پادری بھیجی جائین تاکہ قرار واقعی ہم تحقیقات کرکے پسند کرلین کہ کونسا دین صحیح ہی
چنانچہ تین پادری جلیل القدر بھیجی گئی جب وہ آگرہ مین پہنچے انکی بہت خاطرداری کی گئی
اور ایک گرجا اونکے لئی بصرف شاہی تعمیر کرایا گیا اور بہت سی حقوق انکو دئی گئی جنکو
جہانگیر خلف اکبر نے سنہ ۱۶۱۰ع مین جاری رکھا پادریان مذکور نے بادشاہ اور مسلمانون
کے استعمال کے لئی دو کتابین مشتہر کین جنکا جواب ایک فارسی رئیس احمد بن زین العابدین
نامی نے لکھا یہہ صاف ظاہر ہی کہ محمد کے پیرو نے اپنی تحریر سی ایسی فتح قطعی حاصل کی جیسی
کہ اہل اسلام نے پیشتر بزور بازو کی تھی - پریڈوکس اپنی غصہ کو نہین چھپا سکتا +

۱۲۰ اسکا قول ہی کہ ان پادریونکی تصنیف شومی طالع سی اس عالم فارسی کے ہاتھہ
پڑی جسنی انکی دہجیان اڑا دین - ہم پوچھتے ہین کہ شومی طالع کیون تہی - پادریون نے
یہہ دہجیان اڑانی پسند نکی اور روم کے پوپ اور مذہب کیتھولک کے احکام کے بموجب
ایک عالم زاہد نے اسکا جواب بنا اپنے ذمہ لیا مگر یہہ جواب قابل اطمینان نہوا پھر ایک اور

فاضل پسند کیا گیا جسکی تصنیف کو عربی مین ترجمہ کرکے ایشیا کو بھیجا اِس سے بھی بموجب
قول پریڈوکس کے کسیطرح کاربراری نہوئی افسوس کہ اُنہون نے اوسکو نارلوچ کو نہ بھیجا
مجکو تعجب ہی کہ شاید خود عالم پادری ڈین بنسبت پوپ ورکالج اور عیسائیون کے بہتر جواب لکھتے ✝
۱۲۱ یہہ کل قصہ نہایت عجیب ہی عیسائیون مین اس مغل کی فیاضی کی سی نظیر کہان پائی
جاتی ہے اِس نظیر سے اور بہت سی دوسری نظیرون سے مسلمانون نے ثابت کیا ہی کہ وہ
اپنی مذہب کا امتحان مناسب طور پر ہونے سے خائف نہین اور یہہ نہین معلوم ہوتا کہ اہل اسلام
اول اپنی مخالفون کو یہہ کہکر روکدیتے ہون کہ ہم تمہارے مذہب کے منکر ہین کیونکہ مذہب کا منکر
ہونا اوسکو برا کہنا ہی اور انکار کے بعد کوئی بحث آزادانہ اور مناسب طور پر نہین ہوسکتی ✝
۱۲۲ عیسائی پادریون کی کوششین گو نہایت وسعت کی ساتھہ ہوئین مگر معلوم نہین
ہوتا کہ اُن سے بڑی کامیابی ہوئی ہو مجکو کسیقدر شک ہی کہ اپنی یا نہ تہذیب مین بھی جو
ابھی نام سے مشہور ہی اگر سلطان روم اپنی کسی دولتمند مفتی کو ایک مسجد کی تعمیر اور قران
کے مسائل کا وعظ کہنے کیلیئے شہر لندن مین بھیجتا جیسا کہ ہمارے پادریون نے ایکصاحب
سے ڈرمین کو اپنی خاص مسائل کی تعلیم کے لئے جنیوہ کو بھیجا تھا تو نہ معلوم اُس مفتی
کے ساتھہ کیا معاملہ ہوتا مجکو بدلائل قوی اس خوف کا گمان ہی کہ اِس مرسے پادریون
کی بدولت وہ آتشبازی ازسرنو ہوتی جو سنہ ۱۷۸۰ع مین ہوئی تھی یاد ہو جو اوسکی بعد مقام
برمنگہام مین ہوئی اور یہہ کہ ہمارے وزرا اُس مفتی کا جواب بذریعہ کسی میر بحر کی دلواتے
جنکی رای یہہ ہوتی کہ قسطنطنیہ پر توپ لگانی چاہیئے ✝
۱۲۳ عیسائی اسکو یاد رکہین تو اچھا ہو کہ محمد کے مسائل نے وہ درجہ نثار
دینی کا آپکے پیرو ونمین پیدا کیا جس کو عیسی کے ابتدائی پیرو ونمین تلاش کرنا بیفائدہ ہے

[illegible] جلد اول صفحہ ۲۹ [illegible]

اور آپکا مذہب اُس تیزی کے ساتھ پھیلا جسکی نظیر دین عیسوی مین نہین چنانچہ
نصف صدی سے کم مین اسلام بہت سی عالیشان اور سرسبز سلطنتون پر غالب آ گیا۔
جب عیسیٰ کو سولی پر لیگئے تو اُنکے پیرو بھاگ گئے اُنکا نشہ دینی جاتا رہا اور اپنے مقتدا کو
موت کے پنجہ مین گرفتار چھوڑکر چلدیے اگر بالفرض آپکی حفاظت کرنیکی اُنکو موافقت تھی تو
آپکی تشفی کے لئے تو موجود رہتے اور صبر سے آپکے اور اپنے ایذا رسانونکو دیکھا کرتے۔
برعکس اسکے محمد کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد آئے اور آپکے بچاؤ مین اپنی جانین خطرہ مین
ڈالکر کُل دشمنوں پر آپکو غالب کیا +

۱۲۴ یہہ قابل بیان کے ہی کہ دین محمدی نے مذہب کی تاریکی کے زمانہ مین ترقی
نہین پائی بلکہ اُسوقت ترقی پائی کہ دین عیسوی چھہ سو برس سے مخالفون کے دل کا تجلی کرتا
تھا اسکا جواب یہہ دیتے ہین کہ اسوقت دین عیسوی بہت خراب ہوگیا تھا اسلئے دنیا کو اُسکے
بعد منور نہین کرسکتا تھا مگر یہہ تعجب کی بات ہی کہ اوسنے اُس مقصد کے حصول مین خطا کی
جسکے لئے مذہب مذکور پیدا کیا گیا تھا خیر یہہ وہی دلیل ہی جسکو محمد نے خود قائم کیا ہی اور
بلاشبہہ آپکے پیرو بہت مانتے ہین یعنی آپکا قول ہی کہ عیسیٰ کے پیروون کی برائیون اور
مذہب کی خرابیون کی ترمیم کے لئے دوسرے پیغمبر یا رسول خدا کا ہونا ضرور ہوا آمین انکار
نہین ہوسکتا کہ یہہ دلیل عیسائیونکی طمع اور نمایش کی ہے +

۱۲۵ ساتوین صدی مین عیسائی مصنف بکثرت تھے یہہ نہایت عجیب بات معلوم
ہوتی ہی کہ اُنمین کسی نے یہہ جرأت نکی کہ آپکی یا آپکے خلفاء اولین کی حیات مین عرب
کے پیمبر کے مسائل کے رد کرنے پر قلم اٹھائے اور مجھکو یقین ہی کہ ساتوین صدی کی کوئی
کتاب مسائل دین محمدی کے رد مین نہین +

۱۲۶ آکسفورڈ کے عالم اور پروفیسر کا قول ہو کہ جیسی کچھ ساتوین صدی مین مذہب کی خرابی اُس بیان سے پائی جاتی ہی جو اوسوقت مین سینٹ الیجی اس نام کے پادری نے ایک نیک عیسائی کے چال چلن مین کیا ہے اس سے زیادہ اور کسی بیان سے نہین پائی جاتی +

۱۲۷ عمدہ عیسائی وہ شخص ہی جو اکثر گرجا کو جاتا ہی اور جو نذر نیاز قربانگاہ پر چڑہتی ہین وہ چڑہاتا ہی اور جو اپنی پیداوار مین سے جبتک خدا کی نذر نکرے کچھ بھی نہین کہاتا اور جب مقدس ایام قریب ہوتے ہین تو کئی دن اُس سے پہلے پاک رہتا ہی یہانتک کہ اپنی بیبی سے علحدہ رہتا ہی اس غرض سے کہ خدا کی قربانگاہ مین نہایت پاک وقت جاسکے جو آخر کار خدا کا ایک نشان اپنے ساتھہ رکہتا ہی اور مناجاتون کو یاد کر لیتا ہی جبکہ تمہارے ہاتھہ مین علاج ہی تو اپنی روحونکو عذاب سے بچاؤ گرجے مین نذر نیاز اور اپنی آمدنیونکا دسوان حصہ چڑہاؤ مقدس مقامونمین چراغ جلاؤ اور اکثر گرجے مین جایا کرو اور عاجزی سے ولیونکی پناہ لو قیامت کے دن اُس ازلی و ابدی حاکم کے سامنے بغیر فکر کے آؤگے اور یہہ کہوگے کہ اے خدا دے کیونکہ ہمنے بھی دیا ہے +

۱۲۸ بیشک ساتوین صدی اور نیز انیسوین صدی کے ایک نیک عیسائی پادریون کے بتائے ہوئے کا کیا ہی عمدہ اور دلچسپ بیان ہی کیونکہ پادریونکے مذاہب انیسوین صدی مین بھی بدا تہا وہی ہین جو ساتوین مین تہے صرف یہہ فرق ہی کہ ساتوین مین بہ نسبت انیسوین کے روح بیمار عیسائی کے علاج کیلئے پادریون کی دوا زیادہ معتاد کی ساتھہ اکثر دیجاتی تھی رومی اور پروٹسٹنٹ گرجون کا اس زمانہ مین بہی یہی حال ہی پوپ کے پیرو کا معدہ بوجہ خاص تعلیم کے پروٹسٹنٹ کے معدہ سے زیادہ سخت ہی اور اِس لیے وہ زور آور دوا کا استعمال کرتا ہی اور غالبا اوسکو اسکی حاجت بھی ہی پادری ڈاکٹر کا

فن یہہ ہے کہ اپنے مریض کی طاقت کا صحیح تخمینہ لیوے اور جتنے انقدر دوا کو ایسی ترکیب دے
کہ مریض کے حال کے مناسب ہو لیکن رومی بہ نسبت پروٹسٹنٹ کے زیادہ تیز دوا استعمال
کرتے ہین اور نیز یہہ بھی فرق ہے کہ رومی جو دوا کہاتے ہین وہ منغیر الماد ہ ہے اور
پروٹسٹنٹ جس دوا کا استعمال کرتے ہین وہ ایسی نہین آنکا مذہب ہے اور دونو انکا امر
مفصلہ ذیل کو مانتے ہین جو پادری ہونیکے اعتبار سے بشپ بیان کرتا ہے روح القدس
کو خدا کے اگر جا مین جو ہمکو ہمارے ذریعہ سے حوالہ کیجاتی ہے بطور پادری کے مانو جنکے
گناہ تو معاف کرتا ہے وہ معاف کردئے جاتے ہین اور جنکے گناہ تو قائم رکہتا
ہے قائم رکھے جاتے ہین" +

۱۲۹ لیکن رومی گرجے کی خوبی مین یہہ بیان کرنا واجب ہے کہ مسئلہ بالا کے ساتھ
وہ شرط لگاتے ہین پروٹسٹنٹ کے لئے یہہ عذر کارآمد نہین کہ اپنی رسمون کے ایک اور
حصہ مین وہ اوسکو شرطیہ کہتے ہین مگر اسجگہہ بلا شرط ہے +

۱۳۰ یہہ خیال کرنا بہت مشکل ہے کہ محمد کے گناہ یا اعمال بد اتنے بڑے ہون کہ
جنکی معافی نہوسکے جبکہ اُس فکر پر لحاظ کیا جاے جو کہ آپ نے پادریون اور راہبون کے
برطرف کرنے مین ظاہر کی تہے بیان کہ آپکو اپنے مذہب مین راہبون کا رکہنا منظور نہین
تعریف سے افزون ہے اور کرایہ کی امامت کے نہونے سے آپکا مذہب بہت سی پشتون تک
نتائج عملی مین سب مذاہب سے فوق لیگیا تہذیب اور علم ادب کا زیادہ فروغ پاتا جو خلیفون
کی عالیشان بادشاہت مین ہوا غالباً اسیوجہ سے تہا اسلئے کہ جو سلطنتین عیسائی پادریون
اور راہبون کے زیر حکم زمانہ وسط مین ہی ہین اُنسے خلفا کی سلطنتون کا اسقدر مختلف ہونا
آخر کسیوجہ سے ضرور ہوگا اور وجہ مذکورہ بالا سے زیادہ غالب کوئی دوسری وجہ نہین معلوم

ہوتی کیونکہ یقیناً فرنگستان کی جہالت اور تاریکی پادریون کیوجہ سے ہوئی جسکا ثبوت کثرت سی پوپ اور کونسل کے بیشمار احکامات سی ہی جو برخلاف علم کے تھی اور اخیر کو ترینٹ کی مشہور کونسل کی کوشش اسمعاملہ مین ختم ہوئی اسکی جواب مین شاید عالم راہبون اور پادریون کے چند نظیرین بیان کیجاٰئینگی مگر اون سی گرجا کے انتظام عام کے مقابلہ مین بہت سی صدیون تک کچھ فائدہ نہوا اور جیسا کہ چند جدا جدا نظیرون سی عام انتظام اور دستور کے خلاف کوئی بات ثابت کرنے سی تھوڑا فائدہ ہوتا ہی ایسا ہی بہت سی برٹین اور ایرلنڈ کے پادریون کے حال کی نظیر سے فائدہ کم ہی جو یہہ ثابت کرتے ہین کہ کرایہ کی امامت سی سب زمانون مین سب سی پرلی حد چین سی لیکر جان گراتس کے مکان تک اسکاٹ لنڈ مین انسان کے لئی نہایت خرابی نہین ہوئی یعنی ایسی خرابی نہین ہوئی جو انھون نے برداشت نکی ہو ✦

۱۳۱ بعض حکیمون نے مذہبون پر یہہ الزام لگایا ہی کہ اُنکی وجہ سی بنی آدم کی ذلت ہی اور درحقیقت جب اُس نوبت پر لحاظ کیا جاٰی جسکو بہت سی ملکون کے زاہد اور پختہ دیندار لوگ پہنچے ہین جیسی اہل ہند اور ہسپانیہ اور پرتگال وغیرہ تو یہہ الزام اول وہلہ مین محکم معلوم ہوتا ہی مگر یہہ نتیجہ مذہب کا نہین بلکہ اوسکی ابتریون کا ہی اور سب سی بھاری حصہ الزام کا جو مین پادریون پر لگاتا ہون یہہ ہی کہ ان ابتریون کے انسداد مین یا وقتاً فوقتاً اُنکی ترمیم مین کوشش کرنیکی جگہہ وہ اُنکے بڑہانے مین کوشش کرتے رہی یہانتک کہ آخرکار وہ ابتریان ایسی ہوگئین جنکا تحمل نہو سکے ✦

۱۳۲ ایک نہایت معزز اور موحد پادری نے جو مصنف کا دوست ہی کہا ہی کہ وہ پادریون کی نسبت سپاہیون سی زیادہ خرابیان ہوئی ہین مین کہتا ہون کہ نہین سپاہی تو

ذلکے طبیعتون کے نتیجے ہین اور پادری اوسکے باعث۔ ناظرین سے میرا التماس یہہ ہے کہ
پورتگال اور ہسپانیہ اور آخرکار آئرلنڈ کا حال دیکھین اور کانپین +

۱۳۳ یہہ بیانات غالباً مصنف پر شور الحاد پیدا کرینگے مگر مجکو نہ شور سے خوف نہ شور کرنیوالون سے مسیح نے نظیر کا مذہب بہیم نصران بستی کے غربا کا اور ایک مخصوص حال مین تھا اور وہ مذہب متعلق بدل تہا جسکو عقیدون اور مذبحون اور قربانیون کی حاجت نتھی اور اگر اوسکے بانی کو کوئی بات بری معلوم ہوتی تھی تو وہ کاتبون اور فارسیون اور پادریون کی ریاکاری اور عیاری تھی پادری اور اعلے پادری مسیح کے نتھنون تلے کی بدبو ہو گئی تھی اب محمدؐ نے اونکی دور کرنے سے اپنے آپکو ایسا عمدہ انجیل کا معتقد عیسائی بنایا کہ ہمنے اسوقت سے آجتک کوئی نہین دیکھا +

۱۳۴ ویسٹ منسٹر ریویو کے لکھنے والے نے بجا کہا ہی کہ جو شخص طہارت بجالاوے اور روزے رکھے اور چھوٹے بڑے عشر دیوے سرکار زکہی گئین کیا کچھ اخلاص اور دیانت نہوگی +

۱۳۵ اُس شخص کا بیان مذہب خالص کا خود عیسی کا مذہب ہی چنانچہ قرآن مین اسکا قول ہے +

۳۶ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ـــ وَآتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَآتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۞

۳۷ إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ

۱۳۸ مسیل صاحب نے ایک ماجرا کا حال لکہا ہی جو محمد کی رسالت کی بارہوین سال مین ہوا تہا اور جس سی کہ آپکی بڑی عزت اور عظمت معلوم ہوتی ہی اور جو کہ کسیقدر آپکے مسائل کا بیان ہی اُس سال مین جسکو اہل اسلام سال مقبول بولتی ہین شرب یعنی مدینہ کے بارہ آدمی جنہین سی دس خزرج کے اور دو اوس کے تہی مکہ کو آئی اور العقبہ کی پہاڑی پر جو شہر کے شمال کو واقع ہی محمد کے ساتہہ وفادار رہنی کی بیعت کی اِس بیعت کو بیعۃ النساء کہتے ہین اِس جہت سی کہ اُسوقت عورتین موجود تہین بلکہ اِس سبب سے کہ اسکی رو سی اُن پر فرض نتہا کہ محمد کی حفاظت یا اپنی مذہب کی حفاظت مین ہتہیار پکڑین یہہ ہی عہد تہا کہ بعدہٗ عورتون سی بہی لیا گیا جسکا نقشہ اِن الفاظ سی قرآن مین موجود ہی یُبَایِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ

۱۳۹ اِس عہد سی ناظرین کو خواہ مخواہ وہ عہد یاد آیگا جو اول کے عیسائیون نے کیا تہا اور جسکا بیان پلائنی نے اپنی چٹہی مین بنام بادشاہ ٹریجن کے کیا ہی اور جو ہمیشہ اُنکا باعث وقار خیال کیا گیا ہی +

۱۴۰ مین خیال کرتا ہون کہ میولین اعظم کی رای محمد کی نسبت دلچسپ ہے اور یہہ مین جو مین اوسکے بیان سی درگذر نہین کر سکتا کیونکہ وہ کسیقدر میری خیالات کی بہی مطابق ہی اور نیز اوس دیکہنے سی پیشتر جو کچہہ مین لکہہ چکا تہا اُس تحریر کے بہی مطابق ہی قرآن کی اُس تاریخ کا حوالہ مین نہین جانتا جسکا حال کہ نپولین کے ذکر سی مقبول اور بہت معروف معلوم ہوتا ہی بادشاہ موصوف نے تاریخ کی صداقت پر لحاظ کرکے اُن کل باتون پر اپنی بے اعتباری ظاہر کی جو محمد کی نسبت کہی گئی ہین اوسنی کہا ہی کہ آپنے وہ شکیا کیا ہی ہونگے جیسے کہ کسی

حاشیہ: ۴ حضرت محمد صلعم کی عظمت ... [illegible]

۵ ... [illegible]

فرقہ کے سردار ہوتے ہین قرآن مین جو آپکے ۳۰ برس بعد لکہا گیا ہی شاید اغلاط مندرجہ
ہوگئی ہونگی اور محمد کی سلطنت اور مسائل اور رسالت قائم اور مکمل ہونے سے لوگ بھی آپکے
بموجب کہنے لگے ہونگے تاہم یہہ امر تشریح طلب ہتا ہی کہ وہ امر اہم جو یقینا واقع ہوا یعنی
دنیا کا فتح ہونا کسطرح سے پچاس یا ساٹھہ برس کے عرصہ قلیل مین انجام کو پونہچا ہوگا اب
ہم پوچھتے ہین کہ یہہ فتح کن لوگون نے کی تو یہی کہین گے کہ بیابان کی قومون نے جنکا
حال ہمنے سُنا ہی کہ تعداد مین کم اور جاہل اور جنگ سے ناواقف اور ناشایستہ اور قوانین
سے بے بہرہ تھی تاہم اُنہون نے تربیت یافتہ لوگونکا مقابلہ کیا جنکے وسائل آئین
بکثرت تھی حرارت دینی سے یہہ کرامات نہوئی ہوگی کیونکہ حرارت دینی کو اپنی سلطنت قائم
کرنے کے لئے وقت درکار ہی اور محمد صلعم کا زمانہ صرف ۳۰ برس رہا انتہی +

۱۴۱ لیکن حرارت دینی ہی سے ایسا ہوا اور بجز حرارت کے اسکی کوئی اور وجہ نہین ہوسکتی
اور نہ وجہ یہہ کہ بغیر حرارت دینی کے وہ وقوع مین نہین آسکتا تہا +

۱۴۲ عیسائی اپنے مذہب کی راستی سے اور اوسکو اُس حال سے جسمین مذہب مذکور تہا
اور اُن کیفیات سے جنمین کہ دنیا ساتوین صدی کے آغاز مین بھی بوجہ اپنی تعصب کے اندھے
ہوکر دین اسلام اور سلطنت اسلامیہ کی جلد ترقی سے متعجب ہین ابتری اور تذبذب کی وہ عجیب حالت
جسمین کہ دین عیسوی اُسوقت مبتلا تہا بعید از قیاس تہی علاوہ مشرق مین جہان کہ تسلط روز افزون
رومی پاشنت کا ہنوز اسقدر موثر نہوا تہا کہ بیشمار فرقونکو معہ اُنکی بیتعداد ناپاک اور الہامی نوشتون مثل
اناجیل اور وحی اور قوانین اور صحیفون وغیرہ کے جدا ایک کردے دو فرقون کے اندر بجز کینہ باہمی کے
اور تکلیف دہی یکدیگر کے جب کبہی ممکن ہوا اور کسی چیز مین اتفاق نہوا +

۱۴۳ جب دین عیسوی کی اس عجیب اور ابتر حالت پر خیال کیا جاے تو یہہ تعجب نہین

معلوم ہوتا کہ ایکمذہب جس سے ابتری مروج کے دفع ہونیکی امید ہو سرسبز ہو جای
یہہ مذہب اپنی نہایت سادگی سے عقل اور حس مشترک کے اُن سادہ اور عمدہ اصول
پر معلوم ہوتا تہا جن سے کہ کل فریقونکا اُسکی حد مین آجانا غالب ہو اسوقت کے دین
عیسوی کی حالت کے ذکر مین اکسفورڈ کے عالم واعظ کا یہہ قول ہو اُس کمبخت زمانہ
مین عیسائیون کے بہت خفیف اور بیہودہ فرقے بیشمار جماعتون مین منقسم ہوکر سرگرمی
سے باہم نزاع اور کینہ سے ایکدوسرے کو ایذا رسانی کرنے لگے رای مین ناقص اور عمل مین
خوار ہوگئے اور باوجود یہہ لوگ بجز نام اور ظاہری اقرار مذہبی کے اور کچہہ نرکہتی تہی
عیسائی گرجاکی مسا کر کی کوئی علامت باقی نہ تہی نہایت خراب اصول اور بیہودہ
رائین عموماً جاری تہین علم کے مفید موقعون مین جہالت اور نیکی کی نہایت عمدہ
ترغیب کے عوض بدی پہیل گئی تہی اور راستی کے لئے ایک فرعوم جوش تہا جسمین جاہلانہ
اغلاط کی آمیزش تہی اور رائیون کے باب مین وہ نزاع قلبی تہا جسکو کوئی نہ فیصل
کرسکے اور ارتکاب جرمون مین ایک عام اور عجیب اتفاق پیدا ہوا تہا جس سے عذر کرنا
سبکے لئے فرض اور مفید تہا +

کلیسای عیسوی کی حالت دسوین اور گیارهوین صدی مین

۱۴۴ پہر وہ کتہا ہے ولیون کی مورتین جنہون نے کہ مذہب کے مشتہر کرنے مین
محنت کی تہی اور شہیدون کی ہڈیان جو اوسکے استحکام مین مرگئی اوسوقت پادریون کی
حکمت عملی اور وہمی لوگونکی جہالت سے مذہبی پرستش کے لئے مناسب شی قرار دیگئی تہین +

۱۴۵ پہر اُسکا قول ہے وہمی جوش کی سخت تندی نے ملائم سے ملائم طبیعت کے
خیالات کا چراغ گل کردیا قوانین کا دقاکی سیاستی سے پامال اور شکستہ ہوگیا اور شرقی
شہرون مین خون کا ابلہ آگیا +

۱۴۶ ڈاکٹر ویٹ کا بیان نہایت بجا ہی مگر اس سے زیادہ کوئی اور وحشت انگیز بات
ہو سکتی ہے یہ تعجب کی بات نہین ہی کہ ایک مذہب جس سی ایسی خرابیون کے دفعیہ کی امید ہو
سرسبز ہو جاتی"

۱۴۷ ڈاکٹر ویٹ نے ذیل کی عبارت مین اُن چند وجوہات کا بیان کیا ہی جو
محمد یا آپکے پیروون نے پیش کی ہین وہ نہایت عجیب ہین اور چونکہ عالم اور محقق معزز
نے ذکر کیا ہے مجکو توقع ہی کہ ادنین کوئی تکرار نکریگا

۱۴۸ ڈاکٹر ویٹ کا قول ہی محمدؐ نے نہایت سلیقہ گفتگو سی بیانکیا ہی کہ اللہ
نے ابتدا مین ایک بڑا اور عام مذہب کل بنی آدم کو عطا کیا تہا اور جب زندگی کے
تفکرات اور کاروبار سے مذہب مذکور محو ہو گیا یا انسانی طبیعت کی ہٹ اور ضعف
سے خراب ہو گیا تو اللہ تعالی نے رحم کرکے متواتر پیغمبر بہیجے کہ بنی آدم کی تعلیم و اصلاح
کرین جو کہ صدق صاف اور سادہ راہ سی منحرف ہونے پر ہمیشہ مائل تہے موسی کی
رسالت ربانی علامت خاص کیوجہ سی صرف ایک ہی قوم پر محدود تہی اسیطرح عیسیٰ بہی
تہے جسکا زیادہ وسیع اور گنجایشی طریقہ احسان ربانی کی کامل ترسعی سے پیدا ہوا تہا
اُسکی قسمت مین تہا کہ اپنے فوائد بلا تمیز سب بنی آدم کو عطا کرے جو وسعت سی پہیلے
ہوئی تہی تاہم چونکہ بمرور زمان دین عیسوی کے مسائل کم بختی سی بگڑ گئے اور آدمی اکثر
پہر تاریکی اور غلطی مین بہکنے لگے تو آخرکار اللہ تعالی کو منظور ہوا کہ اپنے ارادہ کرم گستری
کے لئی محمد کو ذریعہ بنا دے اور مذہب کو اُن خرابیون سی بچانیکے لئی مقرر کرے جس سی
اُسکی ذاتی رونق چہپ گئی ہی یعنی آپکو راستی اور نیکی کا بڑا اور پہلا بحال کرنے والا
دنیا مین قائم کرے"

۱۴۹ اور یقیناً مذہب کی ترمیم اور اوسکو خرابیون سی بچانے کے لئی ظاہرا
کسی شخص کی بہت کچھہ حاجت تہی اور یہہ بات ہی کہ محمد یہودی اور عیسائی دونوں کے مذہب
کی راستی کے قائل تھے دونو مذہب والونمین سی بہت سی لوگ آپکے دائرہ مین گو آئی
گو دین عیسوی کے راستی کے آپ قائل تھے تاہم آپکا قول ہی کہ وہ نہایت خراب ہوگیا
تہا آپکے معراج مین ذکر ہی کہ آدم اور نوح اور موسی وغیرہ نے آپ سی التجا کی کہ
اللہ تعالی سی ہمارے لئی شفاعت کرین مگر آخری آسمان پر پونہچکر جب آپ عیسی مسیح سے
ملے تو آپکا معاملہ برعکس ہوا یعنی آپ نے عیسی سی اپنی لئی شفاعت کی التجا کی اور
اسطرح عیسی کو ترجیح دی اسلئی اس سے اور بہت سی قرآن کی آیتون سی ظاہر ہے کہ
ہر ایک موحد عیسائی اور بعض اور فرقون کے موحد بخوبی مسلمان ہو سکتے ہین آپ نے
عیسائیونکو یاد دلایا کہ عیسی نے وعدہ کیا تہا کہ اونکے لئے ایک تسلی دہندہ
بھیجین گے اور اگر آپ اپنی تئین وہی شخص مانین یا اوہ ونکو یقین کرائین کہ وہی ہین تو
اسکے لئی عجیب طرح کی سرگرمی آپ مین درکار نہین +

۱۵۰ قرآن مین یہ بات ہی عیسے کے لئی شہادت رسالت ربانی کی دی ہی اور انکو
مسیح کہا ہی اور یہہ فرمایا انما المسیح عیسی بن مریم رسول اللہ وکلمتہ القاہا الی مریم
وروح منہ اور انکی پیدایش کے حالات معجز آمیز انہین الفاظ مین بیان کئی ہین جنہین
عیسائی انجیل نویسون نے کئی ہین +

۱۵۱ ذیل کے اختصار مین ہم اس بیان سی بخوبی مطابقت پاتے ہین جو کہ
مانسیو کانسٹنٹ نے دین محمدی کے ابتدائی زمانون کا کیا ہی ہم اپنی تحقیقات کے
سلسلہ مین اور بہی زیادہ بیان کرینگی یعنی وہ بات جسکا وجود تواریخ مین اکثر ہی کہ ایسی مذہبون سے

جنکو انسان نے قائم کیا اور ترقی دی اکثر نقصان ہوا اور مذہبی انقلابات جسقدر ہوئی ہین اُنسے فائدہ ہوا ہی۔ مثلاً ایک عرب کے قزاق کو دیکھو جو ایسا بیرحم قاتل ہی کہ قتل کے بعد بھی اُسکو افسوس نہین ہوتا نہایت سنگدل شوہر ہی اور نہایت بیمحبت باپ پس ایسا عرب صرف ایک ذی جانور ہی اسکی قدیم عادتونکی نسبت سیل صاحب نے قرآن کے ترجمے کے پہلے دیباچہ مین جو بیان تحتہ پینی سے لکھا ہی وہ دیکھنا چاہیی کہ زمانہ جاہلیت مین عرب عورتونکو مثل مال و اسباب کے سمجھتے تھے اور مثل لونڈیونکی سلوک کرتے تھے اور اپنی بیٹیونکو زندہ دفن کرتے تھے۔ جناب پیغمبر مبعوث ہوئی اور دو صدیون تک کی بہادری اور سخاوت اور خدا پرستی نے دنیا کے اخلاق پر روشن نشان چھوڑا ہیٔ وہ صدیان اکثر باتون مین یونان اور روم کے نہایت عمدہ زمانونکی مانند ہوئین۔ ہمنے دیدہ و دانستہ دین اسلام کا ذکر کیا جو کہ تمام زمانہ حال کے مذہبون مین سب سے زیادہ اکمال پر قائم ہی اور اسی سبب سے اب تک متضمن بہت سے نقصانون اور قباحتونکا ہی؟ +

۱۵۲ جب عیسائی پادری بیان کرتے ہین کہ محمدؐ کے مسائل کی کامیابی صرف بوجہ شمشیر ہوئی تو وہ ظاہرا علت کو بجای نتیجہ کے بولتے ہین کیونکہ تلوار چلانے کی علت ہاتھہ کی حرکت ہی اور ہاتھہ کی حرکت کا باعث حرارت دینی ہی جس سے اُنکی فتح ہوئی اور حرارت دینی کا موجب وہ پختہ اعتقاد ہی جو محمدؐ کے مسائل کی صداقت پر اُنکو تھا ان ایمان والون کے لئی جو صرف خدای یکتا کی رضا جوئی اور اپنی پیغمبر کی حفاظت مین جان دیتی تھی بہشت اور زمانہ حال و استقبال کی خوشی اور دوامی ہمیشہ کو تصور کیجاتی تھی تو اسصورت مین یہہ کیسا نامعقول اور غیر مفید امر ہی کہ کل خطرون سے خوف نہ کہا کر اس جلیل القدر انعام کو حاصل نکرین اور اس ثواب کی قدر کو اپنی کوششون سے بڑھاوین خاصکر اُس صورت مین جبکہ معلوم ہی کہ اجل ہر شخص کی معین کر دی گئی ہی اور دنیا کی پیدایش سے پیشتر اُسکی تحریر ہو چکی ہے جسکو کوئی شی نہ روک سکی نہ ٹال سکے پلنگ پر خواہ معرکہ مین ضرور ایک آدمی اوسی طور پر مریگا جیسا کہ لکھدیا گیا ہی نہ احتیاط کی وجہ سے وہ حکم تبدیل ہو سکتا ہے

اور نمونہ کیو جسبہ سی — حرارت دینی کی خصلت عالم گیر بخوبی معروف تھے اور محمد کے
معاملہ مین معلوم ہوتا ہی کہ وہ عجیب طور پر ظاہر کی گئی دیکہو شہر مدینہ قبل اس سی کہ محمد تلوار کہینچین
فتح ہو گیا تہا اسیلئے یہہ فتح تلوار کے زور سی نہین کہی جا سکتی آپکی پہلی مہم مین صرف
۴۰ آدمی تہے دنیا کی فتح اغاز کرنے کے لئے یہہ ایک نہایت تہوڑی فوج تہی آپ کی
دوسری مہم مین ۳۰۰ تہے اور ہر سال جب ایک لڑائی ہی خواہ فتح ہوئی ہو یا شکست معلوم
ہوتا ہی کہ آپکے سپاہیون کی تعداد بڑہتی گئی شاید لوگ یون کہین گے کہ یہہ معمولی
بات ہی کہ فتح سے سپہ سالار کی سپاہیونکی تعداد بڑہ جایا کرتی ہی یہہ بہت صحیح ہی مگر آپ
نے اُن لوگونکو اپنی فوجمین بہرتی نکیا جو آپکے مذہب پر ادنی درجہ کا بہی معتقد نہوا
یعنے زبان سی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نکہا اور یہہ کلمہ ایسا سادہ اور صاف ہی جسکا
سمجہنا یا یاد رکہنا یقینا مشکل نتہا مگر معلوم ہوتا ہی کہ آپکے پیروون کی حرارت دینی
انکی تعداد کے ساتہہ ہی بڑہی اور یہہ کہ آپکے خلفا کی بڑی فوجمین یہہ صفت (جو کہ
ہر فتحیاب کے لئے مرغوب ہی) اُنہین کمالات کے ساتہہ پایا جاتا تہا جیسا کہ خود محمد کی چہوٹی
چہوٹی فوجمین تہا ظاہرا بات یہہ تہی کہ ہر ایک فتح سی مذہب پاک کے واعظون کو
(جنمین سی ہر ایک سپاہی تہا) اپنی لیاقت آزمانیکا نیا موقع اور نہایت عمدہ
میدان مشق کے لئے ملگیا +

۱۵۳ یہودی یا عیسائی قیدی کے لئے علاوہ خوشی زندگی آیندہ کے آزاد
ہو جانا انعام سردست تہا پس جس شخص کی آزادی قواعد جنگ کے بموجب جاتی رہی
ہو اور وہ اپنی پیشتر کے یہودی یا عیسائی تعصبات کے چہوڑنیکے بدون بہی ایمان
لا سکتا ہو اسوجہ سی کہ محمد اوسکے مذہب کے تکمیل کرنیکے لئے خاص کر مقرر ہوئی تہے نہ اوسکے

دور کرنے کو تو ایسے شخص کے حق مین محمدی تروات کامیابی فریفتہ کرنیکو دلیل بس تہی
یہہ معجزہ پوشیدہ نہتا بلکہ ایسا نور عظیم اور تابان تہا جس سے باخوش اور نیلے خود غرض
آدمیونکی فہم و نظر تلملا جاتی تہی تو جوانون اور بیفکرون کے لئے وہ شی بڑا دلیل تہی
جو سپاہی کے لئے بڑی طمع ہو یعنی نیکنامی اور لوٹ اور عورت اور سب سے زیادہ
فتح — ممالک مفتوحہ کے خاندانون مین جنہون نے صلح چاہی اونکو امن و فراغت
اور موقع بہتر سلطنت کا ملا کیونکہ یہہ ظاہر ہے کہ ممالک مفتوحہ کی حالت جو زمانہ محمدیت
تھی اُس سے بہتر کیا ہو سکتی ہے غرضکہ انہین وجوہات سے تعداد بڑہی مگر کوئی چیز ضرور
اور ہو گی جس سے کہ حرارت دینی پیدا ہوئی تہی

۱۵۴ جس شخص کو دین محمدی کیطرف تہوڑی سی بہی رغبت ہو وہ آسانی نا
لیگا کہ آپکے مسائل مین کوئی ایسی بات نہ تہی جو دین عیسوی اور موسوی کے مخالف
ہو یعنی کوئی ایسی بات نہ تہی کہ بنفسہ بلا توسط مخالف ہو موسی نے اپنی پانچ کتابون
مین اقرار کیا تہا کہ اللہ تعالے میری نسبت ایک بڑا پیغمبر بہیجیگا اسلئے سمیریا کی دس قومون
کے لئے (جو اسوقت تعداد مین بہت تہین اور عہد عتیق کی اور کتابونکو نہین مانتی
تہین اور جو شاید فتح کرنیوالے پیمبر کے جویا تہے نہ روحانی مسیح کے) کوئی وجہ نہین
معلوم ہوتی کہ وہ محمد کو جو اسمعیل کی نسل سے تہے وہی پیمبر موعود کیون نہ سمجہتی اگر وہ
معجزہ چاہتی تو فتوحات اور شمشیر احمدی اسکا جواب تہا کیونکہ شمشیر فتح کرنیوالے اور
غیر مغلوب پیغمبر کی بمنزلہ عصا ہارون تھی جس سے کہ فتح دنیا کی آپکو حاصل ہوتی تھی —
یہودا اور بنیامین کے فرقون مین معلوم ہوتا ہے کہ آپکو اُسقدر کامیابی حاصل نہوئی جیسی
باقی کی بنی اسرائیل مین ہوئی کہ بالکل قومین آپکے مذہب مین کہپ گئین اگر آپکے

پیرو ہوئین نہین کہین تو پہر کیا ہونین عیسائیون اور یہودیون کا قول ہی کہ اہل سمیریا کیو تہائیٹ
بت پرستون کی اولاد کے سوا اور کچہہ تہی کیو تہائیٹ یعنی بنی اسرائیل موسیٰ کے قاعدہ
سے اسقدر تعصب رکہتی تہی جیسی باقی دو قومین آور تعداد مین بہی وہ ضرور بہت سی ہونگی
ونہ وقتا فوقتا بعض اوقات حبشیون کے ساتہہ اور بعض اوقات اپنی بہائی بندون یہودا
والون کے ساتہہ لڑنیکے لئی فوجین بہیج سکتی تہی +

۱۵۵ بیت المقدس کی تباہی کے بعد ہمکو معلوم ہی کہ رومیون نے بہت سی کمبخت
یہودی قیدیونکو فروخت کر ڈالا اور ہمکو بخوبی یقین کرنا چاہیئے کہ محمد کے پیرو ون
نے ان پریشان حال نے سر قیدیونکی اولادکو اور نیز ایسی ہی اور اونکے ہموطنونکو
جنکی پریشان حالی سے اونکو موقع حملہ آوری کا خوب ملا تہا دین محمدی مین لانیکا کوئی
دقیقہ فروگذاشت نکیا ہوگا اس حملہ آوری سے مراد حملہ ایذا رسانی نہین اور نہ حملہ غضب و
شمشیر بلکہ ان سے بہی زیادہ خطرناک یعنی طمع آسائش اور آرام اور خوشی کا اثر تحمل حق
اور یاس رنج اور خواری پست مانون کے تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ شہیدون کا خون گرجا
کی بنا ہی اور یہہ کہ تلوار اور مورچال سے مرید کرنے مین کبہی کامیابی حاصل نہین ہوئی
ہمگاہ گاہی ایک یہودی کو صدق دل سے مبدل بدین عیسوی پاتے ہین مگر ایسا کم ہوتا
ہی کہ حالت افلاس مین عیسائی ہوجاتی بلکہ اکثر صورتین ہوتا ہی کہ لاکہون روپیہ کا قابض ہو +

۱۵۶ عیسائیون کے ساتہہ برتاو مین محمد رسول اور احد معبود حقیقی کو اسقدر مشکلات
نہ پڑی ہونگی جیسی یہودیون کے ساتہہ کیونکہ آپکے شرع کی تعمیر بہت کچہہ عیسائی بنیاد پر
ہوئی ہی کوئی یہودی بغیر یہہ تسلیم کرنیکے کہ عیسی پیغمبر تہے اور اونکو خدا کیطرف سے وحی
ہوتی تہی مسلمان نہین ہوسکتا پہر اس سے زیادہ کیا چیز ہی جسپر کہ موحد عیسائی ایمان لاتا ہے

ـ یہہ نہین معلوم ہوتا کہ محمد کا اعتقاد اِس سے زیادہ ہوا اور نہ آپ نے اپنے مریدون سے
اِس سے زیادہ یقین کرانا چاہا گو خود اُنہون نے جتنا چاہا اوتنا یقین کر لیا ـ مگر ایک او
عجیب اور نہایت ضروری دلیل ہے جو کہ عیسائیون کے ساتھہ برتاؤ مین آپکی معاون
ہوئی اور جسکو دوست و دشمن دونون نے لکھا ہی مگر دشمن اوسپر کماینبغی توجہ نہین کرتے
وہ یہہ ہی کہ ایک روایت مشہور ہی اور انجیلی تواریخ مین مکتوب اور مذکور کہ عیسی نے اپنے
رفع سے پیشتر اپنے مریدون سے اقرار کیا تھا کہ ہم تمہارے پاس ایک شخص کو تسلی کی نسبت
مین بھیجینگے جسکو ہماری انجیل کے مترجم یونانی نے پیرکلیطاس لکھا ہی جسکا ترجمہ تشفی دہندہ لکھے
۱۵۷ مسلمانون نے بیان کیا ہی اور اب بھی انکا یہی قول ہی کہ یہہ شخص محمد ہی تھے
جنکی نسبت مسیح نے پیشین گوئی کی تھی جسطرح کیخسرو کی پیشین گوئی اشعیا نے کی تھی کہ
دونوکے نام لیدیے گئے تھے اور مسلمان یہہ بھی کہتے ہین کہ عیسی نے جو آپکا نام لیا تھا تو
نہ اُس لفظ سے جیساکہ زبان یونانی اور ہماری تواریخ انجیلی مین ہی یعنے پیرکلیطاس
بلکہ اِس لفظ سے پیریکلیوطاس جسکے معنی تشفی دہندہ کے نہین بلکہ محمود یا ممتاز کے ہین جو عربی مین لفظ
محمد کے معنی ہین اور عیسائیون کی انجیل مین ابتدا مین منجملہ اُن دونو لفظون کے دوسرا
ہی لفظ تھا مگر سچ چھپانے کے لئے اوسکو تحریف کر دیا گیا اور عیسائی اسبات سے انکار
نہین کر سکتے کہ اونکے کتب موجودہ حال مین تحریفین ہین یا اختلاف قرارت ہوا ہی و
وہ یہہ بھی کہتے ہین کہ اِس عبارت کے چھپانیکے لئے تمام تحریرین دستی غارت کر دی
گئین تحریرات دستی کے غارت ہو جانیکا انکار نہین ہو سکتا اور یہہ وہ بات ہی جسکی
نسبت جواب باصواب دینا مشکل ہی اور قدیمی کتابونکی نسبت تو یہہ ہی کہ چھٹی صدی
سے قبل کی ایک بھی موجود نہین ہی

۱۵۸ ... سے جواب مین یہہ کہتے ہین کہ ٹرٹولین اور دوسرے قدیمی مصنفونکی عبارتون
سے ثابت ہو سکتا ہی کہ انجیلی تواریخون کی قرات صحیح قدیم زمانہ مین محمد سے پیشتر ایسی ہی
تہی جیسی اب ہی اور اسلیئے اونمین تحریف نہین ہوئی مگر اسصورت مین یہہ ثابت کرنا چاہیئے
کہ ان قدیمی مصنفونکی تصنیفونمین تحریف نہین ہوئی جو کہ شاید ہوئی ہو کیونکہ جن لوگون
نے انجیل کی تواریخونکی قدیمی تحریرات دستی کو غارت کیا ہی اونہون نے ایک دوسری کو از
سرنو لکہنے مین کیا تامل کیا ہوگا جس پر ایک قدیمی مصنف کی تصنیف لکہی ہوئی تہی
اس امر کو اول درجہ کے حقانی عیسائیون نے تسلیم کیا ہی کہ اور اور مقصدون
کے لیئے اونمین تحریف ہوئی ہے اور ظاہر ہی کہ جو لوگ ایکصورت مین تحریف کرینگے وہ
دوسری مین بہی کرینگے اور چونکہ لفظ مذکور عبرانی قرار دیا گیا ہی پس اگر غلط لکہا گیا ہو
تو گمان غالب یہہ ہی کہ ابتدا کے عیسائی مورخون نے جو دنیا مین سب سے بڑے جہوٹے
ہین اپنی خاص مطلب کے لئے جہوٹ بولا ہو اور یہہ گمان ضعیف ہی کہ یوحنا حواری عبرانی
شخص نے کوئی غلطی کی ہو کیونکہ وہ عبرانی اور یونانی دونو زبانین سمجہتا تہا اور اگر بالفرض
فضیلت کی بگڑی زبانونکی اوسکو نملی ہو اور یہین جو لفظ یونانی کلیطاس کو بجای
الیوطاس کے غلطی سے کردیا ہو تو اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ یوحنا کی اصل متن مین
تحریف ہوئی ہے ٭

۱۵۹ مسلمان یہہ بہی کہتے ہین کہ یہہ مشہور بات ہی کہ بہت سی عیسائیونکو ہنوز جب
مسیح گو ہو گئے ایک شخص کا انتظار رہتا جس سے ثابت ہوتا ہی کہ جو بناوٹ رومی پادریون
اور پروٹسٹنٹ نے قوانین مذہبی کی اوس عبارت پر کرلی وہ عام تہی اور اسکی نظیر دوسری
اصل ... مین ... تہی اس سے جو کہ ٹرٹولین کی نسبت پہلے ہوا ہی اوسکو اوسکی پیرو شخص موعود

سمجھتی تھے جس سے کہ اوسکے دشمنونکو موقع ملا کہ اوسکی نسبت از راہ کینہ کے یہ [illegible]
بات مشتہر کردین کہ وہ روح القدس ہونیکا دعوی باطل کہتا ہے ایسے ہی اشخاص خصوصاً
مان شیعی اس کی بدولت انجیلی تواریخون مین جھوٹ ملایا گیا اور یہہ ماجرا محمد کے زمانہ
سے بہت پہلے ہوا جنکا اصلی تشفی دہندہ ہونا بوجہ آپکی کامیابیون کے ثابت ہوا
نیز مان شیعیس کے زمانہ کے بعد مگر محمد کے زمانہ سے بہت پیشتر مینس کو بھی اوسکی پیرو
نے شخص موعود قرار دیا اور مانشو بوسوبر نے ثابت کیا ہے کہ اوسکے پیرو بڑی عالم
اور طاقتور فرقے تھے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ لوگ اور اوسکی نسبت ابن [illegible] بابت کو غالباً
بہتر سمجھتے تھے جسمین عیسی نے پیشین گوئی کی تھی اور یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دونو بارہ تا
آتشین مین شخص معہود کو تمیز نکر سکے لیکن نتیجہ سے ثابت ہوا کہ یہ شخص موعود تھا
اور اوسکے پیرو غلطی پر تھے ؛

۱۶۰ یہہ بھی اونکا بیان ہے کہ یہہ امر مخفی نہ ظاہر ہے کہ عیسائی اگر مناسب
سمجھتے تو قیمتی تحریرات دستی کو محفوظ رکھہ سکتے تھے جیسا کہ بہت سی ولیاکی لاشون کو
اونہون نے باسانی رکھا ہے مثلا یوحنا اور مریم اور پطرس اور پولس وغیرہ کی لاشین
جو اطالیہ مین ہر روز نظر آتی ہین ؛

۱۶۱ اہل اسلام جنکی سماعت اس معاملہ مین ضرور ہونی چاہئے تم سے استفسار
نہ کرینگے کہ عیسائیون سے باصرار کہین کہ اس غلط ترجمہ کے چھاپنے [illegible]
دستی غارت کردی گئین یا اونمین جھوٹ ملا دیا گیا اور اگر ایسا نتھا تو وہ تحریرات
کیون کردی گئین اور عیسائیون کو اسکی جواب باصواب دینے مین بہت کچھہ دقت ہوگی
کیونکہ تحریرات دستی کی غارتگری سے انکار نہین ہو سکتا اسلئے کہ وہ موجود نہین مگر مسلمان [illegible]

اس سی بڑھکر یہہ کہینگے کہ اگر خود عیسائیون کی دلیل پیش کیجای تب بھی مطلب ثابت
ہے کہ وعدہ تو ایک تسلی دہندہ کا تہا پہر یہہ کہنا کہ ظہور بارہ زبانہ آتشین کا وہی
شخص موعود ہی محض فضول ہی۔ اور درحقیقت محمد ہی اُس شخص کے مصداق ہین اور آپکی
سوا اور کوئی ایسا نہین ہوا۔ اور وہ یہہ بھی کہتے ہین کہ حواریون کے قوانین اور خود
عیسائیونکی کتاب سی کسیطرح پر پایا نہین جاتا کہ روح القدس کا حواریون مین آجانا تسلی
دہندہ موعود کا آنا ہوا اور صرف زبان سی ایسی دعوی کی تصدیق نہین ہوسکتی +

۱۶۲ مسلمان یہہ بھی کہینگے کہ پنتی کاسٹ کی ضیافت مین کہتے ہین کہ یہہ
تسلی دہندہ حواریون کے پاس آیا یعنی یقینا ایک بریدہ زبانہ آتشی نے ہر ایک حواری
پر طاری ہوکر اوسی لمحہ اُنکو سب بانین بولنیکی طاقت بخشی اس ماجرا سی اُس شخص کو جسکے
دلمین تعلیم سی تعصب آگیا ہو ایک عجیب طور ایک شخص کے آنیکا معلوم ہوتا ہے اور ضرور کہ
نہین کہ وہ فیض روح القدس ہی ہووے کیونکہ یوحنا کے بیسوین باب کی بائیسوین
آیت سی معلوم ہوتا ہی کہ خود عیسی نے اپنی رحلت سی تھوڑا پیشتر یہہ فیض انکو عطا کردیا
تھا یعنی پنتی کاسٹ کی ضیافت کو جسکا ذکر ہم کررہے ہین دو مہینے بھی نگذری تہی کہ
فیض مذکور عنایت کیا تہا +

۱۶۳ قوانین دینیہ کی کتاب مین کہین نہین پایا جاتا کہ یہہ زبانہ ہای آتشین جنسی کہ سب
زبانین بولنی کی طاقت عطا ہوتی تہی تسلی دہندہ موعود تہین اور جو ایسا ہوتا تو ضرور کتاب
مذکور مین ہوتا +

۱۶۴ اگر اسکے جوابمین یہہ کہا جای کہ وہ عطایا جنکا بیان متی کی انجیل مین ہے
اور فیض روح القدس جسکا بیان یوحنا کے بیسوین باب کی بائیسوین آیت مین ہی صرف

چند روزہ تھی اور پھر لپیٹی گئی تو مسلمان جواب دینگے کہ یہہ صرف ایک حیلہ ہی جسکا تعین
اُن یعنے اصل انجیل مین نہین - عیسائیونکی پاک کتاب کی اُن عبارتونکو اہل اسلام بطور
دلیل اونکے خلاف انتخاب کر سکتے ہین گو اونکو خود سند نہین مانتے +

۱۶۵ مسلمانونکی دلیل کو بابت ترجمہ لفظ پیرکلیطاس بجای پیرکلیطاس کے بڑی مدد اُس
طرز کیوجہ سے ملتی ہے جو کہ سینٹ جروم نے انجیل کا ترجمہ لاطنی زبان مین کرنیکے
اندر اختیار کیا تہا جسمین بجای لفظ پیرکلیوطاس کے لفظ لاطنی پیرکلیطاس لکھدیا تہا اُس
سے ثابت ہوتا ہی کہ اوس کتاب مین جس سے کہ سینٹ جروم نے ترجمہ کیا تھا لفظ پیرکلیوطاس
تھا نہ پیرکلیطاس اسوجہ سے مسلمانون کے اُس بیان کو بہت مدد ملتی ہی جو پرانی تحریرات
دستی کے غارت ہونیکے بابمین وہ کرتے ہین +

۱۶۶ لفظ پیرکلیطاس کے معنی پر باہدیگر بہت اختلاف ہی چنانچہ مشہور
مائیکیلس کہتا ہی کہ ارنسٹائی نے بہت مناسب کہا ہی کہ اسکے معنی نہ حامی کے
ہین نہ تشفی دہندہ کے اور یہہ بھی کہتا ہی مین تحقیق خیال کرتا ہون کہ پیرکلیطاس یا تو
روح القدس کو کہتے ہین یا معلم یا مالک کو جو معنے بتانے والا ہے خدا تعالی کی سچائی کا
مین اوسکی رای سے ترجمہ معمولی کے صحیح نہونے مین مطابقت کرتا ہون گو بعوض لفظ ڈاکٹر
کے مین اوسکے حق مین ماسٹر کا لفظ استعمال کرتا ہون کیونکہ جو معنی کہ اوسنے لفظ مذکور
کے لکھی ہین بہتون نے اختیار کئی ہین مگر اوسکی ثبوت کا طور کچھہ عجیب ہی اُسکو چاہیے
تہا کہ لفظ مذکور کو کسی محقق کی تصنیف مین تلاش کرتا اور اوسکی معنی کی تشریح استعمال
سے کرتا اسکے عوض اوسنے اس مصدر سے بحث کی جس سے لفظ مذکور نکلا ہی اور عبرانے
محاورہ سے استعانت لی +

۱۶۷ اِس لفظ کے باب مین عالم اور معزز بشپ مارش نے کہا ہی کہ لفظ پیریکلیطاس کے تین ترجمے ہین ہمکو اختیار ہی کہ جسکو چاہین پسند کرلین اول معنی حامی کے ہین جو معتبر اور یونانی اکابر کے نزدیک مسلم ہین اور دوسرے معنی تسلی دینیوالے کے اور یہہ وہ معنی ہین کہ ارنسٹائی نے بحوالہ اِس لفظ پارقلیط زبان خالدیہ کے کہی ہین جس سے وہ معنی پائے جاتے ہین اور غالبًا خود عیسیٰ نے اُنکو استعمال کیا تہا اور تیسرے واعظ جسکو کہ مصنف مذکور نے بحوالہ ایک عبارت مصنفہ فائلو کے تسلیم کیا ہی پس یہہ صاف ظاہر ہی کہ اِس مشہور لفظ کے معنی مین اور اوس پیغمبر کے قسم مین جسکو کہ عیسیٰ نے بہیجنے کا وعدہ کیا تہا بہت اشتباہ اور شک ہی میری راے مین اِس سے انکار نہین ہوسکتا +

۱۶۸ برنباس کی انجیل کی بابت سیل صاحب اپنے ترجمہ قران کے دیباچہ صفحہ ۹۸ مین کہتے ہین وہ یہہ کتاب مسلمانون کا اصلی جعل نہین معلوم ہوتا گو اونہون نے بیشک اسمین اپنی کاربراری کے لئے اضافہ اور تغیر کردیا ہی اور خاصکر بعوض پیریکلیطاس یا تشفی دہندہ کے انہون نے اِس مشکوک صحیفہ مین لفظ پیریکلوطاس کردیا ہی جسکے معنی ممتاز یا احمد کے ہین اور اسی سے اُنکو دعوی ہی کہ ہمارے پیغمبر کے نام کی پیشین گوئی کی گئی ہی کیونکہ عربی مین محمد کے معنی یہی ہین اور اسکو وہ قران کی اُس عبارت کی تصدیق مین کہتے ہین جہان کہ عیسیٰ مسیح نے پیشین گوئی کی ہی کہ آپ کے بعد دوسرے نام احمد کے آوینگی یہ اُسی مصدر سے نکلا ہی جس سے محمد مشتق ہی اور وہی معنی رکہتا ہی +

۱۶۹ پہر تسلیم کرنا ضرور ہی کہ لفظ مذکور جیسا کہ بشپ مارش نے لکہا ہی کہ یقینا عیسیٰ مسیح نے استعمال کیا تہا مسلمانون کے دعوی کو بہت کچہہ سہارا دیتا معلوم ہوتا ہی جیسا کہ عالم سیل صاحب نے یہان بیان کیا ہی میری راے مین اہل اسلام لفظ مذکور کو

پیریکلیوطاس بنا لینے کا اوسیقدر اختیار رکھتے ہین جسقدر کہ عیسائی پیریکلیطاس بنانے کا بلکہ مین کہتا ہون کہ غلبہ کا پلہ مسلمانونکی طرف ہی کیونکہ عیسائی مجاز نہین کہ پچھلی جستہ مین لفظ زبان خالدیہ کے حرف یڈ یعنی یا کو جو مثل حرکت کسرہ کے ہی یا حرف اپسایلن کہ یا ر... معروف کی برابر ہی حرف ایوٹا کی عوض مین بدلین +

۱۷۰ حرف یڈ حروف تہجی زبان خالدیہ کا دسوان حرف ہی جو شمار مین دس کی عدد بھی ہین پس اگر لفظ مذکور ایک زبان سی دوسری مین بدلا جائے تو اسی یونانی حرف سے بدلنا چاہئیے جو دس کے معنی مین آیا ہی اور جو ابجد مین حروف تہجی مین دسوان تہا قبل اسکے کہ یونانیون کا حرف ڈگامہ جاتا رہی جیسا کہ مین نے اوسکو بکثرت اپنے اوس جواب مضمون مین ثابت کیا ہی جو درباب جنوب مغربی فرنگستان کے قدیمی پادریون کے لکہا ہے +

۱۷۱ مگر مین علاوہ اسکے یہہ بھی کہتا ہون کہ اگر عیسیٰ کا استعمال کیا ہوا لفظ فارقلیط تہا اور یہہ کہ اس لفظ کے معنی ستودہ کے ہین جیسا کہ سیل صاحب کا قول ہی تو اوسکا ترجمہ اس لفظ یونانی پیریکلیطاس مین غلط ہی یعنی اختلاف قرارت کی جہت سے آور یہہ کہ بشپ مارش اور ارنسٹائی دونوکے کل ترجمہ غلط ہین... لفظ مذکور اُس لفظ سی مبدل کرنا چاہئیے جو ستودہ کے معنی رکہتا ہو اور جو واقع مین یہہ لفظ پیریکلیوطاس ہونا چاہئیے +

۱۷۲ مگر اسکا ترجمہ فارقلیط علم کے معنی لیکر نکرنا چاہئیے بلکہ اسم صفت کے طور پر کرنا چاہئیے چنانچہ اہل اسلام بمعنی احمد کے لیتے ہین اگر یہہ لفظ عیسیٰ کا استعمال کیا ہوا زبان خالدیہ یا عبرانی یا عربی کا ہو تو اُس سی وہی مراد پائی جانی چاہئیے جو اسکے

معنی اُن زبانون مین تہے اگر وہ خالدیہ کا لفظ عربی مصدر سی مشتق ہوا تو اوسکے وہی
معنی چاہئین جو عربی مصدر کے ہین اور تب اوسکی معنی ستودہ یا شخص ممتاز کی ہونگے

۱۷۳ اگر ناظرین غور کرینگے تو معلوم کر لین گے کہ لفظ کلیوطاس کو ہومر اور
ہرشیئڈ دونون نے بجاے ستودہ آدمی کے استعمال کیا ہی اسطرحسی میری دانست
مین اہل اسلام کی دلیل اس سلیقہ کے ساتھہ ہی کہ اگر انکو انکی غلطی پر معقول کیا جاے تو عجب
نہین لیکن بہت مشکل پڑے یہہ ادنی بات ہی مگر انکی دلیل کی تردید میری نظر سے نہین گذری

۱۷۴ ذیل کی عبارت کو مسلمان کہتے ہین کہ انجیلون سی خارج کر دیگئی ہی
وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

۱۷۵ مگر مجکو اس مشہور لفظ فارقلیط کی نسبت کچہہ اور بھی کہنا ہی اسکو بشپ
مارش نے جسکے قول کو عیسائی صادق جانتے ہین ایک مسلمان کی منتخب کی ہوئی دلیل
مین تسلیم کر لیا ہی کہ وہ لفظ سریانی یا خالدیہ یا عربی ہے مگر یونانی نہین ان زبانون
مین سی ایک کو یا دو کو محمد ضرور بولتے ہونگے یا ادنی درجہ یہہ کہ سمجہتے ہونگے اور یہہ
یقین کرنیکی کوئی وجہ نہین کہ لفظ مذکور کے یونانی ترجمہ کی نسبت انکو کچہہ بحث ہوئی ہو
کیونکہ عیسی کے کلامون کے یونانی ترجمون سی عرب کے لوگونکو کیا غرض تھی عرب مین
ان ترجمون کا کیا کام تہا ان لوگونکو وہ کیا فائدہ پونہچا سکتے تہے جو انکا ایک لفظ
بھی نہ سمجہہ سکتے تہے بجز ایسے لوگونکے جو اس اصل زبانکو سمجہتے تہے جسکو عیسی بولتے تہے
آپنے لفظ مذکور اوسیطرح پر لیا ہوگا جیسے کہ منقول چلا آتا تہا یا جیسا کہ سیل صاحب نے
اسکو لکہا ہی جسکے معنی ستودہ لے ہین اور اس سی زیادہ غالباً آپنے کبہی دریافت

نہین کیا۔ یہہ خیال کرنا کیسا بیہودہ ہی کہ اپنی خاص زبان کے ایک لفظ کے معنی کی
تشریح غیر زبان مین ڈہونڈ ہتے۔ آپ نے لفظ مذکور کو مثل دوسری فرقون اُمتی مانند
کے شخص انسانی پر محمول کیا اور یہہ اجازت نہین دی کہ اوسکو ثالث ثلثہ کہین جیسا کہ آپ
زمانہ کے عیسائی موحد کہتے ہین یہہ بھی ممکن ہی کہ آپ نے اوسکو احمد کے معنی مین لیا ہو
اور اوسکی نسبت کبہی جہگڑا یا شک نکیا ہو +

۱۷۶ عہد جدید مین اسقدر پیشین گوئی محمد کی نسبت ہی مگر آپکے پیروون کا قول ہی کہ
عہد عتیق مین بھی آپکی نسبت پیشین گوئی بقید نام کی گئی ہے پادری اور نہایت دیندار
پارکہرسٹ صاحب کا قول جو ایسی شاہد ہین جنکو شہادت دینی منظور نہین اِس لفظ
حمدا کے مادہ کی نسبت یہہ ہی کہ یہہ لفظ سب قسمونکی پاک چیزون یعنی دونو قسمونکی
مطلوب"
عبادت سچی اور جہوٹی پر بولا جاتا ہی جنسی ہر فریق علے حسب مراتب خواہش اور محبت رکہتے
تھے دیکہو آنٹر آل ہیگ دوم صفحہ ۷ اور اُنکا مطلوب کل قومون کا دِہاؤ
حَمدہ خَل ہگوئیم اس مادہ سی مزعوم پیمبر محمد کا نام نکلا" +

۱۷۷ پارکہرسٹ صاحب کی اس عبارت پر ایک مسلمان کہیگا کہ دیکہو عہد جدید
اور نیز عہد عتیق مین آپکی نسبت پیشین گوئی بقید نام کے کی گئی ہی اور اس پیشین گوئی
کی نسبت جو عیسی مسیح کیطرف کی گئی واقع مین غلط ہی اور جیسا کہ نام سی ظاہر ہی وہ
اُس شخص کی نسبت تھی جسکو خود عیسی نے اپنی رسالت تمام کرنیکے لئے بہیجا تہا اور انجیل
لوقا کے باب ۲۲ درس ۴۹ مین لفظ اپنے گیلین (یعنی وعدہ) سی اُسیکی طرف اشارہ فرمایا تہا اور اسکی
بابت مین تمہارے خاص نہایت مشہور پادری پارکہرسٹ صاحب کا حوالہ رکہتا ہون کہ اُنسے اس سے مراد محمد ہین نہ عیسی یا روح
القدس اور یہہ مراد اس سبب سے ظاہر ہی کہ پیشین گوئی مین محمد کا نام موجود ہی اِسمقام پر یہہ دعوے

... بینہ ... ہوان سے تحریف کی ہوگی؟

۱۰۸ ... تبہاٹ قت جبکہ محمدیت پرستی سے علحدہ ہوکر خالص عیسائی ہوئے مین
نہین دریافت کرسکا کیونکہ غالب ہی کہ جب آپ اپنی آپکو خدا کا رسول سمجہنے لگے تو
اوس سی کچہہ پیشتر عیسائی خالص ہوتے ہونگے اور نیز قبل اِس سی کہ عیسائیونکی پیشین گوئی
کے بموجب آپکو یقین ہوا ہوکہ مین وہی ہون جسکی نسبت پیشین گوئی ہوئی ہی آپ نے
اپنے ہموطنونکو بت پرستی سی علحدہ کرنے مین بہت کچہہ ترقی کرلی ہوگی مگر جبکہ آپ نے
اپنی کامیابی کی امید پرا ور اِس عجیب حقیقت پر خیال کیا کہ آپکا وہی نام ہی جس کی
نسبت پیشین گوئی ہوئی تو یہہ غالب معلوم ہوتا ہی کہ انہین باتون سی عیسائیت کی معتقد
ہونے مین آپکا استحکام زیادہ ہوا ہوا اور انجیلون کے تسلیم کرنے سی انکار کرنے کی
بڑی وجہہ یہہ ہوئی ہوگی کہ یونانی تواریخون مین اُس شخص کا بیان جسکی نسبت عیسیٰ
نے پیشین گوئی کی مشرقی تواریخون سی مختلف طور پر کیا گیا ہے اور آپکے مُلک کے
آدمیون کا عام اعتقاد مطابق مشرقی تواریخ کے تہا کیونکہ اسکو نہولنا سمجہا کہ بانی ٹن
کے پیرو منجملہ جنکے ایک نہایت مشہور مانع عن المذہب ٹرٹلین تہا اور جملہ سیرنتہین
مارشنائٹ اور ناسٹک اور مینی شیون کے متمول اور معروف اور عالم فریق نے متون
مذکورہ بالا کو اُس معنی مین لینی سی انکار کیا جسمین کہ رومی گرجا کے ٹرنی ٹیرین نے لیا تہا
۔ ان سب فرقون کا اعتقاد یہہ تہا کہ ہماری فرقہ کا افسر ہی شخص موعود اور رسول خدا
سمجہو ہو ٹرٹلین بانی ٹن کے پیرودن مین اُسوقت تک شریک رہا جبتک کہ اوسنی دین
عیسوی کی نسبت غدر مشتہر نکرلیا جیسا کہ پختہ مذہبی مصنفون کا بیان ہی اور جبتک کہ
اُسکو تجربہ نہولیا اور بہت سن نہوگیا تب تک بانی ٹن کو تشفی دہندہ ماننے کی باعث رتبہ

بشپ کا حاصل نکیا جیسا کہ اگسٹن نے مینی چین سکے چہوڑنے پر حاصل کیا تہا جسنے
کہ نو برس تک یعنی جبتک کہ وہ اُنکا شریک رہا مانی کو تشفی دہندہ منظور نا ہوگا جب
سینٹ اگسٹن نے مانی سکے تشفی دہندہ ہونیکا خیال چہوڑا اور رومی مذہب پر چلا تو
اوسنے ایک راہب کی کوٹھری چہوڑکر بشپ کا محل پایا کیونکہ مانی کے مقبول پیرو حقیقت
مین راہب تہے *

۱۷۹ ناظرین مخاطب سے میری التجا ہے کہ اپنے آپکو اُس جلیل القدر مصلح کی جگہہ
جنکا یہہ لقب اب مین کہہ سکتا ہون خیال کرے یعنی فرض کرو کہ مین بت پرستون کے
درمیان حکیمون کیطرح اصلاح کر رہا ہون اور پہر تامل کرو کہ ایسی صورتمین اُسکو کیا
پیش آویگا یہی ہوگا کہ ہر طرف سے اپنے آپکو نہایت ناچیز اور ذلیل وہم سے گہرا ہوا پاویگا
اور عیسائیون مین سوای بتون اور گلی ہوئی لکڑی کے ٹکڑون کی عبادت کے اور
تبرکات اور عقائد اور بیشمار فرقون کے اور ہر جگہہ ملکی اور مذہبی لڑائیون کے اور کچہہ
نہ دیکہیگا انجیلی تاریخین بیسیون ہونگی جنمین سے اوسکو پسند کرنا غیر ممکن ہوگا کیونکہ
کمال خوبی کی جہت سے چار منتخب نکر سکیگا اونکو محض خرافات شیطانی سے بہرا ہوا پاویگا
اور طمع کے باب کی عبارتین وسیع اور نہایت اونچی دیکہیگا جنکے لفظی معنی زمانہ حال
مین اُن معنون سے بہت مختلف سمجہی جاتے ہین جو اُس زمانہ مین عموماً مانے جاتے تہے یہہ بات
اِس تقدیر پر ہے کہ اوسنے چار انجیلی تواریخ کو دیکہا ہوگا مگر یہہ امر مشکوک ہے اور بغیر کسی ثبوت
کے اسکو مین نہین مان سکتا اسیطرح اگرچہ بیربط عبارتین قرآن جعلی مین پائی جاتی ہین تو
محمد کے خلاف مین بہی بطور شہادت کے تسلیم نہین کی جاسکتین گو کتاب متنازع فیہ ہی سے
حقیقت مین منتخب ہون *

۱۸۰ یہہ یاد رکہنا چاہیئے کہ نسطورا کا فرقہ عرب مین کثرت سے تھا اور میری رای مین عجب
یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ اس فرقہ نے زمانہ محمد مین اُس انجیل کو اختیار کیا جسکو عیسی کی طفولیت کی
انجیل کہتے ہین تو یہہ غالب نہین کہ اُن لوگون نے چار رومی انجیلونکو بھی مانا ہو پس اس سے
صرف ممکن ہی نہین بلکہ نہایت غالب ہے کہ محمد نے ہماری چار انجیلونکو کبھی نہین دیکھا +

۱۸۱ نسطورا والے خصوصاً وہ جو رومی گرجے کے شریک تھے اب ان چارونکو مانتے
ہین مگر میری رای یہہ ہی کہ فرقہ مذکور نے ہمیشہ اونکو نہین مانا +

۱۸۲ یہہ ظاہر ہے کہ ایک شخص جسکو لشیا کی زبانونین فارقلیط کہتے تھے سب مشرقی قومون
کے اعتقاد مین وہی تہا جسکی پیشین گوئی عیسی نے کی تھی جنکی انجیل اور پیشین گوئیونکو معلوم
ہوتا ہی کہ محمد جانتے اور مانتے تھے مگر یہہ امر یقینی معلوم نہین ہوتا کہ آپ ان چار رومی انجیلی
تواریخون سے واقف تھے اسلئے کہ غالباً آپ یہہ امر نہین جانتے تہے کہ یونانیون نے اپنی زبان مین
آپکے ملک کے مشرقی لفظ کا ترجمہ جسکو آپ خود سمجھتے تھے کسطرح کیا ہی اور یقیناً اس جانبی کی آپکو
پروا بھی نہ تہی کیونکہ وہ آپسے کچھہ علاقہ نرکہتا تہا آپ صرف اسیقدر جانتے تھے کہ ایک شخص کی نسبت
پیشین گوئی ہوئی ہی اور ان سب صورتونمین یہہ کسیطرح تعجب نہین معلوم ہوتا کہ آپ نے یقین
کر لیا ہو کہ وہ شخص مین ہی ہون اگر آپ نے ایسا کہا تو کچھہ بیجا نہین کہا کہ اگر مین مثل کسی شخص
کی وہ شخص ہون جسکی پیشین گوئی ہوئی ہی تو اللہ تعالی کل باتونکو اور آدمیونکے دلونکو ایسا
کر دیگا کہ جس نیک کام مین مین مصروف ہون میری کوششین مشکور ہون اور پیشین گوئی کے
سچے ہونیکا ثبوت ہوا اور اگر میری تدبیر مین کامیابی ہی تو آدمیونکے دل بلا معجزون کے
اور بدون جبر کرنیکے حق کو مان لین گے اور بموجب اسکے آغاز دین محمدی مین ہم ایذا
رسانیان اور جلانا نہین پاتے +

۱۸۳ اسمین آپ غالباً مخلص بھی تہے اور اپنے آپکو مثل جیمینہ سوت کوٹ اور بیرن سویڈن برگ اور جان ویسلی اور بہت سے اوروں کے الہام کیا گیا خیال کرتے تھے جن الفاظ کے معنی ہماری انجیلون مین روح کے معلوم ہوتے ہین آپ اُنکو محرف تصور کرتے تھے +

۱۸۴ مین ابھی بیان کرچکا ہون کہ وہ طریق جس سے کئی فرقونکو تھوڑی ہی عرصہ مین زوال آگیا ثبوت کافی اس امر کا ہے کہ اُن لوگون نے اپنے افسرونکو شخص موعود فرض کر لینے مین غلطی کی اور وہ بتدریج نیست و نابود ہوگئے مانٹی نس کو پختہ یادریون نے اسلئے عیب لگایا ہے کہ اوسنے اپنے آپکو روح القدس کہا مگر یہہ بڑی خلاف بیانی ہے گو کہ اوسنے عیسیٰ کی انجیل کو تسلیم کیا لیکن ہماری چارون تواریخونکو سند جاننے سے انکار کیا اور کہا کہ شخص موعود روح نہین بلکہ انسان ہے یہی بنا اُس جہوٹے الزام کی ہے جو اوسپر لگایا گیا ہے جیسا کہ بخوبی مانس بوسوبر نے ثابت کیا ہے +

۱۸۵ مانٹی نس کے طور پر غالباً محمد نے بھی اپنے آپکو شخص موعود خیال کیا بہت سے عجیب و غریب معاملے آپکے اعتقاد کے تصدیق کرنے مین متفق ہین اول یہہ کہ لفظ فارقلیط کے معنی وہی ہین جو لفظ احمد کے ہین اور اسطرح سے آپنے اپنے تئین زبان ہیکی مین پیشین گوئی کیا ہوا بقید نام خیال کیا ہوگا جیسا کہ کیخسرو کو پہلے بقید نام اشعیا نبی کہا تہا - دوم یہہ کہ ضرورت ایک شخص کی اُن خرابیونکی تصحیح اور ترمیم کے لئے جو دین عیسوی مین ہوگئی تہین اور جنسے دنیا مین خون کا ابلہ آگیا تہا بخوبی ظاہر ہے سوم یہہ کہ آپکی کامیابی سے آپکو اپنی رسالت کی صحت کا ثبوت معلوم ہوا ہوگا جو اس کہنے کا باعث ہوا کہ اگر ایسا ہی رہا تو اس سے ثابت ہوگا کہ مین ایسا ہی ہون جیسا کہ مجکو اپنی نسبت یقین ہے یعنی رسول یا بھیجا ہوا اللہ کا یا اسخدمت کے لئے پہلے سے معین کیا ہوا گو مجکو حد بشری سے زیادہ طاقتین مثل عیسےٰ کے عطا نہین ہوئین

اور شاید اسکی وجہ یہہ ہو کہ انکی اب ضرورت نہین ۔ عیسی نے بوسیلہ اپنی معجزون کے دین
کی راہ صاف کر دی اور میری دانست مین دنیا میرے مسائل کے لئی تیار ہے یعنی آن مسائل اسی
کے لئی جنکو مین البتہ جانتا ہون کہ مجکو الہام ہوا ہی اور جس جانچنی کی تمیز صرف مین ہی کر سکتا
ہون یہہ وہ مسائل ہین کہ درحقیقت وہی خالص اور غیر محرف مسائل عیسی کی انجیل کے ہین
جو بہت سے فرقون کے ہاتہہ سی نکل گئے ہین جو اونکی نسبت باہم ایذا رسانی کرتے ہین اگر مین
کامیاب ہوا تو میری کامیابی جو بلا مدد معجزون کے ہوگی اسکا ظہور بر در رہو ر محو نہوگا اور مستم
عالمگیر اسکی صداقت کا ثبوت ہوگا +

۱۸۶ عیسائی اپنی آپکو اندہا کرنیکے لئی اس خیال کو کہ محمد شخص معمولی تہی جسقدر چاہین مضحکہ
مین ڈالین مگر اس سی یہہ حقیقت نہ بدلیگی کہ پندرہ کرور شخص محمد کو ایسا ہی خیال کرتے تھے اور اب
بھی خیال کرتے ہین مین نے کتابون مین دیکھا ہی کہ جب ۱۳ ہزار مفسر قرآن کی تفسیر کر رہی تہی تو
یہہ خیال نہین کیا جا سکتا کہ ہر ایک چیز جو کہ اہل عرب کی ہنر اور دانائی سے ایجاد ہو سکتی تہی کہی
گئی ہو یہہ متصور نہین ہو سکتا کہ لفظ فارقلیط کے باب مین بحث کا حصہ نہوئی ہو اس سی انکار
نہین ہو سکتا اور نہ کیا جائیگا کہ دنیا کے معاملات کو ایک نہایت عجیب طور پر عیسی کے مذہب
محرف کیلئے ایک مصلح کی حاجت تہی اور غالبا کروڑونی ان لوگون مین سی جو محمد کو مانتی تھی ہمارے
انجیل اور قوانین کے الفاظونکو بابت روح قدس کے کبہی نہین سنا ہوگا اور اگر سنا بھی ہوگا تو
انکی تصدیق سی انکار ہوگا مگر اونہون نے اگر تسلیم بھی کیا ہو تو ایک مختصر جواب رغبت سے سننی
والونکا اطمینان کر دیگا وہ یہہ ہی کہ تم کہتے ہو کہ عہد جدید مین ہدایت ہی کہ روح الصدق آوے گی
یہہ درست ہی کہ روح الصدق آئی مگر وہ محمد مین آئی جنکو روح الصدق سی الہام ہوتا تہا پس
یہی تمہاری بیچیدہ عبارت کے صحیح معنی ہین اور صرف یہی درستی کے ساتہہ ہو سکتی ہین +

۱۸۷ اب ہم سب صورتون مین یہہ تسلیم کر کے کہ اس مشہور لفظ کے معنی مشکوک ہین یہہ بات آسانی سے
یقین کرنے مین کچھہ بہت بڑا خیال درکار نہین کہ ایک شخص جسکو تہوڑی سی بہی حرارت دینی ہو
فوراً اپنے آپکو سمجھہ لے کہ وہی حقیقت مین وہ شخص ہی جسکی نسبت عیسی نے پیشین گوئی کی ہی اور
بھیجا تہا جیسا کہ ہم اورونکو پاتے ہین کہ مختلف اوقات مین آدمیون نے فی الواقع اپنے آپ
کو شخص موعود خیال کیا جنمین سے بعض نے ایذا و تہائی اور اپنے ایمان پر خاتمہ بالخیر کی
لگائی تنہائی اور عزلت کی زندگی سے جو محمد نے بہت برسون بسر کی شاید ایسے خیالات پیدا ہوئے
اور آپکی کوششون مین کامیابی نے جس سے کہ ہر روز نئے نئے اور غیر مترقب امور پیش نظر ہوتے تھے
غالباً ان خیالات کو پختہ کیا عرب کی آب و ہوا اور وہانکے باشندونکی عجیب تندی جو کہ اپنی تیز
فہمی اور دکار شعر گوئی مین ہمیشہ مشہور تھی یہی احتمال تقویت پاتا ہی کہ محمد خود اس خیال خام کے
دام مین آگئے جب آپکی ابتدائی زندگی کے حالات پر جو ایسے معزز اور قابل تعریف ہین خیال کیا جاوے
تو آیندہ کو آپکی بدکاری اور نالے اعتدالیون پر یقین کرنا مشکل ہی اور یہہ ایک دن ہمتی اور ناراستی
کی بات ہی کہ جبتک آپ نیکے اعمال کے لئے کوئی وجہ وجیہ ملنی درستی سے ممکن ہو انکی علت کسی خراب
بات کو قرار دین ✤

۱۸۸ مجکو یقین کلی ہے کہ ایک غیر متعصب شخص کو جہنے سوت کوٹ اور امینیل سویڈنبرگ
اور جان ویسلی کی راستی مین شک نہوگا جنکا کہ مین ابھی ذکر کر چکا ہون کہ اونکو الہام ربانی کا اقرار
تھا پس جسوقت محمد کو دریافت ہوا کہ ایک شخص کی نسبت پیشین گوئی ہوئی ہی جو ملقب باحمد ہوگا یا مرغوب
کافہ انام اور آپکے نام کے بھی وہی معنی تھے اور آپنے اپنے ملک کے بڑے بڑے آدمیونکو مسلمان
کرنے اور اوسکے بتونکو دور کرنے مین اپنی کامیابی پر خیال کیا تو کیا تعجب ہوا کہ آپنے معتقد
عیسے ہو کر اپنے آپکو وہی شخص سمجھا جسکی نسبت پیشین گوئی ہوئی تھی اور مجکو نہین معلوم ہوتا

کہ جب یہہ صورتین موجود ہون تو آپ اپنے تئین ایسا کیون نہ سمجہین ◆

۱۸۹ مین یہہ بات کہہ سکتا ہون کہ اور کوئی شخص ایسا کبہی نہین ہوا جو دین عیسوی پر اعتقاد لانیکی ایسی قوی وجہ رکہتا ہو جیسی کہ محمد رکہتے تہے اسلئے کہ قران شاہد ہی کہ آپ عیسیٰ کی رسالت اور اونکے کہی ہوئی مسائل اور اونکے عجیب خیالات اور اونکے دکہلائے ہوئے معجزون اور اونکے رفع اور حشر کے معتقد تہے ◆

۱۹۰ بہر حال پیغمبر موصوف یعنی محمد کو خواہ مغالطہ ہوا ہو یا نہین یہہ امر نہایت یقینی ہے کہ آپکے پیرو حقیقت مین آپکو وہی فارقلیط سمجہتے تہے جنکی نسبت عیسیٰ نے وعدہ کیا تہا اور عیسائیون سے بہی یہی کہا کہ آپکو وہی سمجہین اور ایشیا کے تو مومنین سے (جو کہ عیسیٰ کے وعدہ کی روایت تسلیم کرتے ہین مگر رومی گرجا کی چارون انجیلون کے معتقد نہین خواہ وہ چارون محرف ہون یا نہون) اونکہون کے لئے دلیل کا اثر یکسان رہیگا اور وہ یہہ ہے کہ وعدہ سے انکار نہین ہوا اور بہت سے فرقونکے تنازع رفع کرنے اور بیہودہ اور خونخوار جہگڑون کو دفع کرنے کے لئے کوئی شخص ضرور تہا اور اگر ضرور نہو تو مفید بلاشبہہ تہا اسطرح سے پیری انست مین ہمارا یہہ نتیجہ نکالنا بجا ہی کہ کل فرقے جو ہماری انجیلون کے معتقد نہ تہے جلد عرب کے فارقلیط کے پیرو ونمین شامل ہوگئے بلکہ اونکے منجملہ بنی نضیر ابیونائٹ اور مارسیونائٹ اور مانوی اور ناسٹک کے کل مختلف فرقے اور تیز بہت سے اور تہے۔ ان عیسائیونکے ساتہ مین جو چارون انجیلون کے معتقد تہی ذرا زیادہ دقت پڑی ہوگی مگر وہی دلیلین جو اس زمانہ کے موحدونکو ثالث ثلثہ کے فارقلیط سمجہنے کے مانع ہین جنکا بیان یوحنا کی انجیل باب ۱۴ اور باب ۱۶ و ۱۷ مین ہی بآسانی بہت سے پریشان حال اور جاہل اور متعصبان صدی ہفتم پر بہی اثر کرینگی خاصکر اسصورت مین جبکہ آرام اور آزادی کی دلیلین فریفتہ کرنیوالی انکی تائید کرین ◆

۱۹۱ بلاشبہہ دین محمدی کی کامیابی اور اسکی جلد ترقی کی ان سب دلیلونکو متعصب عیسائی بطور طعن کے پیش کریگا مگر محمد پر ایسی باتون سے کسطرح الزام آسکتا ہی کیونکہ یہہ ظاہر ہے کہ یہہ کامیابی نتیجہ ارادہ کا نہتا بلکہ نتیجہ ایسی حالات کا تہا جو پہلے سے معلوم تہے اور نیز مسلمان کہینگا کہ محمد پر حرف گیری کی جا نہین اسلئے کہ جب اللہ تعالی نے مناسب سمجہا آپکو اسباب کا الہام کردیا کہ آپ بنی آدم مین راستی اور توحید اور حالت اخروی کو منتشر کرین پس آپنے اسکو ایسے طور پر پورا ان صورتون سے کیا جنسے آپکو یقین کامیابی کا تہا بحث مین اس قسم کی طعن کو استعمال کرنے سے عیسائی احتیاط کرین کہ یہہ دو دہاری تلوار ہی کیا عجب ہی کہ قابض ہی کے ہاتھہ کو زخمی کرے

۱۹۲ یہہ عجیب بات ہی کہ اہل اسلام اس سے منکر نہین کہ ہماری چارون انجیلی تواریخین انہین شخصونکی تصنیف ہین جنکے نام سے وہ ہین وہ صرف یہی کہتے ہین کہ عیسائی پادریون نے اونکو ایسا تحریف کردیا ہی کہ انپر کچہہ اعتبار نہین کیا جاسکتا اور بے شک اگر ایک ترکی سے تحریف کی نظیر طلب کیجاے اور وہ یوحنا کے پہلے صحیفہ کے پانچوین باب کی ساتوین آیت کو پیش کرے جسکی تحریف پارسن اور نیوطن اور نیز بعض اورونکی تصنیفون مین ثابت کی گئی ہی جو باسانی ویٹ صاحب کے خلاصہ مین پائی جاتی ہین تو ایک عیسائی کو اوسکے جواب دینے مین بہت دقت ہوگی +

۱۹۳ برناس کی انجیلی تواریخ کا جس سے وہ کہتے ہین کہ محمد نے قرآن مین اکثر نقل کی ہے مشرق مین بہت برا رواج تہا اوسمین محمد کے آمد کی متواتر پیشین گوئی ہوئی ہی ڈاکٹر ویٹ کا قول ہی کہ محمد کی کار برآری کے لئے اوسمین تحریف کی گئی ہی یہہ ممکن ہی اور ہمکو اس صورت مین تعجب بھی نہین ہوتا جبکہ رومی اور پروٹسٹنٹ عیسائیون نے اپنے قدیمی اور حالکے متبرک نوشتون مین سخت بیغیرتی سے ایسا ہی کچہہ کیا ہی +

۱۹۴ یوحنا کی عبارت مرقومہ بالا اوسکی مثال ہے رومی گرجا والون کے پادریون
نے غالباً یہہ دغا گستاخانہ کی تہی لوتہر نے اپنی مشتہر کی ہوئی انجیل مین اسکو چہوڑ دیا اور
کہتے ہین کہ بوقت نزع اوسنے اپنے پیروون سے بنہایت التجا درخواست کی کہ میرے نام سے اسکو
مندرج نکرین مگر اسپر التفات نکیا گیا اور انجیل مین جسکو عنوان سے کہ لوتہر کی تصنیف ثابت
ہوتی ہے وہ بحکم لوتہر کے جرمنی گرجا کے داخل کیگئی اسطرحسے اگر رومی پادریون سے اس دینی
مغالطہ کی بنا ہوئی تو اوسکو پروٹسٹنٹ والون نے اختیار کیا جسکی حفاظت مین وہ کچہہ کم سرگرم
نتہے اور نہ اب ہین یہہ منجملہ تیس ہزار اختلاف قرارت کے صرف ایک ہی جسکو کہ پادری تسلیم کرتے
ہین کہ صحیفون اور انجیلونمین موجود ہین کتاب کوڈکس مانٹ فورٹی اینس مین جواب ڈبلن کے عام
کتب خانہ مین موجود ہی عمداً متن کتاب کی تائید کے لئے جعل کیا گیا تہا +

۱۹۵ رومیون کے گرجا کے حق مین نے انصافی ہوگی اگر یہہ امر واقعی یہانپر بیان کیا جائے
کہ اس صحیفہ کا ترجمہ اس جعل کے بہت عرصہ بعد بلاشک بحکم پوپ کے ایک مشرقی زبان مین طبع کرایا
گیا تہا جسمین یہہ عبارت چہوڑ دی گئی تہی جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ جعل مذکور بعضی کم رتبہ کے پادریونکا
فعل تہا نہ خود گرجا کے پوپ کا +

۱۹۶ باوجود ڈاکٹر وہیٹ اور سیل صاحب کی عظمت کے مین یہہ کہتا ہون کہ مصنف
انکے بیان سے مجکو یقین نہین کہ برنباس کی انجیلی تواریخ مین جیسی کہ وہ اب ہے تحریف ہوئی ہے اور
جبتک کہ وہ بعض مختلف تحریرات دستی یا اسیطرحکی اور قوی دلیلین پیش نکرین مین اونکی راے
سے مطابقت نہین کرسکتا اور مین یقین کرتا ہون کہ ایسی دلیل اونکے پاس نہین ہی اسلئے
کہ انہون نے اسکو بیان نہین کیا اور گو درحقیقت مین برنباس کی انجیلی تواریخ کے الہام
ربانی ہونیکا قائل نہین تاہم مجکو کسیطرح یقین نہین کہ پیشین گوئی اوسکی اصل مین نہو اور

یہہ بھی مجکو کسیطرح سی یقین نہین کہ وہ خود اپنی ایفا کے لئو معاون نہوئی ہو جیسا کچھہ اسکے سوا بہت سی پیشین گوئیون کی کیفیت ہوئی ہی جو پاک اور ناپاک کہلائی گئی ہین تیسری صدی کے بعد انجیلی تواریخون مین تحریف کی مشکلات کو کمیلس اور پادری مارش صاحب نے بامرار بیان کیا ہی تیسری یا چوتھی صدی مین ہماری انجیلی تواریخون کی تحریف کے خلاف جو دلائل ہین وہ اوسی زور کے ساتھہ بلکہ اوس سی کسیقدر زیادہ برنباس کی انجیل کی تحریف کے خلاف بھی عائد ہوتی ہین جو کہ بہت عرصہ کے بعد یعنی ساتوین صدی مین ہوئی تھی کیونکہ جسقدر وہ بعد کو ہوئین اسیقدر ظاہر ازیادہ دقت و خوبی ہوگی +

۱۹۷ اس انجیل کو بہت سی عیسائیون نے محمد کے زمانہ کے بہت قبل تسلیم کیا تھا یہہ خیال کرنا مشکل معلوم ہوتا ہی کہ پڑھے لکھے مسلمانون نے جو سنہ ہجری کی دوسری صدی مین بکثرت تھے ان تحریفونکو اگر وہ ایسی خراب تہین جیسی بیان کی گئی ہین معلوم نکیا ہو اسکی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ علم کی سرسبزی پر رومی پادریون نے ان بعض پرانی تحریرات دستی کو زبان یونانی اور عربی اور سریانی اور کالدیک مین جنمین عبارتین مذکور موجود نتھین نہ دریافت کرلیا ہو دلیل سکت پر لحاظ کرنے سی جو ان تحریرات دستی کیوجہ سی عیسائیون کو مسلمانون کے ساتھہ مناظرہ کرنے مین ہاتھہ آتی یقیناً اسکی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ یونان اور سیریا اور مصر وغیرہ کے بے شمار عیسائی خانقاہون سی ایک بھی پیش نہوسکی مسلمانون کی طرفسے مدعی ہوکر مین سب عیسائی پادریون سی کہتا ہون کہ اس انجیل کی ایک بھی تحریری جلد ایسی نکالدین جسمین یہہ عبارتین نہین پائی جاتی یہہ جلدین مسلمانون کے ملکو مین بہت پائیجاتی ہین جہان کہ عیسائی خانقاہین کثرت سی ہین اور اونمین وہ جلدین اب بھی ضرور ہونگی اگر عمداً غارت نکردی گئی ہون +

۱۹۸ میری دانست مین دین عیسوی کے معتقدون کے مختلف فرقون سے محمد کی فوجون مین بہرتی ہوئی ہوگی اور اس وجہ سے کہ وہ صرف دولت اور تنخواہ کی سپاہی تہی بلکہ ہموجب قاعدہ کے حقیقت مین آپکے جانبدار ہوگئی تھے ہمکو اُنکی حرارت دینی کی وجہ معلوم ہوجائیگی جس سے کہ اُنہون نے ایسا کیا تھا - اگر ابتدا مین وہ لوگ بہت سے غافل و لاابالی ہونگے جیساکہ یقینا ہوا ہوگا تو تھوڑے ہی عرصے کے بعد بوجہ تعصب یا حرارت دینی کے وہ بدل جانب دار آپکے ہوگئے ہونگے کوئی چیز حرارت دینی کی نسبت جلد متعدی نہین اور اسصورتین بتقدیرا در سرنوشت کے مسئلون اور خودغرضانہ مختلف وجہون سے اور اُنکو اشتعالک ہوئی ہوگی جوایسے ظاہر ہین کہ ضرورت بیان نہین ٭

۱۹۹ اُن وجہون مین جو دین محمدی کی کامیابی اور جلد پہیلنے کی ناظرین کی نظر سے گذری ہین یہہ اور اضافہ کیا جاسکتا ہی کہ آپکے پیرو ایذارسانی سے قطعی محترز تھی خصوصاً یہودیون اور عیسائیونکی تکلیف دہی سے جیساکہ پادری رابن صاحب کا قول ہی کہ یہودی اور عیسائی سب مسلمانون مین چین سے رہتے تھے اُس سے زمانہ حال کے عیسائیونکو بہت کچھہ تعجب ہوگا مگر تاہم یہہ صحیح ہی خلفا کی مہذب رعایا نے کسیکی ایذارسانی نہین کی اور اگر اونکی سلطنت قائم رہتی اور ترکیون نے جو اُس زمانہ مین وحشی حالت مین تہی تہ و بالا نکردی ہوتی اور یونان تک وسعت پاتی تو مجکو شک نہین کہ وہی نتیجہ پیدا ہوتا جو ایران اور عرب اور ایشیا اور افریقہ کے اکثر حصونمین ہوا تہا اِس زمانہ مین مسلمانون کے کوئی عیسائی پایا جاتا زمانہ حال کے ترکون کو عیسائیون سے سخت عداوت کی وجہ اگر صرف جہالت کو قرار دین تو شاید کافی نہ سمجھی جاوی مجکو شک نہین کہ انکا تعصب اور اُنکی عداوت عیسائیون سے بہت کچھہ اُس تعصب اور کینہ سے پیدا ہوئی جو عیسائی اُن سے رکہتے تھے اور نیز بوجہ جہادونکے اور ہسپانیہ سے مسلمانونکے

اخراج کے جنکو کہ عیسائی قتل نکر سکے اور نیز بوجہ دوامی لوٹون کے جو مالٹا کے وینڈا
نائٹ کیا کرتے تھی عداوت زیادہ ہوگئی قسطنطنیہ کی فتح کیوقت اگر ترکی یونان کے کل باشندون
کو نکالدیتی جیساکہ عیسائیون نے ہسپانیہ سی مرسکوز کو نکالدیا تھا اور اُنکو اُنکی زمینون
اور مکانون اور پادریون اور گرجاؤن اور خانقاہون کے قبضہ مین چھوڑتے تو عیسائی
کیا کہتے انہین وجہون سی معذر یا دنی جہالت کے ترکون کے افعال اور اونکے سلف
مجازیون کے افعال مین مخالفت ہوئی اور ان وجہون سی جو ایذا رسانی کی طینت پیدا ہوئی
تھی اوسیکا باعث یہہ ہی کہ یونان مین کوئی کوئی عیسائی رہگیا تھا یہی سخت طینت ابر لینڈ
مین رومی گرجا کے اصحاب کو بڑہاتی ہے اور یونان مین دین محمدی کی وسعت مانع
خلفا کی بردباری ٹھیک ویسی ہی معلوم ہوتی ہے جیسی محمد کی تہی جیساکہ ذیل ۲۰۰
کی عبارت سی ظاہر ہے جس سی منصف شخص کو محمد کا اصل رویہ ظاہر ہو جائیگا اور چونکہ عبارت
مذکور سیل صاحب کا قول ہی اسلئے وہ شہادت اُس شخص کی ہے جسکو شہادت دینی منظور نہین
(یعنی قابل تسلیم ہے) اُس وقت تک محمد نے اپنے مذہب کو مناسب طور پر پھیلایا اسلئے ہجرت سے
پیشتر کی آپ کی کل کامیابی صرف ترغیب و تحریص سی منسوب ہونی چاہیئے نہ جبر سی کیونکہ
پیشتر اُس بیعت ثانی کے جو دربارِ ففا کے عقبہ جلوس مین ہوئی آپکو اجازت جبر
کرنے کی مطلق نہ تہی اور قرآن کے بعض مقامات مین جو آپکے قول کے بموجب ہنگام قیام
مکہ وحی ہوئی تہی فرماتے ہین کہ تمہارا کام صرف وعظ و پند کرنیکا ہے اور آپ مجاز نہین
کہ کسی سی جبراً اپنا مذہب اختیار کرائین اور یہہ کہ لوگ خواہ ایمان لائین یا نہین آپکو اُس سی
کچھ سروکار نہین وہ صرف اللہ تعالی سے متعلق ہے اور آپ اپنے پیرونکو جبر کی اجازت دینے
سی اسقدر دور تہی کہ آپنے اونکو نصیحت کی کہ اُن نقصانات کو جو بوجہ دین کے ہوئی صبر سی برداشت

کرو اور جب خود تکلیف پائی تو اپنے مولد کو چھوڑنا اور مدینہ کو چلا جانا پسند کیا نہ مقابلہ کرنا ✦

۲۰۱ علاوہ قران کے اہل اسلام کے پاس ایک مجموعہ محمد کے اقوال کا ہی جنکو آپکی وفات کے بعد آپکے پیرووان نے یاد کہا ہوا اور اوسکے ۳۰ پارہ ہین جنکو سنت کہتے ہین اُسکی بڑی تعظیم ہی مگر قرآن کی برابر نہین میری نظر سے وہ کبھی نہین گذری مگر مین یہہ جانتا ہون کہ اُنمین کوئی بات محمد یا آپکے مذہب کے مضر نہین کیونکہ پادری پریڈو کس اُس کتاب کا بیان کرتا ہی مگر اُس قسم کی بات بیان نہین کرتا ہرچند اسمین حال کے دین اسلام کا ذکر ہو مگر وہ ظاہرا محمد سے کسیطرح علاقہ نہین رکھتی ان پارون کے مصنف کو البخاری کہتے ہین جسنے سنہ ۲۵۶ھ مین وفات پائی یہہ مجکو نہین معلوم ہوتا کہ اُن مصنفون میسے جنسے کہ ہماری حال کے مورخونکو معلومات ہوئی ہین محمد کی وفات کے بعد سے کوئی دو سو برس پیشتر کا بھی ہو آپکا ہمعصر کوئی معلوم نہین ہوتا سنت کی تالیف بھی محمد کے قریب دو سو برس بعد ہوئی تھی ان صورتونمین ہماری متعصب مورخون کے نوشتون پر کسقدر کم اعتبار ہو سکتا ہی ابو الفدا جو سنہ ۱۳۴۵ع مین مرا اُن سب مین بہتر معلوم ہوتا ہی تاہم اُسکی تصنیف سے حقیر روایتون کے بیان کرنے مین جو محمد کی پیدایش کے باب مین عجیب و غریب ہین اُسکی سریع الاعتقادی ظاہر ہوتی ہے ✦

۲۰۲ موسیٰ کے کئی قوانین پر جو ہمکو ہیچ اور سخت معلوم ہوتے ہین شدید طعنے ہوئی ہین مگر کئی نظیرون مین جب اُن اجزاؤنکو زیادہ صحت کے ساتھہ دریافت کیا جنسے وہ قانون مقرر کئے گئے تھے تو ہمکو معلوم ہوا کہ طعنہ ہای مذکورہ بیجا ہین یا ہمکو ایک عذر معقول ان قوانین کی نسبت حاصل ہوا اور اسکے ساتھہ جو موسیٰ اور اوسکے قوانین کے عام رویہ پر خیال کیا جاوے تو ہمکو اُس سے دریافت ہوتا ہی کہ اگر اُسی قسم کے اور قوانین کا بھی اسیقدر ہمکو حال دریافت ہوتا تو ہمکو ہمیشہ بعضی معقول وجہین اُنکے رویہ کی معلوم ہوتین ✦

۲۰۳ اسطرح سے محمد کے قوانین کی نسبت جو سخت اور بیجا اور نامعقول یا زیادہ ملائم معلوم ہوتی ہین وجوہات معقول بیان کیجا سکتی ہین مثلاً گو قتل کی ممانعت ہی جسکے لئے نہایت سخت سزا آخرت مین دیجائیگی تاہم قرآن مین ہے وَمَن قَتَلَ مُؤمِناً خَطَأً فَتَحرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ اِلَى اَهلِهِ اسسے مقصد یہہ تہا کہ اُن خانہ جنگیون کا انسداد ہو جو قتل کے انتقام لینے مین اہل عرب مین اُس زمانہ تک جاری تہین اور جنمین کہ بعض اوقات قومین کی قومین غارت ہوگئی تہین +

۲۰۴ اسطرح سے جبکہ موسیٰ اور محمد یا مؤلف قرآن کے رویہ کو بہ تامل دیکہین تو وہ اکثر مشکوک صورتون مین بہی بیجا پائی جاتے ہین عیسائی متعصب موسیٰ کی نسبت اسکو بیجا تسلیم کرتے ہین مگر محمد کی نسبت بعض خاص بات پر بلا لحاظ سبب یا صورتون وغیرہ کے اڑ جاتے ہین اور اپنے ملزم خدا کی رضا کے لئے اپنا بغض نکالتے ہین مگر وہ تربیت سے اس امر کے عادی ہوجاتے ہین کہ وہ عیار سمجہین اُس سے کینہ رکہین اور بوجہ تعصب کے انکو اپنی بے انصافی نہین سوجہتی مگر وہ پختہ دیندار لوگ جو کہ زمانہ حال کی اصطلاح مین مذہب کے جلتی ہوئی کوئلے سے دہکتے بیان کئے گئے ہین کبہی بحث نہین کرتے اور نہ بحث کرنیکے قابل معلوم ہوتے ہین +

۲۰۵ اس سوال پر کہ محمد لکہہ سکتے تہے یا نہین رای کا اختلاف بہت کچہہ ہی میری رائے اکسفورڈ کے محقق ڈاکٹر وہیٹ صاحب کے مطابق یہہ ہی کہ اس سوال کا جواب غالباً موجبہ ہے اور مجکو یقین ہی کہ سنت کے مؤلف اور بعض اور آپکے ابتدائی اور نہایت متعصب پیروون نے مفسرین نظر اسکے خلاف بیان کیا ہی کہ آپکی بیعلمی قائم کرکے ایک معجزہ پیدا کرین — پریڈوکس اور اکسفورڈ کے محقق نے ایک مصنف جنابی نامی کو نشان دیا ہی جسکا بیان ہی کہ قرآن مین ساٹہہ ہزار معجزے ہین گو قرآن کی بعضی عبارتون سے پایا جاتا ہی کہ محمد لکہہ نہین سکتے تہے

مگر بعض ایسے بھی ہین جو اسکو محض برعکس ہین قرآن کی انتالیسوین سورہ مین محمد نے خدا تعالی کا خطاب اپنی طرف اسطرح بیان کیا ہی وَمَا كُنتَ تَتْلُو مِن قَبْلِهِ مِن كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ إِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ اگرچہ اس مقام پر کہا گیا ہی کہ آپ لکھہ سکتے تھے مگر یہہ نہ خیال معجزہ کیا گیا ہی بعض مقامات قرآن مین آپکو نبی امی کہا ہے +

۲۰۶ سنت کے ایک حصہ مین بیان کیا گیا ہی کہ گاہ گاہ آپ لکھتے تھے محقق ویٹ کا قول ہے "اسپر یعنی محمد کی بے علمی پر اُس الہام (یعنے قرآن) کی راستی کی بابت نہایت دلچسپ اور مروج دلیل کی بنا ہی جسکو دنیا مین پھیلانے کا آپکو دعوی تھا اُس الہام کی عمدہ عبارت اور اوسکے جملونکا میل اور بلندی خیالات کو سب نے تسلیم کیا ہی پھر کیا یہہ خیال کرنا بیجا نہین (جیسا کہ محمد نے خاصکر بیان کیا ہے) کہ ایک ایسی خوبی اور عمدگی کی تصنیف ایک ایسا شخص بناوے جو ہر قسم کی تحصیل علم سے محروم ہوا اور بوجہ لاعلمی کے اصول عام ابتدائی تربیت سے نہ پڑھ سکتا ہو نہ لکھہ سکتا ہو" + از سرمن چہارم

۲۰۷ پھر اُسکا یہہ قول ہی کہ "قرآن کی اصل خوبی کے ہم منکر نہین ہین ہم اوسکی عبارت کو عموماً خوشنما اور اکثر فائق مانتے ہین" +

۲۰۸ اسکو پریڈوکس نے بھی تصدیق کیا ہی جسکا یہہ قول ہی "یہہ تسلیم کرنا ضرور ہی کہ قرآن کی عبارت اور زبان عربی زبان کی عمدگی کا نمونہ ہے" +

۲۰۹ ان مصنفین ڈاکٹر ویٹ اور پریڈوکس نے فرض کیا ہی کہ قرآن محمد ہی کا تھا جیسا کہ حالت موجودہ مین ہی گو یہہ نتیجہ نکالنے مین میری رای اُن سے مطابق ہی مگر مین اس فرض کو اُنکو تسلیم نہین کر سکتا اونکو سہو ہوا ہی کہ محمد کے سکھلائے ہوئے مسائل ضرور نہین کہ وہی ہون جو کتابو نمین ہین فرض کرو جب محمد نے اونکو ادا کیا تو عمدہ تھے یہہ خیال کرنا کسقدر محال ہی

کہ یہہ خوبی اُس زمانہ تک قائم رہی ہو جبکہ عثمان نے ترتیب کی اور ۲۰ برس کے عرصے کے بعد مرنے
مسلمانوں کی یادو ہرنے اسکو مرتب کیا - یہہ سچ ہوگا - معلوم ہوتا ہی کہ ڈاکٹر ویٹ نے اپنی بحث میں
ایک عجیب غلطی کی یعنی قرآن کو جو تالیف محمد بتایا ہی تالیف آپکے پیرو ون کی بتانا چاہتے تھا
کہ جو کتاب کے مشتہر ہونیکے بعد موجود رہی وہ بحث جو کتاب مذکور مین پائی جاتی ہی ثبوت اسبات
کا ہے کہ وہ محمد کی نہین +

۲۱۰ جسقدر سخت دقت مجکو قریش یعنی باشندگان مکہ کی سخت لاعلمی کے یقین کرنے
مین ہوتی ہی اوسیقدر اونکے پیمبر کی لاعلمی کے یقین کرنے مین پڑتی ہی اہل عرب کی زبان کے ذکر
مین جنمین سے محمد کا فرقہ نہایت ممتاز تھا ویٹ صاحب کا یہہ قول ہی " اگر اہل عرب کے قرون گذشتہ
کی تواریخ پر نظر کرین تو ہمکو باسانی معلوم ہوجائیگا کہ اپنی ملکی زبانکی واقفیت اور ترقی مین وہ
اپنا فخر سمجھتے تھے زبان عربی جو کل مشرقی زبانو مین واقعی نہایت وسیع خیال کی گئی ہی اور
بہت سی قدیم زمانہ سے قائم ہے اور بیشمار شاعرون نے اُسکو زیب و زینت دی اور اہل عرب
کی دوامی مشق سے اُسکو جلا ہوئی بہت کارگر آلہ تھا جسکو محمد نے اہل عرب مین اپنا مذہب
جدید قائم کرنیکے لئے استعمال کیا" + منقول از سرمن ۲

۲۱۱ " اعلی درجہ کی جلا جو کہ قریش کی قوم نے اپنی زبانمین جاری کی گئی دو وجہون سے
ہوئی اول یہہ کہ رتبہ معزز محافظت خانہ کعبہ کا رکھتے تھے دوم عرب کے وسط مین رہتے تھے
جسکی وجہہ سے غیر ملک والونکی اُس قسم کی راہ و رسم سے بچے رہے جس سے انکی زبان بگڑ جاتی اور
سے بڑھکر یہہ وجہ ہی کہ مکہ مین مختلف قومونکی ہمیشہ آمد و رفت رہتی تھی جس سے اُنکو موقع ملا کہ
اُنکی گفتگو اور مسودون سے ایسے الفاظ اور محاورات چُن لین جو نہایت خوشنما ہون اور اسطرح سے
کل زبانکی بہت سی خوبیونکو رفتہ رفتہ اپنی روز مرہ مین سے لے اوین " +

۲۱۲ یہہ یقین کرنا مشکل ہی کہ قریش جیسی لوگ جنکو اپنی زبان کی نسبت ایسی احتیاط تہی
جیسا اوپر بیان کیا گیا ایسی حالت جہالت مین ہون جسکا یہان بیان ہی اور اکثر اونمین سے
لکہہ سکتی ہون اگر ہم تسلیم کرین کہ محمد نے کسی کسی قسم کے رسالے اپنے بعد چہوڑے تاہم
اسباب کو تسلیم کرنیکے بعد جس سے کہ انکار نہین ہوسکتا کہ وہ دو بار گہریا مین ڈالے گئی ایکبار
ابوبکر نے ڈالا اور دوسری دفعہ ۱۲ برس کے بعد عثمان نے وہ رسالے یقیناً آپکے نہین کہی
جا سکتی یہہ ایسی بات ہی کہ ایک پیالہ طلائی ہی جس سے آپ پانی پیتے تہے لیکر دو مرتبہ اوسکو سنار
کے پاس بہیجین اور اوسکو گلوا کر کفگیر کیصورت بنوا کر کہنے لگین کہ یہہ آپ ہی کا کفگیر ہی +

۲۱۳ کہتی ہین کہ اوسمین بہت سی بُری باتین ہین یعنی ایسی باتین کہ محمد کی ابتدائی عام
رویہ کے خلاف ہین علاوہ اسکی بہت سی عبارتین ایسی ہین کہ باہم بیربط ہین غرضکہ ایسی نہین ہین
کہ ایک اصلی مؤلف کی تصنیف معلوم ہو بلکہ ایسی ہی جیسی کہ ہمکو قرآن کی تواریخ اور اوسکی دو
تالیفون سی جو ابوبکر اور عثمان نے کی نہین توقع ہوسکتی ہی مگر گو کہ اوسکا مضمون بے میل اور
بیربط ہی تاہم عبارت یکسان خوشنما ہے +

۲۱۴ یہہ پہر وہی ہی جسکی ہمکو امید ہونی چاہیئے اگر وہ محمد کی تصنیف ہوتی اور صرف
اوسمین تحریف ہی ہوئی ہوتی تو عبارت اوسکی ایسی یکسان نہوتی بلکہ بہت سی حصونمین تحریفات
ظاہر ہوتین اور اگر اوسکو عثمان نے بالکل ازسرنو لکہا ہی تو وہ غالباً اوسی صورت مین ہوگا جیسا
ہم اوسکو پاتے ہین اپنے قوم کی عادات اور زبان کی وجہہ سی غالباً انکی عبارت فصیح ہوگئی ہو
- فرض کرو کہ ڈیوک آف ویلنگٹن کو جسکی عام لیاقت کی نسبت کسیکو حجت نہین ہسپانیہ کی
جنگ مین معروف ہونیکے وقت ضرورت ہوتی کہ انجیلون موجودہ حال مین سی کسیکو لکہی
یا تصنیف کرے یا بالکل تبدیل کر ڈالے جسصورت مین کہ صفحی اور عنوان بابون کے جاتے رہی ہون

اور خود انجیلین ایسی حالت ابتری مین ہون کہ صرف چھوٹے چھوٹے پرچے یا نامے رکھے گئے ہون
تو میری نسبت دوا مین اسکی تصنیف مثل قرآن کے ہوتی جسمین اختلافات اور تکرارین مندرج ہین لیکن
اگر ڈیوک صاحب عمدہ صحبت کے عادی ہوتے اور اپنے ملک کی فصیح زبان بولتے تو مثل قرآن
کی ہم اسمین یکسان عبارت اور نہایت فصیح زبان پاتے ﴿

۲۱۵ اسبابوںکے دریافت کرنے کی تدابیر مین کہ محمد کا رویہ اور آپکے مسائل کیسے تھے ہمکو یاد
رکھنا ضرور ہے کہ گو آپ معہ بہت سے اور عیسائیون کے معتقد دین عیسوی تھے مگر بوجہ تحریفون کے
چارون اناجیل اور قوانین اور صحیفوں انکو نہین مانتے تھے اور یہہ کہ ہمکو یقین کرنے کی کوئی وجہ نہین
کہ آپ کسی طرح پر قرآن کے مصنف کہے جائین اگر آپنے کچھہ کاغذات صندوق مین رکھہ چھوڑے
جس معاملہ مین کہ بہت شک ہے تو جس صورتمین کہ ہم جانتے ہین جیسا کہ اوپر بیان ہوا کہ وہ کاغذات
دو مرتبہ ابوبکر اور عثمان کی آتش کیمیائی مین ہو کر نکالے گئے تو یہہ نتیجہ نکالنا زیادتی ہے کہ
اُن کاغذات کے قواعد مین سے کسی خاص قاعدہ کو جو آپکے حق مین مضر ہو آپکی طرف منسوب
کرین۔ جس صورتمین کہ ہم آپکی نیکی اور عمدگی کا حال بہت کچھہ جانتے ہین تو اگر عثمان اور ابوبکر کے
شخصونکی اپنی دوانستہ تالیف مین سے کوئی چیز آپکے خلاف قبول کرین تو نہایت بیجا ہے یہہ دو
شخص اگرچہ شاید اپنے ملک کے علم ادب اور نظم سے واقف تھے تاہم اپنے زمانہ کے توہمات سے خوب
ملوث تھے اور یہہ کہ قرآن مین بہت کچھہ عمدہ باتین درج ہین اور محمد کی ابتدائی عمر کے حالات
سے ملتی ہوئی ہین اس سے انکار نہین ہو سکتا اور گو یہہ ہمارے امکان سے باہر ہو کہ کسی خاص عبارت
کو یقینا کہہ سکین کہ آپکی ہے تاہم ہمپر فرض ہے کہ اسوجہ سے کہ قرآن مین عمدہ مسائل اخلاقی
مندرج ہین آپکی تعریف کرین بنظر بحث کے فرض کرو کہ انجیلی تواریخین جعلی ثابت کیجائین
تاہم اگر میرا یہہ اعتقاد ہے کہ عیسے مسیح تھے اور انکی زندگی کا عام رویہ ایسا ہی تھا جیسا انمین

بیان کیا گیا ہی تو مجکو یقین کرنا ضرور ہوگا کہ مسائل اخلاقی کا جو بین انجیلون مین بموجب انکے
رویہ کے پاتا ہون وہی ہیں جو اونہون نے سکہلائی تہے اگر اونمین کوئی بات اونکے مفسر اور انکے
تمام رویکے خلاف ہو تو اوسپر یقین کرنا نچاہیئے +

۲۱۶ یہہ کہا گیا ہی کہ ہم یہہ فرض نہین کرسکتے کہ خلیفہ عثمان نے کوئی بڑی تحریف کی
ہو کیونکہ یہہ مشہور ہی کہ اونہون نے مصاحف کو صرف اسلئے منگایا کہ صندوق کے کاغذات سے
انکی تصحیح کردین کیونکہ کاتبون نے انکو غلط کردیا تہا مگر یہہ بیان ہی کہ اِس کام کے لئے وہ صندوق
کے پاس گئے اب یہہ سوال ہی کہ اونہون نے اُس مصحف کیطرف کیون رجوع نکیا جو مدینہ کی مسجد
مین اُسی تخت پر رکہا تہا جہان ابوبکر نے عثمان کے روبرو رکہدیا تہا یعنی وہ مصحف جسمین اگر
تحریف ہوئی ہوگی تو بجز اِن دو خلیفونکے اور کوئی نکر سکا ہوگا اِس مصحف کو بائیس برس کے عرصہ مین
نہ کاتبون نے غلط کیا ہوگا نہ مرور زمان کے باعث کیڑون نے کہایا ہوگا صاف بات یہہ ہی کہ
کتاب مذکور کو بڑہا گہٹا کر ایسا کر دینا چاہیئے کہ خلیفون کی سلطنت روزافزون کے حالات موجودہ
کے لئے موزون ہوجاوے اور خلیفہ کو ایک عمدہ حیلہ یعنی کاتبون کی غلطی کا ملجانا چاہیئے جس سے
وہ تبدیل مذکور کرسکے +

۲۱۷ جب محمد نے اپنے ہموطنونکو بت پرستی سے تبدیل کرنے مین کچہہ ترقی کرلی تو کچہہ
تعجب نہین کہ آپکی یہہ رای ہوگئی ہو (بشرطیکہ آپکے افعال سے اتہام مذکور ثابت ہوسکے) کہ علت
غائی جسکے لئے کوئی چیز کی گئی ہے بعض صورتونمین اُن درمیانی وسائل کو جائز کردیتی ہی جنسے کہ
چیز مذکور کی گئی ہی - پادریون کے قول اور مسیحی معتقدونکے بموجب جسوقت آپ اخلاق عیسوی کو
نقل کرتے تہے یعنی اپنے خاص مذہب اختیار کئے ہوئے کے اخلاق تو تعجب نہین کہ آپ بہی اُس مضر
غلطی مین پڑ گئے ہون جسکو عیسائی پادری ہر زمانہ مین کرتے رہے ہین عیسیٰ کے گرجا کی ابتدا ہی

زمانہ مین بلکہ مین گمان کرتا ہون کہ دین محمدی کے ابتدائی زمانہ مین بھی اس مسئلہ کو کہ نتیجہ کی درستی اوسکے وسائل کو مباح کردیتی ہی سب مانتے تھے اور اوسکی حمایت کرتے تھے چنانچہ گروشئیس نے اس مسئلہ کی اعانت کی ہی اور کبوتر کے معاملہ مین اسکو استعمال کیا ہی — اسصورتمین کیا تعجب کی بات ہوسکتی ہی اگر محمد نے خیال کیا کہ ایک حقیقی معبود کی پرستش کی حفاظت کے لئے ضرور ہی کہ آپکو قدرت شاہی حاصل ہو اور یہہ قدرت مدینہ کے باشندون اور اُس انبوہ کثیر کے باعث آپکو ملی جو بت پرستی اور مذہب عیسوی کے مسائل قبیحہ (جو مثل بت پرستی کے ذلیل اور بیہودہ تھی) چھوڑکر آپکے جھنڈے تلے آگئے اور جنگ و جدل اور خونریزی کرنے مین نیک نیتی وسائل کے جائز کرنے سے نہین چوکتے تھے جیسا عیسائیونکی لڑائیون مین ہوا ہی اور متبرک اور نیز عالم مرشدون نے دونو جماعتون کے اُنکے جواز مین کچھہ مضائقہ نہین پایا گو یہہ غیر ممکن ہی کہ عیسائیونکی بداطواری بتلا کر محمد کے بد رویہ ہونے پر اعانت کرین تاہم یہہ بھی غیر ممکن ہی کہ عیسائیون کے نفاق رذیل سے انکو بچائین جو اپنے دشمنونکے اُس رویہ کو برا کہتے ہین جسمین خود مبتلا ہین +

۲۱۸ گبن صاحب نے بیان کیا ہی کہ پہلے چارون خلفا کے اطوار یکسان تھے اور ضرب المثل تھے کہ اُنکی سرگرمی دلی ہی اور اخلاص کے ساتھہ تھی اور ثروت اور اختیار پاکر بھی اپنی زندگیان ادا فرائض اخلاقی اور مذہبی مین صرف کین یہی آدمی محمد کے اول ہی جلسہ مین شامل تھے جو پیشتر اس سے کہ آپنے اقتدار حاصل کیا یعنی شمشیر پکڑی آپکے جانبدار ہوگئے یعنی ایسے وقت مین کہ آپ ہدف آزار ہوئے اور جان بچاکر اپنے ملک سے چلے گئے اونکے اول ہی اول تبدیل مذہب کرنے سے اُنکی راستی ثابت ہوتی ہی اور دنیا کی سلطنتون کو فتح کرنے سے اُنکی لیاقت کی فوقیت معلوم ہوتی ہے +

۲۱۹ اسصورتمین کوئی یقین کرسکتا ہی کہ ایسے شخصون نے ایذائین سہین اور اپنے ملک سے

جلا وطنی گوارا کی اور اس سرگرمی سے اوسکے پابند ہوئے یہہ سب ایک شخص کی خاطر ہون جسمین ہر طرحکی برائیان ہون اور اُس سلسلہ فریب ور سخت عیاری کے لئے ہون جو اُنکی تربیت کی بھی خلاف ہو اور اونکی ابتدائی زندگی کے تعصبات کے بھی مخالف ہو اسپر یقین نہین ہوسکتا اور خارج از حیطہ امکان ہے ؁

۲۲۰ ایسے لوگ غالباً بلکہ میری دانست مین یقیناً اِس منفر مسئلہ پر (کہ درستی نتیجہ درمیانی وسائل کو جائز کر دیتی ہے) عمل کرکے دشمنان خدا کی سلطنت کو بھی فتح کرینگے اور قرآن مین بھی وہ ترمیم و ترقی جو باعث جلد وفات پیغمبر کے رکگئی تھی کرلینگے اور مسلمانون اور دیرینہ سال ہاجرون کے نام سے اُنکو اپنی خواہش کے بموجب بنالینگے ؁

۲۲۱ اسمین شک نہین کہ یہہ لوگ محمد کے مرید صادق تھے اور اسمین بھی کم شک ہے کہ وہ قریش کے علم ادب اور نظم سے جو عرب کے لوگون سے فائق ہے بدرجہ غایت واقف تھے اور جبکہ اسباب کا لحاظ کیا جائے کہ لاک اور نیوٹن جیسے شخصونکو ہو تو انکا یقین تھا اور سر میتھیو ہیل کو سحر کا اور رومی گرجا کے نہایت مہذب شخصونکو تبدیل مادہ مین تو پھر ہمکو کیون تعجب ہو کہ خلفاء اولین کو توہم ہوا یا یہہ کہ اُنہون نے خیال کیا ہو کہ قرآن ترمیم شدہ مین اپنے ہموطنون کے بعض قدیمی تعصبات کو اختیار کرنا اوس سے زیادہ بُرا نہین ہے جیسا کہ اُن سے پیشتر عیسائیون نے ملحدون کے تیوہارونکو دین عیسوی مین اختیار کیا تھا صرف انہین وجوہات اول کے خلفا کے رویہ کا حال مین بتا سکتا ہون اور اوسکو قرآن کی حالت موجودہ اور اوسکے متعلق امور بلا حجت سے ملتا جلتا نشان دیسکتا ہون آخر عرصے جیساکہ ہمکو توقع ہے ہم اوسکے بہت سے حصونمین بیہودہ اور توہمی خیالات پاتے ہین جنکہ عرب کے نہایت فصیح زبان کے حلیہ سے آراستہ ہین اور نہایت پاکیزہ اخلاق اور برتر خیالات حقانی سے جو مشرقی شاعرون کے خیالات مین تسکین ملی ہوئی ہین جیسے عالی

عبارتین کہ قرآن مین پائی جاتی ہین اوس سے زیادہ، غالباً دنیا بہر مین نہین مل سکتین +

۲۲۲ عیسائیون نے کل زمانون مین اکثر اپنے آپکو مورد الہام روح القدس سمجہا ہی اور فرقہ کویکرس ان لفظون سے کہتے ہین کہ عیسائی روح القدس سے متحرک ہین یہہ حرکت کیا ہی اسکا بصحت بیان کرنا بہت سہل نہین ہی کیونکہ لفظ مذکور کے مختلف شخصون نے مختلف معنی کہی ہین — یہہ غالب ہے کہ محمد نے بہی دراصل یقین کیا ہو کہ مجہہ مین باطنی حس ربانی ہی جو بعینہٖ یا قریب مثل حرکت مذکورہ بالا ہی آپکے پیرو کہتے ہین کہ اسکا آپکو دعوی تہا اور مجلس کا قول ہی کہ اسی پر کل دین محمدی کی بنا ہی اور وہ عیسائیون کے مورد الہام ہونیکے برعکس بحث کرتا ہی کیونکہ اُسکا یہہ قول بجا ہی کہ "یہہ بات اگر تسلیم کرلیجائے تو اُس سے اگر دین عیسوی کی راستی کا ثبوت ہوگا تو دین محمدی کا بہی ہوگا کسی شخص کو انکار نہین ہوسکتا کہ جب کوئی شخص الہام مذکور کا مدعی ہو تو وہ اوسمین ضرور ہوگا کیونکہ بجز شخص مذکور اور کوئی شخص اس امر کی تمیز و تصدیق نہین کرسکتا"۔ مین اسکو غیر ممکن خیال نہین کرتا کہ محمد کو اس الہام کے مورد ہونیکا یقین تہا دیندار اور نیک عیسائیونکو روزمرہ اپنی نسبت ایسا ہی یقین رہتا ہی +

۲۲۳ میری دانست مین یہہ ظاہر ہی کہ محمد تین قسمون کے شخصون مین سے ایک ہو سکتے ہین یا تو سقراط اور فیثاغورث کی مثل حکیم تہے یا جان ویسلی اور براورس یا سُوٹ کوٹ کی مانند متعصب یا مفتری عیار لفظ آخر کی نسبت اپنی دانست مین مین فیصلہ کرچکا ہون کہ یہہ ممکن نہین کہ لفظ مذکور کے کسی معنی مین آپ عیار کہے جانے کے مستحق ہون باقیماندہ دو صورتون مین آپکے رویہ کا فیصلہ کرنا بہت زیادہ مشکل ہوگا آپ یا متعصب ہون یا حکیم یا دونو کا مجموعہ اگر ہم آپکے خیالی الہام آسمانی اور معراج کی روایتون پر یقین کرین تو ہم بے شک آپکو متعصب کہین گے مگر مجکو اسطرح پر اطمینان نہین کہ آپکو اس قسم کا دعوی کبہی ہوا

ہو یہہ مجکو غالب نہین معلوم ہوتا کہ ایسی شخص کے ساتہہ جو اس قسم کے مغالطہ قلبی مین مبتلا ہو بڑے بڑے ہو رہے تہے اور لیاقتون کے سردار اور ابتدائی رفیق آملتے اور جلاوطنی اختیار کرتے اور تاہم بہت سی برسونکی عزلت سی اس طرف رغبت ثابت ہوتی ہی شاید اس عزلت مین بہت کچہہ مبالغہ ہوا ہو — یہہ یاد رکہنا ضرور ہی کہ جس زمانہ مین کہ آپ یہہ زاہدانہ زندگی بسر کر رہی تہے مجکو کوئی وجہ یہہ یقین کرنے کی نہین کہ آپ فرائض دنیوی یا اپنی اہل و عیال کنبہ سے غافل ہوئی ہون جسکی طرف توجہ دائمی درکار تہی — ہماری پاس کئی نظیرین ایسی ہین جنمین تعصب اور حکمت ایک ہی شخص کی ذات مین مجتمع ہون — پرسیلی ایک نہایت نیک نہاد اور بڑا حکیم تہا مگر میری دانست مین جو کوئی اسکی چٹہیان بنام کبن پڑہیگا تو اسکو تعصب سے بالکل خالی نپائیگا اسکی دوست کہینگے کہ یہہ صرف غلبہ شوق ہے مگر یہہ لفظ تعصب کا دوسرا نام ہے +

۲۲۴ وسلی ایک عالم اور نیک شخص تہا مگر اوسکی خیالی اوہام اور الہام سی اسکی تعصب مین شک نہین رہتا +

.. ۲۵ محمد غایت درجہ کی فوقیت پر پونہچ گئے تو یہہ غالب معلوم ہوتا ہی کہ اپنی نام کی اتفاقیہ مطابقت سی اُس نام کے ساتہہ جسکی پیشین گوئی برنباس کی انجیل مین ہوئی تہی یعنی وہ انجیل جسکو آپکے ملک کے عیسائی خاصکر مانتی تہی آپکو یہہ یقین ہوا ہو کہ مین وہی شخص ہون جسکی نسبت پیشین گوئی ہوئی ہی جیسا کہ کیخسرو کی پیشین گوئی اشعیا نے کی تہی یہہ بہی مجکو غالب معلوم ہوتا ہی کہ اسباب سی آپکو رویہ مین حکمت اور تعصب کا اجتماع ہوا ہو جبکہ آپنے اپنی کامیابی اور بہبود آئندہ کا خیال کیا اگر آپ برنباس کی انجیل کے معتقد تہی جسمین شک نہین ہو سکتا تو مجکو یہہ خیال کرنا مشکل نہین کہ آپ اپنی آپکو صدق دل سی وہی سمجہی ہون جسکا ذکر پیشین گوئی

پیدا ہوا اور ان دونوں چیزون کا یہہ نتیجہ بارادہ نہین ہوا بلکہ اتفاقات حسنہ اور حالات موجودہ کے سبب سے ہوا کہ بہت سی فتحیون کی بنا ہی +

۲۲۸ اب ناظرین سے یہہ التماس ہی کہ اگر وہ ادنی انصاف بھی رکھتے ہون تو محمد کے رویہ کو بتامل اور بلا تعصب غور کرین اور اگر ایسا کرینگے تو مجکو یقین کامل ہے کہ اُن کو معلوم ہو جائیگا کہ اُنکو یہہ خیال کرنے کی کوئی وجہ نہین کہ اس بڑے آدمی نے عالم صالح جان و لیسلی کی نسبت اگرچہ وہ غلطی پر تھا اپنے آپکو اوسیطرح پر مورد الہام خیال کیا ہو یا بنسبت بہت اشخاص فرقہ کویکرس کے جو ہر روز مرہ اپنے تئین ایسا ہی خیال کرتے ہین اور یہہ کہ اسیلئے اُنکو کوئی دلیل مناسب آپکے عیار کہنے کے نہین +

۲۲۹ دین محمدی مثل دین عیسوی کے تبدیل ہوا ہی اور مثل کل مذاہب کی کہ بمرور زمانہ کثیر تبدیل ہو گئے ہین کیونکہ عیسائی اب وہ نہین ہین جو ۵۰۰ برس پیشتر تھے وہ اہل بدعت کے مارنے مین مصروف ہین اور چڑیلون اور کمبخت گمراہونکے جلانے مین اب وہ اُن سب کافرونکو سینٹ کہتے ہین اس کے ساتھہ صرف بدینوجہ دور مجکو نہین سمجھتے کہ وہ ایسی ملکو مین پیدا ہوے ہین جہان کہ عیسی کا نام کبھی نہین سنا گیا اور اگر کچھہ لوگ ایسا کرتے ہین تو وہ اقل قلیل ہین ــ مجکو توقع ہی کہ یہہ خیالات عیسائیونکو اسبات کی ترغیب دینگے کہ اُس قوم کی عدم صلاحیت سے کسیقدر چشم پوشی کرین جو بوجہ خراب سلطنتون کے وحشی سی بن گئی ہے جو کسی زمانہ مین نہایت شایستگی کی حالت مین تھی یعنی جبکہ فرنگستان تاریکی اور جہالت مین غرق تھی مجکو امید ہی کہ عیسائی یاد رکھین گے کہ عدم صلاحیت سے عدم صلاحیت پیدا ہوتی ہے اور گو یہہ ایک جاہل وحشی کو معاف ہو سکتی ہی مگر اونکو کسیطرح پر نہین ہو سکتی جو مذہب اور خلق دوبستہ ہونیکا دعوی رکھتے ہین +

۲۳۰ جب مین اُن خراب خرافات پر خیال کرتا ہوں جنکو عیسائی فرقے میتہا دست لو می نسٹ جمپر ریتنبر وغیرہ معتقد ہین تو مجکو بہت تعجب نہین ہوتا کہ ہمارے پادری [illegible] دین محمد کی وجہ سے اپنی امامت اور اپنے حقوق کیواسطے کانپ گئے ہون اور [illegible] ور خلاف بیانیون سے چارہ جوئی کی ہو (جنکا بیان واضح مین کرچکا) اسغرض [illegible] ہی بخوبی موافقت نہو جائین مجکو اور بھی تعجب کم ہوتا ہے جبکہ مین دیکھتا ہون [illegible] ن ایک لائق اور عالم شخص نے دین محمدی قبول کیا یعنی سیلاخ نامی بکہارشٹ [illegible] میورسٹی مین تعلیم پائی تہی خوب تحقیقات اور پختہ غور کے بعد مسلمان ہوگیا [illegible] ی دوستون کے مجمع مین صرف یہی مسلمان مرا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو مقام حلب مین ایک افندی نے دین محمدی کی تعلیم کی اور مسلمان کیا اور وہان اوسنے اوس دین کو علانیہ قبول کیا اور جب اوسنے مکہ کا حج کیا جسکے بعد حاجی کے لقب کا مدعی ہوا تو اپنے عقیدہ اور اصول اسلامیہ کے علم مین مکہ کے متصل سخت امتحان دیا معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے صدق دل سے مذہب کی تبدیل کی گو مین خیال کرتا ہون کہ یہہ تبدیل اوسکی اکثر عیسائی دوستونسے مخفی تہی

۲۳۱ میری ایکصاحب سے ملاقات ہے جو اب یعنی مئی ۱۸۲۹ء مین سرکار انگریزی مین ایک ممتاز عہدہ پر [illegible] انکے نام بتانے کی مجکو اجازت نہین اُنہون نے مجھسے کہا کہ بکہارشٹ کی وفات سے کچھ پہلے [illegible] وہان موجود تہا اوسنے مجکو بخوبی یقین کرا دیا کہ مین واقع مین مسلمان ہون اور مسلمان ہی مرونگا اوسکے تذکرہ نویس گمنام نے جو اسکا تذکرہ اسکی وفات کے بعد لکہا ہے اسکی موت کا ماجرا لکہا ہے مگر اوسکے مذہب کی نسبت احتیاطا ایک لفظ بھی نہین کہا وہ جانتا تہا کہ اگر سچ کہدیا گیا تو میری کتاب کی فروخت پادریون کی ہہتانون سے جاتی رہیگی مگر جملہ ظاہر جو میری بیان کی تصدیق کے لئے کافی ہے وہ جملہ یہہ ہے کہ وہ اوسی رات کو پونے

نیچے بلا آہ و نالہ فوت ہوا اور اوسکی درخواست کے بموجب اُسکی تجہیز و تکفین اہل اسلام کے طور پر
اور اوس معزز رتبہ کے بموجب ہوئی جو وہ باشندہ وکنی نظر دیہہ ہر کہتا تہا اگر وہ حقیقت مین مسلمان
تہا تو اوسکی یہہ وصیت کہ مجکو مسلمانونکے قاعدہ کے بموجب دفن کرنا ایک امر طبعی ہی اور جمع
مین اگر عیسائی اسکی درخواست نامنظور کرتے تو گورنمنٹ اُن سی جبرا کرانی کیونکہ یہہ غالب تہا کہ وہ
عیسائیونکو اجازت دیدیتی کہ وہ مسلمانونکو اُس فخر سے محروم کر دین جو اس مسلم کیوجہ سے اُنکو
حاصل ہوا مگر یہہ ظاہر ہی کہ مسلمانون نے بلا تکلف اُسکو برٹش کونسل کی نگرانی اور اوسکے وطنیون
کے ہاتہو مین چہوڑا جنکو پورا موقع تہا کہ اپنی لیاقتین آزماکر اُسکا مذہب پہر بدل دیتے معلوم ہوتا ہے
کہ اس شخص کو دین محمدی کی جانب داری مین کچہہ تعصب نتہا بلکہ بخلاف اسکے اُسنے اپنے عیسائی آقاؤن
سی جنکے یہان سی اُسکی گذر ہوتی تہی اُسکا اخفا ضروری سمجہا +

۲۳۲ اگر اوسکے تذکرہ نویس پر اعتبار کیا جای تو معلوم ہوتا ہی کہ یہہ شخص نہایت عمدہ
رویہ اور بڑی خوبیونکا آدمی تہا منجملہ اور پسندیدہ افعال کے جو اس کافر مرتد کے بیان کیے گئے
مین ایک یہہ تہا کہ وہ دس ہزار روپیہ کا مال موروثی اپنی مان کی پرورش کے لئے چہوڑ کر منعلحدہ
ہو گیا +

۲۳۳ جو اعتقاد کہ مسلمانون کا اپنے مذہب کی درستی مین ہمیشہ ظاہ [illegible]
کامل ہی ہر ایک کو یقین ہو جائیگا نہایت عجیب ہی مین ناظرین سی [illegible] ہون کہ [illegible]
طرف رجوع کرین جو اکبر بادشاہ ہندوستان کے تین پادریوں کے بلوانے کے باب مین مین
لکہہ چکا ہون اور اُس طریق کیطرف جسمین اوہون نے دین عیسوی کو یونان اور دوسرے ممالک منوحہ
مین جائز رکہا ہی اور آخر کار اس حقیقت حال سی جو اس زمانہ مین گذری ہی کہ سلطان [illegible]
کے پاشا نے بہت سی نوعمرونکو لندن اور پیرس مین تعلیم کے لئے بہیجا ہی اور [illegible]

خراب ہوگیا ہی صرف وہی اس ہندوی مسئلہ ذیل کی راستی مین شک کرسکتے ہین کہ خدا سب جگہہ
حاضر ہے یہی ہیودیون کے کلیسا مین اور نصاری کے گرجا مین اور مسلمانونکی مسجد مین اور برہمنون
کے شوالے مین وہ شخص کہ چاہتے ہین کہ تم دین عیسوی کی راستی کے سوال کیطرف توجہ کرو مجھکو
شک نہین کہ انکا ارادہ نیک ہی مگر اُس مضمونکی نسبت وہ بہت تھوڑی واقفیت رکھتی ہین جسکے لئی تمکو
نصیحت کرتے ہین جب وہ دو یا تین مضمون کے جواب مضمون عیسائیونکی طرفداری مین پڑھ لیتی ہین
تو وہ خیال کرلیتے ہین کہ ہمنی سوال کو سمجھہ لیا اور اُن تصنیفات کو نہین پڑھتے جو اُنکے خلاف
لکھی گئی ہین اسلئی درحقیقت وہ غالباً اُسکو اسقدر بھی نہین سمجھتی جیسا تم تصور کرتی ہو
ہوتا علاوہ اسکی وہ جنی سس کی کتاب کو کیا سمجھین گے جسکے ترجمہ کی نسبت دو فرقون میلکہ
دو شخصونکا بھی کبھی اتفاق نہین ہوا اور جو اونکے مذہب کیلئی ضروری ہی اگر دین عیسوی کے
مذہب کی راستی کے سوال کے سمجھنی کی تمکو غرض ہے تو تمکو ضرور ہی کہ اول زبانون لاطینی
اور یونانی اور سب سے بڑھکر عبرانی سی بہت کچھہ واقفیت حاصل کرو اور تا وقتیکہ عبرانی زبان سے
اسقدر واقفیت نہو تو رای دینی کا دعوی کرنا فضول ہی جب تم اسقدر تحصیل کرچکو تو پھر کئی
برس تک چند گھنٹہ روز مرہ کے مطالعہ کے لئی مستعد ہو تب تم اُس امر مین حاذق ہوگے اور اگر
تم ان امور کے لئی مستعد نہین ہو تو یقین مانو کہ تمکو شاہد ہونیکی طرح پر رای صحیح دینی کا مطلق
نہین اسلئی پھر مین کہتا ہون کہ اگر تم سمجھو کہ یہہ امر تمہاری طاقت سی باہر ہی تو تم اپنا
پروردگار کے الطاف اور انصاف پر رکھو جو ناحق کبھی نکریگا ... یہ بعید از عقل ہی
اور اپنی سلف کے مذہب پر قانع رہو ✤

۲۴۶ میرے دلنواز نوجوان دوست نے مجھسی کہا کہ مین مطمئن ہوا کہ آپکی نصیحت
خوب ہی اور مجھکو شک نہین کہ وہ اُسکی پیروی کرینگا اور مجھکو امید ہی کہ کسیدن جب وہ ابرا ہیم کے

اطلاع